جدید اضافہ کے ساتھ
گناہوں کا سمندر
اور رحمت الٰہی کی وسعت
تقریظ:
حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم
پسند فرمودہ:
حضرت مولانا ڈاکٹر نظام الدین شامزئی شہیدؒ
مؤلف
مولانا ارسلان بن اختر
مکتبہ الارسلان
MAKTABA-E-ARSALAN

گناہوں کا سمندر اور رحمتِ الٰہی کی وسعت

تقریظ:
حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

پسند فرمودہ:
حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہید

مؤلف
مولانا ارسلان بن اختر

شعبہ تحقیق و تصنیف:
مکتبہ ارسلان
بنوری ٹاؤن، کراچی۔
فون: 0333-2103655

مکتبہ ارسلان بنوری ٹاؤن، کراچی۔
فون:0333-2103655

خط وکتابت کا پتہ: مکتبہ زکریا، سلام مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون:4855305

نام کتاب .... گناہوں کا سمندر اور رحمت الٰہی کی وسعت

ترتیب وتزئین .... مولانا ارسلان بن اختر میمن

نفیس اکیڈمی اُردو بازار، کراچی۔ فون:0333-2103655 ,021-2722080

ملنے کا پتہ: **کراچی**: کتب خانہ مظہری گلشن اقبال نمبر 2۔ فون:4992176
بیت القرآن اُردو بازار، کراچی۔ اقبال بک ڈپو (اقبال نعمانی صدر)۔ علمی کتاب گھر اُردو بازار، کراچی۔
بیت الکتب گلشن اقبال نمبر 2۔ فون:4975024 مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔ فون:4856701
مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی۔ فون:45914144 مکتبہ رحیمیہ اُردو بازار، کراچی۔ فون:2744994
ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون:4914596 نور القرآن، اُردو بازار، کراچی۔ فون:2624609
دار الاشاعت، اُردو بازار کراچی۔ فون:2213768

لاہور: مکتبہ رحمانیہ غزنی اسٹریٹ اردو بازار، لاہور۔ ادارہ اسلامیات انارکلی بازار، لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار، لاہور۔

راولپنڈی: مکتبہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی۔

گناہوں
کا سمندر
اور رحمت الٰہی
کی وسعت

پسند فرمودہ

مرشدی ومولائی

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ **حکیم محمد اختر** صاحب دامت برکاتہم

مجھے امید قوی ہے کہ یہ کتاب اور موصوف کی دیگر کتابوں کا مطالعہ امتِ مسلمہ کے لئے معرفت اور محبتِ خداوندی کے حصول میں نہایت مفید ثابت ہوگا.....
دل سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ شانہ موصوف کی تصنیف اور تالیف کردہ کتابوں کو امت مسلمہ کے لئے نہایت مفید بنا کر قارئین اور معاونین کے لئے صدقہ جاریہ بنائے....
(آمین)

العارض:

(عارف باللہ حضرت مولانا شاہ) **حکیم محمد اختر** عفا اللہ تعالیٰ عنہ

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی **نظام الدین شامزی** شہیدؒ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مخلوق کو اپنی مکمل بندگی کیلئے پیدا کیا ہے۔ مکمل بندگی کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گذارے اور جن اقوال و افعال سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے منع کیا ہے ان سے رک جائے۔ بندہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کو شریعت کی اصطلاح میں گناہ کہتے ہیں.....

جب بندہ سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی معافی کا طریقہ بھی بتایا ہے کہ تم اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو..... جب تم توبہ کروگے تو اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے گناہوں کو بخش دینگے.....

زیر نظر کتاب میں تفصیل اور مثالوں کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کی وسعت کو بیان کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ جب بندہ نافرمانیوں کے باوجود اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو پھر اس کی رحمت کی وسعت بندے کو اپنے آغوش میں لے لیتی ہے.....

یہ کتاب مولوی محمد ارسلان میمن کی مرتب کردہ ہے جو مختلف اور مستند دینی کتابوں سے محنت کر کے مرتب کی گئی ہے.....

بندہ مولوی صاحب موصوف کی اس محنت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کتاب کو اپنے دربار عالی میں قبول فرما کر بندوں کیلئے باعث ہدایت بنادے..... (آمین)

فقط والسلام

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ ۲۶/۱۲/۱۴۲۰ھ

عرضِ مؤلف

میرے عزیزو! اس وقت امت کا ایک بڑا طبقہ نفس اور شیطان کے ورغلانے کی وجہ سے رحمت الٰہی سے مایوس ہو چکا ہے..... اسکی وجہ یہ ہے کہ شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے..... اس کی تو یہ چاہت ہے کہ کوئی بھی انسان اللہ تبارک وتعالیٰ کا محبوب نہ بنے..... لہٰذا پہلے پہلے تو وہ کسی کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی میں لگاتا ہے..... جب وہ شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی کر لیتا ہے تو شیطان اسے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے مایوس کرنے کی کوششیں کرتا ہے..... اسی لئے بہت سے لوگ توبہ کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں..... اور وہ شیطان کے ورغلانے پر دل میں یہ کہتے ہیں کہ یار چالیس (۴۰) سال تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی میں گزار دیئے..... اب جہنم تو طے ہے ہی..... لہٰذا کیوں نہ چند برس اور عیاشی کر لیجائے..... اس طرح کر کے شیطان لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے مایوس کرتا ہے.....

حالانکہ قرآن مجید میں جگہ جگہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی رحمت کو بیان فرمایا ہے.....

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا "

"اے میرے حبیب ﷺ! آپ کہہ دیجئے جن لوگوں نے میری نافرمانی کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا وہ میری رحمت سے ناامید نہ ہوں..... بیشک تمہارا پروردگار تمہارے تمام گناہوں کو معاف کر دے گا....."

اسی طرح احادیث مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے ذریعے جگہ جگہ اپنی رحمت کو بیان کیا ہے..... چنانچہ ایک حدیث میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے

حبیب ﷺ کے ذریعہ رحمت الٰہی کی وسعت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُکَ عِنَانَ سَمَاءِ''

اے میرے بندے! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں.....

یعنی مفہوم یوں بنا کہ اے میرے بندے اگر تیرے گناہ زمین کو بھر دیں..... ساری زمین تیرے گناہوں سے بھر جائے..... حتیٰ کہ یہ خلا جو زمین آسمان کے درمیان ہے یہ بھی تیرے گناہوں سے بھر جائے..... اور پھر تیرے گناہوں کا سمندر بلند ہوتے ہوتے آسمان تک پہنچ جائے..... ''ثم ستغفرتنی'' پھر تو اپنے گناہوں پر استغفار کر لے..... ''غفرت لک'' میں تیرے تمام گناہوں کو معاف کر دوں گا..... ''ولا اُبالی'' مجھ سے کوئی نہیں پوچھ سکتا..... کہ کیوں معاف کیا..... (مشکوۃ و ترمذی)

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ:

اگر میں دنیا میں عذاب نازل کرنے کا ارادہ کروں تو سب سے پہلے اس کو عذاب دونگا..... جو میری رحمت سے ناامید ہو چکے ہیں.....

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں پر بے انتہا مہربانی اور رحم کرنے والا ہے..... لیکن اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اب جتنے چاہو گناہ کرتے رہو..... ساری زندگی گناہوں میں گزار دو..... بس ایک دن پیاسے کتے کو پانی پلا دیں گے تو سب گناہ معاف ہو جائیں گے..... یہ سوچ بالکل غلط ہے..... اس لئے کہ ایک تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا قانون ہے..... اور ایک اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے..... اللہ تبارک وتعالیٰ کا قانون تو یہی ہے کہ جو شخص گناہ کرے گا..... اس کو اس گناہ کا عذاب بھگتنا ہوگا..... اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت اور کرم یہ ہے کہ کسی بندے کے کسی عمل کی وجہ سے اس کے گناہ کو معاف فرما دے..... لیکن اس کرم اور رحمت کا کچھ پتہ نہیں ہے کہ کس عمل پر کس وقت ہوگی..... اور کس وقت نہیں ہوگی..... لہٰذا اس بھروسے پر آدمی گناہ کرتا رہے کہ اللہ

تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کے ہاں کوئی نہ کوئی عمل تو قبول ہو جائیگا..... اور گناہ معاف ہو جائیں گے..... یہ بات نہیں ہے..... بلکہ جتنا ہم اپنی ذات سے گناہ سے بچ سکتے ہیں بچیں..... چاہے وہ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا.....

بعض لوگ جان بوجھ کر گناہ کرتے ہیں..... اور پھر رحمت کی امید بھی رکھتے ہیں..... ایسا شخص سخت شیطانی حملے کا شکار ہے..... اسی لئے حدیث شریف میں آتا ہے:

"اَلْاَحْمَقُ مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ"

(کیمیائے سعادت)

وہ شخص احمق ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرتا ہے..... اور پھر اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کی رحمت کی امید رکھتا ہے.....

اس وقت امت کا ایک بڑا طبقہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو چکا ہے..... اور حتیٰ کہ لوگ رحمت الٰہی سے مایوسی کو گناہ ہی نہیں سمجھتے..... حالانکہ مفتی شفیع صاحبؒ نے کبیرہ گناہوں کی فہرست میں رحمت الٰہی سے نا امیدی کو کبیرہ گناہ لکھا ہے..... (گناہ کی لذت)

چنانچہ موجودہ دور میں اس بات کی ضرورت تھی کہ کوئی ایسی کتاب لکھی جائے جو رحمت الٰہی سے نا امید ہونے والوں کے لئے سرچشمہ حیات ہو..... لہٰذا اس ضرورت اور خیال کے تحت اس نا کارہ نے مضمون ھٰذا پر مواد جمع کرنا شروع کیا.....

شروع میں تو بندہ کو اس کتاب کو لکھنے میں بڑی دقت پیش آئی کیونکہ بندہ کی نظر میں ایک کتاب بھی ایسی نہیں گزری..... جس میں رحمت الٰہی سے متعلق مفصل مواد جمع ہو..... اس وجہ سے اس کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے بلا مبالغہ کئی سو کتابوں سے مواد نکال کر کتابی شکل دی گئی.....

مجھے اپنے کریم مالک سے قوی امید ہے کہ گناہوں کے سمندر میں غوطہ لگانے والا شخص بھی اس کتاب کو حضورِ قلب کے ساتھ آداب کی رعایت رکھتے ہوئے پڑھے گا تو اس سے

انشاءاللہ ایسے شخص کے دل میں سچی توبہ کا داعیہ پیدا ہو جائے گا..... اور وہ تائب ہو کر محبوبِ خدا بن جائے گا..... کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے:

''اَلتَّائِبُ حَبِیْبُ اللہ'' توبہ کرنے والا اللہ کا دوست ہے..... (احیاء العلوم)

اسی طرح یہ کتاب رحمت الٰہی سے ناامید ہو جانے والوں کے لئے روشن چراغ ثابت ہوگی.....

العارض

محمد ارسلان بن اختر میمن

''کان اللہ لہٗ عوضا عن کل شئٍ''

اللہ اللہ اللہ
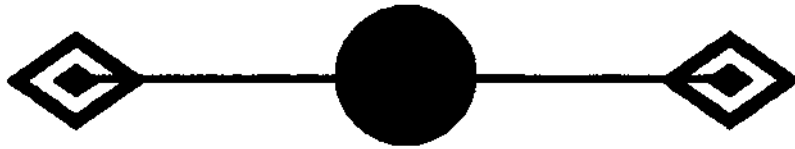
آپ اس کتاب کو کیسے پڑھیں

یاد رکھئے! مسلمان کی نیت بہت ہی زیادہ اہمیت رکھتی ہے..... لہٰذا پڑھنے سے پہلے یہ نیت کر لیں کہ اس کتاب کو اس لئے پڑھ رہا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے..... اور اس کتاب میں جو دین کی بات میں پڑھوں گا..... انشاءاللہ تبارک وتعالیٰ اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کروں گا..... اس نیت سے آپ پڑھیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو عمل کی توفیق ضرور عطا فرمائیں گے..... جس بات پر عمل کرنا مشکل ہوگا..... آپ کی سچی نیت اور پکے ارادہ کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر عمل کرنا آسان فرما دیں گے..... اور جتنا وقت پڑھنے پر لگے گا وہ دین بنتا جائے گا..... اور عبادت میں شمار ہوگا.....

کچھ گذارشات

1. کتاب پڑھنے سے قبل یہ دعا ضرور کر لیں کہ یا اللہ اس کتاب کو میری ہدایت کا ذریعہ بنا دے.....
2. دوسری اہم گذارش یہ ہے کہ کتاب پڑھنے سے پہلے اپنے دل..... دماغ اور آنکھوں کے پردوں کو کھول لیجئے.....
3. کتاب پڑھنے کے لئے وقت ایسا نکالا جائے..... جو الجھنوں یا پریشانیوں سے گھرا ہوا نہ ہو..... کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ الجھن ذہن پر سوار تھی کسی اور وجہ سے اور چبھن محسوس ہوتی ہے کتاب کے مضمون سے.....
4. کتاب پڑھنے سے پہلے توبہ، استغفار ضرور کر لیں..... تاکہ دل پر جو گناہوں کا غبار چھایا ہوا ہے وہ چھٹ جائے.....

5 مزید یہ کہ کتاب کے مطالعہ کے وقت ایک قلم ساتھ رکھیں..... اور جن امور میں خود کو کوتاہ محسوس کرتے ہوں اس پر نشان لگا دیں..... اور اس کو بار بار پڑھیں..... اور اس کی اصلاح کے لئے خوب دعائیں بھی مانگیں..... اور کوشش بھی کریں.....

6 اس کتاب کو پڑھنے کی دوسرے مسلمانوں کو بھی دعوت دیں..... اور اس کتاب میں جو ایمانی ترقی اور اخلاقی بہتری اور صفات اولیاء سے متعلق کوئی بات ملے تو ان خوبیوں اور صفات کی طرف دوسرے افراد کی بھی توجہ دلائیں.....

7 آخر میں گذارش ہے کہ مؤلف کتاب اور جن بزرگوں کی کتابوں سے استفادہ کر کے یہ مضامین تیار کئے گئے ہیں..... یا اس کتاب کی تیاری کے مختلف مراحل میں کسی بھی طرح شریک ہونے والے معاونین کے لئے خصوصی طور پر دعاؤں کا اہتمام کریں.....

ایک اہم گذارش

ہر مسلمان سے گزارش ہے کہ دوران مطالعہ اس کتاب میں کسی قسم کی کوئی غلطی یا کوتاہی نظر آئے یا مزید بہتری کی کوئی صورت سامنے آئے تو ناشر کو یا بندے کو اس کی ضرور اطلاع دیں..... یہ آپ کا بندے پر احسان عظیم ہوگا.....

فہرست

حصہ اول

توبہ کیجئے

اللہ کا محبوب بنئے

اللہ کی بندوں سے محبت کی علامت

اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کی بندوں سے محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ جس بندے سے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی محبت کرتے ہیں..... اول تو وہ گناہ کرتا ہی نہیں..... اور اگر نفس و شیطان کے دباؤ کی وجہ سے وہ گناہ کر بیٹھتا ہے تو اس شخص کو اپنے گناہ پر اتنی ندامت ہوتی ہے کہ وہ زار وقطار آنسو بہاتا ہے..... اور سچے دل سے توبہ واستغفار کرتا ہے.....

توبہ کا لغوی واصطلاحی معنی

لغت میں توبہ کے معنی رجوع کرنے کے ہیں اصطلاح میں معصیت سے طاعت کی طرف لوٹنے اور رجوع کرنے کا نام توبہ ہے..... اور جب توبہ کا فاعل بندہ ہو تو اس کا معنی ہے کہ بندہ نے معصیت سے اطاعت کی طرف رجوع کیا..... اور جب توبہ کا فاعل اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ہو تو اسکا معنی ہے کہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے مغفرت کیطرف رجوع کیا..... (ایمان کی شاخیں)

تعریف توبہ:

علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ:

توبہ شریعت کی اصطلاح میں گناہ کو اس کے برا ہونے کے سبب ترک کرنا..... اور اپنی اس کوتاہی اور خطا پر شرمندہ ہونا..... اور آئندہ کے لئے عزم کرنا کہ اب یہ گناہ نہ کریں گے..... اور اس خطا کی تلافی کرنا.....

شارح مسلم علامہ نووی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰی نے اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ اگر وہ گناہ بندوں کے حقوق سے متعلق ہے تو اس ظلم کو معاف کرائے اور حق ادا کرے..... اور اگر اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کے حقوق سے متعلق ہے تو نماز روزہ وغیرہ قضاء ادا کرے.....

(مرقاۃ ج ۵ ص ۲۲ بحوالہ روح کی بیماریاں اور اس کا علاج حصہ دوم صفحہ ۲۱)

باب نمبر 1

درس توبہ واستغفار قرآن کی روشنی میں

سچی توبہ کی حقیقت

1 ''یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوْحًا'' (التحریم:۸)

اے ایمان والو! اللہ کی جناب میں سچے دل سے توبہ کرو.....

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار رسالت میں حاضر ہوئے..... اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما التوبة النصوح؟..... پیارے آقا توبہ نصوح کسے کہتے ہیں؟..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان یندم العبد علی الذنب الذی اصاب فیتعذر الی اللہ تعالی ثم لا یعود الیه کما لا یعود اللبن الی الفرع''

''انسان اپنے گناہ پر نادم اور شرم سار ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں معذرت طلب کرے..... (گناہوں کی معافی مانگے) پھر جس طرح دودھ تھنوں سے نکل کر دوبارہ واپس نہیں آسکتا..... یہ بھی اسی طرح اس گناہ کی طرف نہ جائے.....''

حضرت علی المرتضی شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے ایک اعرابی سے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا:

''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ''

''یا اللہ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں.....''

آپ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ: اے اعرابی یہ تو جھوٹوں کی توبہ ہے..... اس نے عرض کی کہ سچوں کی توبہ کیا ہے؟.....

آپ نے فرمایا:

جس توبہ میں چھ چیزیں پائی جائیں وہ سچوں کی توبہ ہوتی ہے.....

1 جو گناہ پہلے ہو چکے ہیں ان پر ندامت وشرمساری.....

2 جو فرض ادا نہیں ہوئے ان کی قضا.....

3 کسی کا حق غصب کیا ہے تو اسے لوٹا دے.....

4 جس سے لڑائی جھگڑا کیا ہے اس سے معافی مانگے.....

5 پختہ عزم کرے کہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا.....

6 جس طرح پہلے اپنے نفس کو بدکاری سے فربہ کیا تھا اب اطاعت الٰہی میں اس کو لگا دے.....

گناہوں اور معصیت پر ندامت صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی اور حکم عدولی کی وجہ سے ہو صحت، جان و مال، عزت وآبرو کے خاک میں ملنے کی وجہ سے نہ ہو.....

(ایمان کی شاخیں)

آیت مبارکہ میں (نصوح مبالغہ کا صیغہ ہے جو نصح اور نصاحت سے مشتق ہے..... نصاحت کے معنی سینا (پھٹے ہوئے کپڑے کی) مرمت کرنا) یا نصح کے معنی خالص شہد یا خالص توجہ کے ہیں..... پس توبة النصوح سے مقصد یہ ہے کہ مخلص ہو کر دل کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے جوڑے.....

مغوی نے عمرو کے حوالے سے لکھا ہے کہ توبة النصوح ہے کہ ایسی توبہ کرے کہ پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے..... جیسے دودھ دوبارہ لوٹ کر تھنوں میں نہیں جا سکتا.....

حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ توبة النصوح یہ ہے کہ پچھلے گناہوں پر پشیمان ہو..... اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد کر لے.....

توبہ کرنا اللہ سے دوستی کی علامت ہے

2 دوسری جگہ قرآن میں ارشاد ہے:

''اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ''

''یقیناً اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی محبت رکھتے ہیں توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتے ہیں..... پاک صاف رہنے والوں سے.....'' (بقرۃ:)

فَائِدَہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان شب و روز بارگاہ ایزدی میں توبہ و استغفار کرتا رہے تو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اسے دوست رکھتے ہیں..... جیسا کہ حدیث میں ہے:

'' اَلتَّائِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ '' ''توبہ کرنے والا اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کا دوست ہے.....''

''وھو الذی یقبل التوبة عن عباده و یعفو عن السیأت و یعلم ما تفعلون و یستجیب الذین اٰمنوا وعملوا لصلحت ویزیدھم من فضله والکفرون لھم عذاب شدید'' (شوریٰ)

''اور وہ ایسا ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور وہ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے..... اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس کو جانتا ہے..... اور ان لوگوں کی عبادت قبول فرماتا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے..... اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتا ہے..... اور جو لوگ کفر کر رہے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے.....''

یہ آیت کریمہ اہل ایمان کے لئے بہت بڑی ڈھارس ہے..... اور اس میں مومنین کو حکم دیا ہے کہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کی رحمت سے ناامید نہ ہوں..... کروڑوں گناہ بھی اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کی رحمت اور مغفرت کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے.....

توبہ کا وقت کب تک ہے

3 اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے اپنی اس کتاب جس میں کوئی شک نہیں..... اور متقیوں

کے لئے ہدایت ہے..... اور جس میں دلوں کے لئے شفاء ہے..... یعنی قرآن مجید میں فرمایا:

"انما التوبة على الله للذين يعملون السوء بجهالة ثم يتوبون من قريب فاولئک يتوب الله عليهم وكان الله عليما حكيما○وليست التوبة للذين يعملون السيئات حتى اذا حضر احدهم الموت قال انى تبت الان" (نساء)

"توبہ جس کا قبول کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذمہ ہے..... وہ تو ان لوگوں کے لئے ہے..... جو جہالت سے کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں..... پھر قریب ہی وقت میں توبہ کر لیتے ہیں..... سوایسوں پر تو اللہ تبارک وتعالیٰ توجہ فرماتے ہیں..... اور اللہ تبارک وتعالیٰ خوب جانتے ہیں حکمت والے ہیں..... اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں جو برابر گناہ کرتے رہتے ہیں..... یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے سامنے موت ہی آ کھڑی ہوئی تو کہنے لگا کہ اب میں توبہ کرتا ہوں....."

تفسیر ابن کثیر میں حافظ ابن کثیر نے مندرجہ بالا اللہ تبارک وتعالیٰ کے ارشاد کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

اللہ تبارک وتعالیٰ فرما رہے ہیں.....

"کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص کی توبہ قبول فرماتے ہیں جو جہالت سے گناہ کرے..... اور پھر وہ توبہ کر لے..... اگر چہ ملک الموت کے دیکھنے کے بعد ہو..... البتہ غرغرہ کی حالت سے پہلے ہو..... اور ایک نسخہ میں اس طرح ہے کہ ملک الموت کو دیکھنے سے پہلے ہو....."

(ابن کثیر ۱/۴۶۴)

مذکورہ آیت 7 مفسرین کی روشنی میں.....

1 ..... حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر کئی مفسرین حضرات نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی کرے..... غلطی سے ہو یا قصداً..... بہر حال وہ جاہل ہے..... حتی کہ وہ گناہ کو چھوڑ دے.....

2 ......حضرت قتادہ نے فرمایا کہ حضرت ابوالعالیہ بیان فرماتے تھے کہ
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ مومن بندہ جو بھی گناہ کرتا ہے وہ جہالت سے کرتا ہے..... (رواہ ابن جریر)

3 ......عبدالرزاق نے کہا کہ حضرت معمر نے حضرت قتادہ سے نقل کیا ہے کہ:
حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہر نافرمانی جہالت ہے..... چاہے وہ قصداً ہی ہو.....

4 ......عبداللہ بن کثیر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ
ہر گناہ کرنے والا گناہ کرتے وقت جاہل ہے.....

5 ......علی بن ابی طلحہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ
اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان ثم یعوبون من قریب میں قریب سے مراد ملک الموت کے دیکھنے سے پہلے کا وقت ہے.....

6 ......حضرت ضحاک نے فرمایا کہ:
موت سے پہلے پہلے جیسے بھی توبہ ہو.....وہ قریب ہے.....

7 ......حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:
جب تک کے حواس درست ہوں..... اور یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے..... (جبال الذنوب)

آیت نمبر 4 اللہ تبارک وتعالیٰ نے کلام اللہ میں اہل ایمان کی صفات کا مختلف جگہوں پر تذکرہ کیا ہے..... ایک جگہ اہل ایمان کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"الا الذین تابو واصلحو و بینو" (بقرۃ)

"مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ اور اصلاح کی....."

تصوف کی قدیم کتاب "قوت القلوب" میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

تـــابـــوا کامعنی ہے خواہشات نفسانی سے توبہ کر کے حق کی طرف رجوع کیا.....
واصـلـحوا جوانہوں نے اپنے نفوس کے ذریعہ فساد برپا کیا تھا.....اس کی اصلاح کی وبینوا
اس کی توضیح دوطرح ہے: (حوالہ:قوت القلوب)
انہوں نے توبہ واضح طور پر کی حتی کہ ان میں توبہ کرنے کے آثار کھل کر نظر آنے
لگے.....اورتوبہ کے احکام ان پر واضح ہو گئے..... (قوت القلوب)

آیت نمبر 5 سورۃ الزمر میں ارشاد ربی ہے.....

''قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمة اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاط ان ھو الغفور الرحیم''

''آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے (کفر وشرک کر کے) اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم خدا تعالی کی رحمت سے ناامید مت ہو..... بالیقین خدا تعالی تمام (گزشتہ) گناہوں کو معاف فرمادیگا.....واقعی وہ بڑا بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے..''(زمر)

آیت نمبر 6 اور ایک اور جگہ بندوں پر از راہ شفقت فرمارہے ہیں:

''افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونه واللہ غفور رحیم'' (مائدۃ)

''کیا وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے..... اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے بخشش طلب نہیں کرتے؟.....اللہ تبارک وتعالیٰ بہت بخشنے والا نہایت رحم والا ہے.....''

اور ایک دوسری جگہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمایا ہے:

''الم یعلموا ان اللہ ھو یقبل التوبة عن عبادہ'' (توبہ)

''کیا وہ جانتے نہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے.....''

7 اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

''وانی الغفار لمن تاب وامن وعمل صالحا ثم اھتدی'' (طٰہٰ)

''اور بیشک میں اس شخص کو بہت بخشنے والا ہوں.....جو گناہوں سے توبہ کر کے ایمان لے

آئے..... اور اچھے عمل کرے..... اور پھر سیدھی راہ پر قائم رہے.....''

8 قرآن مجید کے انیسویں پارہ میں سورہ فرقان کے چھٹے رکوع میں آیت نمبر ۷۰ میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے.....

''جس نے توبہ کی اور ایمان لائے..... اور اچھے کام کیئے..... تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا..... اور خدا تو بخشنے والا بڑا مہربان ہے''

اس آیت کی تفسیر میں حسن بصریؒ فرماتے ہیں.....

گناہ کے بدلے ثواب کے کام کرنے لگے..... شرک کے بدلے توحید پر جم گئے..... بدکاری کے بدلے پاکدامنی حاصل ہوئی..... کفر کے بدلے اسلام ملا..... ایک معنی تو اس آیت کے یہ ہوئے.....

دوسرے معنی یہ ہیں کہ خلوص کے ساتھ ان کی جو توبہ تھی اس سے خوش ہو کر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا..... یہ اس لئے کہ توبہ کے بعد جب کبھی انہیں گناہ یاد آتے تھے تو انھیں ندامت ہوتی تھی..... یہ غمگین ہو جاتے تھے..... شرمانے لگتے تھے..... اور استغفار کرتے تھے..... اس وجہ سے ان کے گناہ طاعت سے بدل دیئے گئے..... گو وہ ان کے نامہ اعمال میں گناہ کے طور پر ہوئے تھے..... لیکن قیامت کے دن وہ سب نیکیاں بن گئے.....

(تفسیر ابن کثیر پارہ ۱۹ صفحہ ۲۰ سورہ فرقان کے چھٹے رکوع کی تفسیر میں)

استغفار اور توبہ میں فرق

9 استغفار اور توبہ میں توبہ اصل ہے کیونکہ استغفار توبہ کی طرف جانے والا راستہ ہے..... استغفار اور توبہ میں فرق کی وضاحت کرتے ہوئے بندہ کے مرشد حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ:

''استغفروا ربکم ثم توبوا الیه'' (سورہ ہود)

اس آیت کے ذیل میں علامہ آلوسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں.....

استغفار سے مراد ماضی کے گناہوں سے معافی مانگنا ہے..... اور توبہ سے مراد ندامت قلب کے ساتھ تلافی اور آئندہ کے لئے عہد کرنا ہے کہ اس خطاء کو دوبارہ نہ کریں گے.....

(روح المعانی پ ۱۱صفحہ ۲۰۷ بحوالہ روح کی بیماریاں اور اس کا علاج)

اگر استغفار اور توبہ ایک ہی حقیقت رکھتے تو حق تعالیٰ شانہ الگ الگ نہ بیان فرماتے توبہ کی نسبت جب اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف ہوتی ہے تو اس کا مفہوم حق تعالیٰ کی عنایات اور توفیقات ہوتی ہیں.....

استغفار کی شرح حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم کی زبانی

استغفار کے معنی مغفرت طلب کرنے کے ہیں..... اور عفو کے معنی ستر (یعنی چھپانے پردہ ڈالنے کے) ہیں..... اللہ تبارک وتعالیٰ جسکے گناہ معاف فرمادیتے ہیں..... اس کے گناہ دنیا اور آخرت میں چھپادیتے ہیں..... یعنی غفاریت کے ساتھ ساتھ ستاریت کا بھی ظہور ہوتا ہے.....

مغفرت کا مفہوم

ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں: مغفرت کا مفہوم حق تعالیٰ کی طرف سے بندہ پر یہ ہے کہ اس کے

گناہ کو دنیا میں چھپالیں..... اس طرح سے کہ کسی کو بھی مطلع نہ کریں..... اور آخرت میں اس پر سزا نہ دیں..... (مرقات ج ۵ ص ۱۳۲ بحوالہ روح کی بیماریاں اور اس کا علاج حصہ دوم صفحہ ۲۰)

حکم استغفار کی شرح

آیت نمبر **10** ارشاد باری تعالیٰ ہے

''**استغفرو ربکم**'' تم اپنے رب سے بخشش مانگتے رہو۔ کیوں؟.....

''**انه کان غفارا**'' کیونکہ تمہارا رب بہت بخشنے والا ہے..... غافر نہیں ہے غفار ہے.....

''**کثیر المغفرة**'' ہے.....

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ ہم سے خطائیں ہوں گی..... ورنہ معافی کا حکم کیوں دیتے..... اگر ہم معصوم ہوتے تو استغفروا ربکم نازل نہ ہوتا..... چونکہ صدور خطا کا معاملہ یقینی تھا..... اس لئے استغفار کا حکم نازل ہوا..... لہذا ماضی کے گناہوں سے معافی مانگو..... اور آئندہ کے لئے توبہ اور عزم مصمم کرو کہ آئندہ کبھی یہ گناہ نہ کروں گا..... لاکھ بار خطائیں ہو جائیں..... لیکن جو توبہ کرتا رہتا ہے یہ علامت ہے کہ یہ بندہ حال میں بھی محبوب ہے..... اور مستقبل میں بھی اللہ کا محبوب رہے گا..... جو مستقبل میں بے وفائی کرنے والے ہیں..... ان کو اللہ تبارک وتعالیٰ محبوب نہیں بناتے..... (مواہب ربانیہ)

استغفار سے لفظ رب کا ربط

بچہ جب کہتا ہے ابا معاف کر دو تو کیا وہ ابا سے قریب نہیں ہو جاتا..... جو صاحب اولاد ہیں ان سے پوچھو کہ اگر اولاد ابا نہ کہے..... خالی یہ کہے کہ معاف کر دیجئے تو ابا کو مزہ نہیں آئے گا..... لیکن جب بچہ یوں کہتا ہے کہ اے ابا! اے میرے ابو! اے میرے بابا! مجھے معاف کر دیجئے! تو کیا ابا کے لفظ سے ابا کے دل پر کیفیت طاری نہیں ہو گی..... تو اللہ

تبارک وتعالیٰ نے اپنی رحمت کے دریا میں طوفان اور جوش لانے کے لئے یہاں رب نازل کیا..... اور اپنے بندوں کو سکھایا کہ ہم سے یوں کہو کہ اے میرے پالنے والے مجھ کو معاف کردیجئے..... مجھ سے نالائقی ہوگئی..... استغرو ا ربکم اپنے پالنے والے سے معافی مانگو..... (امید مغفرت ورحمت)

مغفرت کا غیر محدود سمندر

اس آیت کے اگلے حصہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

انہ کان غفارا یعنی اللہ تعالیٰ صرف بخشنے والا ہی نہیں ہے..... بہت زیادہ بخشنے والا ہے..... یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ غافر نہیں ہے..... غفار ہے..... مغفرت کا بحر ذخار ہے کہ اگر سارے عالم کو بخش دے تو اس کی مغفرت کے غیر محدود سمندر میں کوئی کمی نہیں ہوتی..... (ایضا)

حکم استغفار کے عاشقانہ رموز

عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا کہ استغفرو ربکم سے دو مسئلے ثابت ہوئے..... ایک تو یہ کہ ہم سے گناہ سرزد ہوں گے..... جب ہی تو معافی مانگنے کا حکم دے رہے ہیں..... اور دوسرے یہ کہ اگر معاف نہ کرنا ہوتا تو معافی کا حکم نہ دیتے..... جس طرح شفیق باپ جب بیٹے سے کہتا ہے کہ معافی مانگ تو اس کا معاف کرنے کا ارادہ ہوتا ہے..... پس اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ فرمانا کہ مجھ سے معافی مانگو..... یہ دلیل ہے کہ وہ ہم کو معاف کرنا چاہتے ہیں..... لہذا معافی مانگنے میں دیر نہ کرو..... (مواہب ربانیہ)

سحری کے وقت استغفار کی ترغیب

11 ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"کانو ا قلیلا من الیل ما یھجعون ، و بالا سحار ھم یستغفرون" (الذاریات: ۱۷، ۱۸)

''یہ حضرات رات کو بہت کم سوتے ہیں..... اور سحر کے اوقات میں مغفرت طلب کرتے ہیں.....''

عذاب الٰہی سے بچنے کے دو ذرائع

12 ''ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون'' (الانفال:۳۳)

''حق تعالیٰ آپ کی موجودگی میں ان کو عذاب نہیں دیں گے..... اور (اسی طرح) جب وہ استغفار کررہے ہوں تو بھی ان کو عذاب نہیں ہوگا.....''

اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

''کان فیھم امنان النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاستغفار فذھب النبی ﷺ و بقی الاستغفار'' (ابن کثیر جلد۲ صفحہ۳۲۱)

''امت میں عذاب سے بچنے کے لئے دو ذریعے تھے نبی اکرم ﷺ اور استغفار..... نبی اکرام ﷺ تو اس دنیا سے رخصت ہوئے البتہ استغفار اب بھی باقی ہے.....''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے نبی ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''واستغفر لذنبک وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار''

''آپ اپنی غلطی کی معافی مانگتے رہیں..... اور صبح وشام اپنے پروردگار کی تسبیح وتحمید کرتے رہیں.....''

استغفار کی کثرت حصول رزق کا ذریعہ

13 ''واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنت'' (محمد)

''اور اپنی غلطی کی معافی مانگتے رہیں..... اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے بھی استغفار کرتے رہیں.....''

روایت ہے کہ حضرت حسن رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی سے ایک شخص نے خشک سالی کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا کہ:

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سے استغفار کرو.....

دوسرے شخص نے اپنے فقر کی شکایت کی.....

تیسرے شخص نے اولاد کی کمی کی شکایت کی.....

چوتھے شخص نے اپنی زمین کی پیداوار کی کمی کی شکایت کی.....

تو حضرت حسن رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے سب کو استغفار کرنے کی تلقین فرمائی..... اس پر ان سے سوال کیا گیا کہ آپ سے لوگوں نے مختلف قسم کی شکایتیں کیں..... مگر آپ نے سب کو ایک ہی علاج بتلایا کہ استغفار کرو..... اس سوال کے جواب میں حضرت حسن رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے یہی آیت تلاوت فرمائی.....

مکمل آیت اور اس کی تفسیر یہ ہے:

"فقلت استغفرو اربکم انه کان غفارا o یرسل السماء علیکم مدرارا o ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انهرا"

(سورۃ نوح: ۱۰/۱۱/۱۲)

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے تفسیر عثمانی میں ان آیات کی تفسیر میں لکھا ہے.....

"یعنی ایمان اور استغفار کی برکت سے قحط و خشک سالی (جس میں وہ برسوں سے مبتلا تھے) دور ہو جائے گی..... اور اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی دھواں دھار برسنے والا بادل بھیج دے گا..... جس سے کھیت اور باغ خوب سیراب ہوں گے..... غلے، پھل، میووں کی افراط ہوگی..... مواشی وغیر فربہ ہو جائیں گے..... دودھ گھی بڑھ جائے گا..... اور عورت جو کفر اور معصیت کی شامت سے بانجھ ہو رہی ہیں..... اولاد ذکور جننے لگیں گی..... غرض آخرت کے ساتھ دنیا کے

عیش و بہار سے بھی وافر حصہ دیا جائے گا.....'' (انتہی)

14 ''انه كان للاوابين غفورا'' (الاسراء:۲۵)

'' بیشک وہ رجوع کرنے والوں کی خطا معاف کر دیتا ہے.....''

حضرت سعید بن میسّب رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو گناہ کر کے توبہ کر لیتا ہے..... اور پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے..... حسن بصری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ سے پوچھا گیا کہ یہ سلسلہ کب تک رہے گا؟..... کہنے لگے یہ اہل ایمان ہی کا وصف ہو سکتا ہے..... (تنبیہ الغافلین)

اور استغفار کے بارے میں آیات قرآنیہ بہت کثرت سے ہیں..... اور جو بعض آیات قرآنیہ ہم نے ذکر کی ہیں ان سے انشاء اللہ توبہ واستغفار کے لئے بیداری پیدا ہوگی.....

باب نمبر 2

درس توبہ کا وقت کب تک ہے

توبہ کا وقت کب تک ہے

1 حضرت عوف رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ نے حضرت حسن بصری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ سے نقل کیا ہے کہ:

انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ:

بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتے ہیں..... جب تک اس کی غرغرہ کی حالت نہ ہو جائے.....

2 حضرت ابو قلابہ رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ نے یہ حدیث بیان کی کہ:

بیشک جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے ابلیس کو ملعون قرار دیا تو ابلیس نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے مہلت مانگی..... اور کہا کہ:

اے اللہ! تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم..... میں ابن آدم کے دل سے نہیں نکلوں گا..... جب تک اس میں روح ہوگی.....

تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ:

میری عزت کی قسم میں ابن آدم کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا رکھوں گا..... جب تک اس میں روح ہوگی..... (جبال الذنوب)

گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے

3 حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے کہ:

میری سب امت عافیت میں ہے (یعنی لائق مغفرت گناہوں کی سزا سے بچ سکتی ہے)..... سوائے ان لوگوں کے جو کھلم کھلا گناہ کرتے ہوں..... اور انسان کی لاپرواہی میں سے یہ بات بھی ہے (جو شرعاً ممنوع اور مبغوض ہے) کہ انسان رات کو کوئی گناہ کرے پھر باوجود یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی..... صبح کو کہتا ہے کہ اے فلاں میں نے رات کو فلاں فلاں کام کیا ہے..... حالانکہ اسنے اس حال میں رات گذاری کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی..... اور وہ صبح ہو جانے پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے ڈالے ہوئے پردے کو اپنے اوپر سے ہٹاتا ہے..... (بخاری و مسلم)

4 بخاری شریف کی روایت ہے:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ:

"واللہ انی لا ستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ"

"میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں..... یہ عمل دن میں ستر مرتبہ سے بھی بڑھ جاتا ہے....." (بخاری)

اگر ساری مخلوق گناہ کرنا چھوڑ دے تو؟

5 ایک حدیث پاک میں ارشاد ہے:

"عن ابی ایوب انہ قال حین حضرتہ الوفاۃ کنت کتمت عنکم شیئا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعتہ یقول لو لا انکم تذنبون لخلق اللہ خلقا یذنبون یغفر لھم" (رواہ مسلم)

"حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی وفات کے وقت فرمایا کہ میں نے ایک بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی..... اور تم سے اب تک چھپائی تھی..... (اب جب کہ میرا آخری وقت ہے..... وہ میں تم کو بتاتا ہوں..... اور وہ امانت تمہارے سپرد کرتا ہوں)..... میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ

ﷺ فرماتے تھے کہ اگر بالفرض تم سب (ملائکہ کی طرح) بے گناہ ہو جاؤ..... اور تم سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو..... تو اللہ اور مخلوق پیدا کرے گا..... جن سے گناہ بھی سرزد ہوں گے..... پھر اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ ان کی مغفرت کا فیصلہ فرمائے گا.....'' (اور اس طرح اس کی شان غفاریت کا ظہور ہوگا)..... (صحیح مسلم)

تشریح: اس حدیث کی تشریح میں حضرت مولانا منظور نعمانی صاحب دامت برکاتہم نے لکھا ہے کہ:

اس حدیث سے یہ سمجھنا کہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ کو معاذ اللہ گناہ مطلوب ہیں..... اور وہ گنہگاروں کو پسند کرتا ہے..... اور رسول اللہ ﷺ نے اس ارشاد کے ذریعہ گناہوں اور گہنگاروں کی ہمت افزائی فرمائی ہے..... بڑی جاہلانہ غلط فہمی ہوگی..... انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد ہی یہ ہے کہ لوگوں کو گناہوں سے بچایا جائے..... اور اعمال صالحہ کی ترغیب دی جائے.....

دراصل حدیث کا منشاء اور مدعا اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ کی شان غفاریت کو ظاہر کرنا ہے..... اور مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ کی صفت خالقیت کے ظہور کے لئے ضروری ہے کہ کوئی مخلوق پیدا کی جائے..... اور صفت رزاقیت کے لئے ضروری ہے کہ کوئی مخلوق ہو..... جس کو رزق کی ضرورت ہو..... اور اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ اس کو رزق عطا فرمائے..... علی ہذا جس طرح اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ کی صفت ہدایت کے لئے ضروری ہے کہ کوئی مخلوق ہو..... جس میں ہدایت لینے کی صلاحیت ہو اور اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ کی طرف سے اس کو ہدایت ملے.....

اسی طرح اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ کی شان غفاریت کے لئے ضروری ہے کہ کوئی ایسی مخلوق ہو جس سے گناہ بھی سرزد ہوں..... پھر وہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ کے حضور استغفار کرے..... اور گناہوں کی معافی اور بخشش چاہے..... اور پھر اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ اس کی مغفرت اور بخشش کا

فیصلہ فرمائے..... اس لئے ناگزیر ہے اور ازل سے طے ہے کہ اس دنیا میں گناہ کرنے والے بھی ہوں گے..... ان میں سے جن کو توفیق ملے گی وہ استغفار بھی کریں گے..... اور اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی مغفرت کا فیصلہ بھی فرمائے گا..... اور اس طرح اس کی صفت مغفرت اور شان غفاریت کا ظہور ہوگا.....

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا اپنی زندگی میں اس خیال سے کبھی تذکرہ نہیں کیا کہ کم فہم لوگ غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائیں..... پھر اپنے آخری وقت میں اپنے خاص لوگوں سے اظہار فرما کر امانت گویا ان کے سپرد کر دی.....

یہی مضمون الفاظ کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے..... (محبت کے اشارے)

توبہ سابقہ سارے گناہ دھو دیتی ہے

ایک آدمی کہتا ہے میں توبہ کرنے کے لئے تیار ہوں..... اور اگر میں توبہ تائب ہو بھی جاؤں تو اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ میری مغفرت فرما دیں گے؟..... میں تو چاہتا ہوں کہ سیدھی راہ پر چلوں..... لیکن مجھے اندر سے یہ کھٹکا لگا ہوا ہے..... اگر مجھے یقین ہو جائے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے ضرور معاف کر دیں گے تو میں فوراً توبہ کرلوں..... میں اس آدمی سے کہتا ہوں کہ جو کھٹکا تجھے پریشان کر رہا ہے اس قسم کی پریشانی تجھ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ؓ کو بھی تھی..... لہٰذا اگر تم مندرجہ ذیل دو حدیثوں پر غور کرلو تو تمہارا ڈر ختم ہو جائے گا.....

رحمت الٰہی کا لامحدود سمندر

6 ''والذی نفسی بیدہ لو اخطا تم حتی تملا خطا یا کم ما بین السماء والارض ثم استغفرتم اللہ لغفرلکم'' (حصن حصین صفحہ ۲۰۴)

''قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضے میں میری جان ہے..... اگر تم اس قدر خطائیں کرو کہ تمہاری خطائیں آسمان اور زمین کے خلا کو بھر دیں..... اور پھر تم اللہ تبارک وتعالیٰ سے بخشش مانگو تو بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ تم کو بخش دیں گے.....''

توبہ کرنے کا پھل

7 ''التائب من الذنب كمن لا ذنب له''

'' گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو.....'' (طبرانی)

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

بندہ توبہ کے ذریعہ اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہے تو دو شکلوں میں سے ایک ضرور ہوتی ہے..... اول یہ کہ اس کے گناہوں کو بالکل مٹا دیا جاتا ہے..... جیسے اس حدیث بالا سے معلوم ہوتا ہے..... دوم یہ کہ اس کو ثواب ملتا ہے..... مگر گناہ نہیں مٹایا جاتا..... توبہ تو ہر حال میں فائدہ دیتی ہے.....

مولانا محمد منظور نعمانی اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

توبہ کرنے سے بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے..... اور اسکے گناہوں کے داغ کو بھی عموماً مٹا دیا جاتا ہے.....

نیک عمل گناہ کو مٹا دیتا ہے

8 حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ:

میں نے ایک باغ میں ایک عورت کو پایا تو اس سے بوس و کنار وغیرہ سب کچھ کیا..... البتہ مجامعت نہیں کی..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لمحات کے لئے سکوت فرمایا: اس وقت یہ آیت نازل ہوئی.....

"اقم الصلوۃ طرفی النہار و زلفا من الیل" (ھود:۱۱۴)

"اور آپ نماز کی پابندی رکھئے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں پر....."

حاصل یہ ہے کہ رضاء خداوندی کے لئے دن کے دونوں جانبوں میں نماز ادا کرو..... یعنی نماز فجر، ظہر، اور عصر اور رات کے کچھ حصوں میں یعنی مغرب اور عشاء کی نماز پڑھو......

"ان الحسنات یذھبن السیئات" (ھود:۱۱۴)

"بے شک نیک کام مٹا دیتے ہیں برے کاموں کو"

یعنی پنج گانہ نمازیں ان گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں..... جو ان کے مابین ہوتے ہیں ماسوائے کبائر کے..... (تنبیہ الغافلین)

توبہ کا دروازہ

9 حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ:

جانب مغرب ایک دروازہ ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے توبہ کے لئے بنایا ہے..... اس کا عرض ستر سال یا چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے..... جب سورج مغرب کی طرف سے طلوع کرے گا یہ دروازہ اس وقت تک کھلا رہے گا..... مراد یہ ہے کہ قیامت تک یہ دروازہ کھلا رہے گا..... (تنبیہ الغافلین)

وصال پانے کی سب سے بہتر صورت

10 حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس نے کسی کو دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا شریک نہ بنایا ہو..... اور اس پر پہاڑ کے برابر بھی گناہ ہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے..... (بیہقی)

گناہوں پر ندامت علامت مومن ہے

حدیث میں مروی ہے:

11 مومن ابتلاً میں پڑنے والا اور توبہ کرنے والا ہوتا ہے.....

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ:

12 مومن واہ (افسوس کناں) اور تلافی کرنے والا ہوتا ہے..... ان میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے راقع (توبہ) پر وفات پائے..... یعنی گناہوں پر افسوس کرنے والا اور توبہ واستغفار کے ساتھ تلافی کرنے والا ہوتا ہے..... (قوت القلوب ج ۲)

پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ گناہ کی توبہ علانیہ کی جائے

13 حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بیان کیا کہ

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خاص نصیحت فرمائیے.....

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"تم اپنی استطاعت کے بقدر اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرنے کو لازم پکڑ لو..... اور ہر پتھر اور ہر درخت کے نزدیک اللہ تبارک وتعالیٰ کو یاد کرو..... اور جو کوئی گناہ کر بیٹھو تو اس کے لئے نئے سرے سے توبہ کرو..... پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ طور پر اور علانیہ کی توبہ علانیہ طور پر کرو..." (طبرانی)

گناہ کے بعد نیکی کرو تاکہ گناہ کا کفارہ ہو جائے

14 "عن ابی ذر و معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنهما عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال اتق اللہ حیثما کنت واتبع السیئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق حسن" (رواہ الترمذی وقال حسن کمافی الترغیب ص ۱۰۹ ج ۴)

''حضرت ابوذر اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈر تو جہاں کہیں بھی ہو..... اور برائی کے بعد نیکی کر..... یہ نیکی اس برائی کو مٹا دے گی..... اور تو لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آ.....'' (ترمذی)

اس حدیث میں تین باتیں ارشاد فرمائی ہیں..... ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لے..... یہ نیکی گناہ کی مغفرت اور کفارہ کا باعث ہوگی..... قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ:

''ان الحسنات یذھبن السیئات''

''یعنی بلاشبہ نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں.....''

یہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے کہ نیکیوں کے ذریعہ گناہ معاف ہوتے رہتے ہیں..... متعدد احادیث میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ جب کوئی مومن بندہ وضو کرتا ہے تو اس کی آنکھوں سے اور ہاتھوں سے اور پاؤں سے اور چہرے سے اور سر سے اور کانوں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں..... (صحیح مسلم، مؤطا مالک وغیرہ بحوالہ معارف الحدیث)

''ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ، کلکم خطاء ون و خیر الخطائین لتوابون''

''یعنی جس شخص نے گناہ کے بعد توبہ کر لی..... وہ گناہ پر ہٹ دھرمی کرنے والوں میں سے نہیں..... گناہ گار تو سب ہیں..... مگر ان میں اچھے گناہگار وہ ہیں جو گناہوں سے توبہ کرتے رہتے ہیں..'' (تفصیل التوبہ صفحہ ۴۰)

بہترین خطا کار کون

15 ''کل بنی آدم خطاء و خیر الخطائین التوابون''

''تمام بنی آدم خطا کار ہیں..... اور بہترین خطا کار وہی ہیں جو توبہ کرنے والے

ہیں.....'' (ترمذی)

''خطّاء'' مبالغہ کا صیغہ ہے..... معنی بہت زیادہ غلطی کرنے والا..... خطی (س) خطاواخطاء معنی غلطی کرنا ''التوابون''..... یہ بھی مبالغہ کا صیغہ ہے..... تاب(ن) توباد توبۃ گناہ چھوڑ کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا.....قال تعالی انه کان توابا۔

تشریح: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

انبیاء علیہم السلام کے سوا خطاء ولغزش تو گویا آدمی کی سرشت میں ہے.....بنی آدم کا کوئی فرد (انبیاء کے سواء) اس سے مستغنی نہیں..... مگر بنی آدم میں سے وہ بندے بہت ہی خوش نصیب ہیں.....جو گناہ ہو جانے کے بعد نادم ہو کر اپنے مالک کی طرف رجوع کرتے ہیں.....

کاش میں اس سے گناہ ہی نہ کرواتا

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

بندہ بعض اوقات گناہ کرتا ہے مگر اس پر نادم رہتا رہنے کے بعد اس کے لئے جب جنت کا فیصلہ ہوگا تو اس وقت شیطان کہے گا کہ کاش کہ میں اس کو گناہ میں مبتلا ہی نہ کرتا.....

بہر حال انسان سے جب گناہ ہو جائے تو فوراً اللہ سے رجوع کر لینا چاہئے..... اللہ تبارک وتعالیٰ بھی اس کو معاف فرما دیتے ہیں..... یہ توبہ اس کے تمام گناہوں کو محو کروا دے گی..... اور یہ ایسا ہو جائے گا گویا اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو..... کبھی اس سے اس کے گناہ کے داغ کو مٹایا تو نہیں جائے گا..... مگر ثواب تو ہر حال میں ملتا ہی ہے..... انسان کو اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے رہنا چاہئے.....امیہ بن الصللیت کا شعر

ان تغفر اللهم تغفر جما وای عبد لک لا الما

''اگر بخشے تو اے الٰہی تو ہی بڑے بڑے گناہوں کو بخش دے..... اور کونسا بندہ ایسا ہے جس نے چھوٹے گناہ بھی نہ کئے ہوں.....''

عبد اللہ ابن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب بندہ ایک لمحہ بھی نادم ہوتا ہے تو پلک جھپکنے سے جلدی اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے.....

ظالم ابھی ہے فرصت توبہ نہ دیر کر وہ بھی گرا نہیں جو گرا پھر سنبھل گیا

(روضۃ الطالبین)

بندہ کے پیر و مرشد نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:

خطا کے معنی کثیر الخطاء ہے..... اور حضور ﷺ فرماتے ہیں ہر انسان کثیر الخطاء ہے..... اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو کثیر التوبہ ہیں.....

حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں.....

''عربی میں ''خطّاء'' اس شخص کو کہتے ہیں جو بہت زیادہ غلطیاں کرے..... اور جو معمولی غلطی کرے اس کو عربی میں ''خاطی'' کہتے ہیں..... یعنی غلطی کرنے والا..... اور ''خطاء'' کے معنی ہیں بہت زیادہ غلطی کرنے والا.....

لیکن ساتھ میں یہ بھی فرمایا کہ

خطا کاروں میں سے سب سے بہتر خطا کار وہ ہے جو توبہ بھی بہت کرتا ہے.

اس حدیث میں اشارہ اس بات کی طرف کر دیا کہ دنیا کے اندر تم سے گناہ بھی ہوں گے داعیے بھی پیدا ہوں گے..... لیکن ان کے آگے ڈٹ جانے کی کوشش کرو..... اور اس کے آگے جلدی سے ہتھیار مت ڈالا کرو..... اور اگر کبھی گناہ ہو جائے تو پھر مایوس ہونے کے بجائے ہمارے حضور حاضر ہو کر توبہ کر لیا کرو..... یہاں بھی ''تواب'' کا صیغہ استعمال کیا..... ''تائب'' نہیں کہا..... اس لئے کہ تائب کے معنی ہیں ''توبہ کرنے والا'' اور ''تواب'' کے معنی ہیں ''بہت توبہ کرنے والا'' مطلب یہ ہے کہ صرف ایک مرتبہ توبہ کر لینا کافی نہیں..... بلکہ ہر مرتبہ جب بھی گناہ ہو جائے تو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کے حضور توبہ کرتے

رہو..... اور جب کثرت سے توبہ کرو گے تو پھر انشاء اللہ شیطان کا داؤ نہیں چلے گا..... اور شیطان سے حفاظت رہے گی..... (اصلاحی خطبات)

گناہوں کی سیاہی کو مٹانے کا نسخہ

16 حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مومن بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے..... پھر اگر اس نے اس گناہ سے توبہ کی..... اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور میں معافی اور بخشش کی..... التجا و استدعا کی تو وہ سیاہ نقطہ زائل ہو کر قلب صاف ہو جاتا ہے..... اور اگر اس نے گناہ کے بعد توبہ واستغفار کے بجائے مزید گناہ کیے..... اور گناہوں کی وادی میں قدم بڑھائے تو دل کی وہ سیاہی اور بڑھ جاتی ہے..... یہاں تک کہ قلب پر چھا جاتی ہے..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی وہ زنگ اور سیاہی ہے جس کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت میں ذکر فرمایا ہے:

"کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون" (مطففین)

(مسند، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ بحوالہ معارف الحدیث)

پروانۂ رحمت

17 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخلوق کے پیدا ہونے سے چار ہزار برس پہلے عرش کے چاروں طرف یہ لکھ دیا گیا ہے.....

"وانی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحا ثم اھتدی" (طٰہٰ)

"اور میں ایسے لوگوں کے لئے بڑا بخشنے والا ہوں..... جو توبہ کر لیں..... اور ایمان لے آئیں..... اور نیک عمل کریں..... پھر اس پر قائم رہیں..... (تنبیہ الغافلین)

گناہوں پر استغفار کرنے کا صلہ

18 جس نے ہر گناہ پر استغفار کیا تو اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا ہے..... اگرچہ اس نے دن میں ستر بار اس گناہ کو کیا ہو..... (ترمذی)

شیطان کو مایوس کرنے کا نسخہ

19 کسی شخص نے حضور ﷺ سے عرض کیا میں گناہ کرتا ہوں..... تو آپ ﷺ نے فرمایا: استغفار کرلو.....

اس نے کہا: میں پھر گناہ کرتا ہوں.....

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر استغفار کرلو.....

اس نے کہا: میں پھر گناہ کرتا ہوں.....

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر استغفار کرتے جاؤ..... حتیٰ کہ شیطان مایوس ہو کر تمہیں چھوڑ دے..... (ایمان کی شاخیں)

گناہ کب تک نہیں لکھا جاتا

20 حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں.....

ایک مجلس میں ایک مذاکرہ ہوا..... جس میں حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابن ابی زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ بھی موجود تھے..... جسمیں یہ بیان ہوا کہ جب انسان کوئی گناہ کرتا ہے تو تین پہر تک اگر استغفار کرلے تو نہیں لکھا جاتا..... ورنہ لکھ دیا جاتا ہے.....

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان صاحب الشمال لیرفع القلم ست ساعات عن العبد المسلم الخطی فان ندم واستغفر اللہ تعالی منہا القاھا عنہ والا کتبہا واحدۃ''

''بائیں ہاتھ والا (فرشتہ) خطا کار مسلمان بندہ سے چھ پہر تک اپنا قلم روکے رکھتا ہے..... اگر تو وہ اپنے گناہ پر شرمندہ ہو..... اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس کا استغفار کر لے تو (وہ فرشتہ) اسکا گناہ اس سے ہٹا دیتا ہے..... ورنہ صرف ایک گناہ لکھ دیتا ہے.....''

جوانی کی توبہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

21 ''ما من شی احب الی اللہ من الشاب التائب''

''اللہ تبارک وتعالیٰ کو نوجوان کی توبہ سے بڑھ کر (کائنات کی) کوئی چیز بھی زیادہ محبوب نہیں ہے.....'' (الدیلمی)

گنہگار سے اللہ تعالیٰ کا خطاب

اور بعض کتب منزلہ میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں.....

اے میرے بندے! کب تک تو میری نافرمانی میں ڈٹا رہے گا..... جب کہ میں نے تجھے رزق بھی دیا..... اور احسان بھی کیا.....

کیا میں نے تجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا؟.....

کیا میں نے تجھ میں اپنی روح نہیں پھونکی؟.....

کیا تو نہیں جانتا جس نے میری اطاعت کی میں نے اس سے کیا معاملہ کیا..... اور جس نے نافرمانی کی اس کو کیسے پکڑا؟.....

تجھے حیا نہیں آتی..... سختیوں میں تو مجھے یاد کرتا ہے..... اور ڈھلے اوقات میں بھلا دیتا ہے..... تیری بصیرت کی آنکھ کو خواہش نفسانی نے اندھا کر دیا..... پھر مصیبت کے وقت میری طرف کیوں للچاتا ہے؟..... یہ تو اس کا حال ہے جس پر نصیحت کوئی اثر نہیں کرتی پس یہ سستی کب تک ہے؟..... اگر تو گناہوں سے توبہ کر لے تو میں تیری سب خواہشات پوری کروں گا..... ایسے گھر کو ترک کر دے جس کا اجلاپن (حقیقت میں) میلا ہے..... اور اس

کی اس میں جھوٹی خواہشات ہیں..... کم درجہ والوں کے ہاتھ تو نے میری ملاقات کو بیچ ڈالا..... جب کہ وجود میں میرا کوئی ثانی نہیں ہے..... اس وقت تیرا کیا جواب ہوگا جب تیرے خلاف تیرے اعضاء گواہی دیں گے..... جس کو تو سنتا اور دیکھتا ہوگا..... (گناہوں کا سمندر)

گناہگار کے گناہ پر چار گواہ اور ان چاروں گواہوں سے گناہ بھلا دینے کا نسخہ

بندہ کے پیرومرشد نے فرمایا کہ انسان سے زندگی میں جو گناہ ہوتے ہیں اس پر چار گواہ بن جاتے ہیں..... اور چاروں گواہوں کو قرآن پاک کی نص قطعی سے ثابت کر دیا گیا.....

پہلا گواہ: ''یومئذ تحدث اخبارھا'' (زلزال)

''ایک گواہ تو زمین ہے جس پر گناہ ہوتے ہیں.....''

دوسرا گواہ: ''الیوم نختم علی افواھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانو یکسبون'' (یٰس)

''جن اعضاء سے گناہ صادر ہوتا ہے وہ شاہد بنتے ہیں.....''

تیسرا گواہ: ''واذا الصحف نشرت''

چوتھا گواہ: ''کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم کو ایک نسخہ بھی بتا دیا کہ اگر تم گناہ کر چکے..... اور چار چار گواہ اس گناہ پر تمہارے خلاف مقرر ہو چکے تو اب تمہاری بگڑی کیسے بنے گی..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری بگڑی کے چاروں گواہوں کو ختم کرنے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ایک کیمیکل عطا فرما دیا..... اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی نبی کے ذریعہ بندوں کو ایک ایسا پاؤڈر دے دیا کہ اگر وہ گناہوں پر چھڑک دیا جائے تو گناہوں کا پتہ ہی نہیں چلتا کہ کہاں گئے..... سب گواہ ختم ساری ریل صاف..... وہ کیا ہے؟.....

توبہ کی برکت سے فرشتوں سے بھی گناہ بھلا دیا جاتا ہے

22 حضرت تھانوی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ نے

''التشرف فی احادیث التصوف''میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے:

''اذا تاب العبد انسی اللہ الحفظة ذنوبة وانسی ذالک جوارحه ومعالمه من الارض حتی یلقی اللہ ولیس علیه شاھد من اللہ بذنب''

''جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ اس کے گناہ ملائکہ (کراماً کاتبین) کو بھی بھلا دیتا ہے..... اور جن اعضاء سے گناہ ہوا تھا ان اعضاء سے بھی بھلا دیتا ہے..... اور جہاں جہاں زمین پر گناہ ہوئے تھے زمین کے نشانات بھی مٹا دیتا ہے..... یہاں تک کہ وہ شخص قیامت کے دن اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اسکے گناہ پر کوئی گواہی دینے والا نہ ہوگا.....''

(جامع صغیر ج ۱ص ۲۱)

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں کہ

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ نے ہمارے گناہوں کو مٹانے کے لئے ملائکہ کو بھی استعمال نہیں کیا..... بلکہ اپنی طرف نسبت فرمائی کہ انسی اللہ یعنی اللہ بھلا دے گا..... اس کا راز کیا ہے؟..... تاکہ فرشتے قیامت کے دن طعنہ نہ دے سکیں کہ تم تھے تو نالائق مگر ہم نے تمہاری خطاؤں کو مٹا دیا تھا..... فرشتوں کے احسان سے اپنے بندوں کو بچا لیا اور اپنے غلاموں کی آبرو رکھ لی.....

(مواعظ حسنہ)

شیخ سعدیؒ کی عجیب چاہت

شیخ سعدی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ فرماتے ہیں کہ:

من نگویم کہ طاعتم بپذیر
قلم عفو بر گنہ ہم کش

''میں نہیں کہتا کہ میری عبادت کو آپ قبول فرمائیں بس یہ چاہتا ہوں کہ میرے گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیجئے..... میرے گناہوں کو محو فرما دیجئے..... گناہوں کی فائل غائب فرما دیجئے.....'' (ایضاً)

شانِ مغفرت پر ایک عجیب حدیث

23 آپ ﷺ فرماتے ہیں:

''یا من لا تضرہ الذنوب''

اے وہ ذات کہ ہمارے گناہوں سے جس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا.....

جو شخص سورج کی طرف تھوکتا ہے تو اس کا تھوک اس کے ہی منہ پر گرتا ہے..... اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی تو بڑی شان والا ہے اسکو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا..... گناہوں سے ہم کو ہی نقصان پہنچتا ہے.....

لہٰذا سرورِ عالم ﷺ اپنی امت کو سکھا رہے ہیں کہ یوں کہو یا

''من لا تضرہ الذنوب''

اے وہ ذات کہ ہمارے گناہوں سے جس کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا

''و لا تنقصہ المغفرۃ''

اور بندوں کو معاف کرنے سے اس کی مغفرت کچھ کم نہیں ہوتی..... اس کے خزانہ مغفرت میں کوئی کمی نہیں آتی

''فاغفرلی ما لا یضرک''

تو میرے ان گناہوں کو آپ معاف کر دیجئے جن سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا.....
ہم لوگ تو دوسروں کو معاف کرنے میں اس لئے دیر کرتے ہیں کہ ہم کو نقصان پہنچتا ہے یہ دلیل اس کے اندر پوشیدہ ہے.....

’’وھب لی ما لا ینقصک‘‘

جس چیز کے دینے سے آپ کے خزانہ میں کمی نہیں آتی وہ مغفرت کا خزانہ ہم کو دے دیجئے

24 ’’التائب حبیب اللہ‘‘ (احیاء العلوم)

توبہ کرنے والا اللہ تبارک وتعالیٰ کا دوست ہے.....

25 ایک حدیث میں آتا ہے کیوم ولدتہ امہ ’’توبہ کرنے کی وجہ سے بندہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا کہ اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے.....‘‘

26 ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ توبہ کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ بندے کے گناہوں کو بالکل مٹا دیتے ہیں..... یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کے گناہوں پر کوئی گواہی دینے والا نہیں ہوگا..... (روضۃ الطالبین)

باب نمبر 3

درسِ استغفار احادیث کی روشنی میں

1 ''عن ابی سلمة بن عبد الرحمن قال قال ابو هريرة رضی الله عنه قال سمعت النبی صلی الله عليه وسلم يقول والله انی لاستغفر الله و اتوب اليه فی اليوم اكثر من سبعين مرة'' (صحیح البخاری باب استغفار النبی ﷺ فی الیوم واللیلۃ)

''ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم میں روزانہ ستر مرتبہ سے بھی زیادہ توبہ استغفار کرتا ہوں.....

حضرت گنگوہیؒ کی تحقیق کہ حضور ﷺ کا استغفار کن امور سے تھا

حضرت گنگوہی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے کسی نے دریافت کیا کہ:

حضرت! حضور ﷺ کا مغفرت چاہنا کس بات سے تھا کہ آپ کی ذات مبارکہ تو معصوم تھی؟.....

حضرت گنگوہی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے فرمایا کہ:

بات یہ ہے کہ قرب کے درجات ہوتے ہیں جن کی حد نہیں ہے..... نہ نبوت کے درجات قرب ختم ہوتے ہیں نہ ولایت کے..... پس حضور ﷺ کا استغفار فرمانا کسی معصیت سے نہ تھا..... بلکہ آپ کو جو ترقی درجات قرب میں عطا ہوتی تھی تو ماسبق کے اعتبار سے استغفار فرماتے تھے..... یعنی قرب کا ماسبق کا درجہ مابعد کے درجہ سے کمتر معلوم ہوتا تھا..... اور خیال ہوتا تھا کہ اب تک کوئی چیز قرب کے اس درجہ عالی پر پہنچنے میں مانع تھی..... پس آپ اس چیز کو ذنب تعبیر فرما کر استغفار فرماتے تھے..... یہ حضرات مغزدین جانتے

تھے.... (روح کی بیماریاں اور ان کا علاج)

ستر (70) مرتبہ استغفار کرنے کا انعام

2 حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ:

ہم رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ ایک سفر میں تھے..... آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے حضور استغفار کرو تو ہم نے استغفار کیا..... آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ پورا ستر مرتبہ استغفار کرو تو ہم نے ستر مرتبہ استغفار کیا..... پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا بندہ مرد ہو یا عورت ایسا نہیں کہ وہ دن میں ستر مرتبہ استغفار کرے..... مگر یہ کہ اللہ اس کے سات سو گناہ معاف فرما دیتے ہیں..... اور نامراد ہو گیا وہ شخص مرد ہو یا عورت جس نے دن میں سات سو سے بھی زیادہ گناہ کر لئے.....

(تاریخ بغداد ج۶ ص۳۹۲ و اخرجہ البیہقی ص۶۵۲ و اخرجہ ابوداؤد فی السنن رقم الحدیث ۳۸۵۷)

استغفار ہر غم کا علاج ہے

3 حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

''مـن لزم الاستغفار جعل اللہ له من کل ضيق مخرجا و من کل هم فرجاً و رزقه من حيث لا يحتسب''

''یعنی جس شخص نے استغفار کو لازم پکڑ لیا تو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اس کے لئے ہر تنگی سے فراخی اور ہر غم سے چھٹکارے کی شکل پیدا فرما دیں گے..... اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عنایت فرمائیں گے جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہو گا..... (رواہ ابوداؤد)

دن میں ۱۰۰ مرتبہ استغفار کرنے کی ترغیب

4 حضرت حذیفہ بن یمان سے مروی ہے کہ:

میں نے نبی ﷺ سے اپنی بدزبانی کی شکایت کی..... تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے استغفار کو بھلا دیا ہے؟..... میں دن رات میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں..... (رواہ النسائی عمل الیوم واللیلۃ ،مسند احمد ۳۹۴/۵، ۳۹۶، وابن ماجہ ۳۸۱۷)

سمندر کے برابر گناہوں کی معافی کا نسخہ

5 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص استغفار کے یہ کلمات:

''استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیه''

کہے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دے گا..... اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں..... (انظر المستدرک ۵۱۱/۱، ۱۱۸/۲، مجمع الزوائد ۲۱۰/۱۰)

استغفار کرنے والا صاحب اصرار نہیں ہے

6 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وما اصر من استغفر، وإن عاد فی الیوم سبعین مرۃ''

''یعنی استغفار کرنے والا مومن بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک گناہ پر اصرار کرنے والا شمار نہیں ہوتا..... اگر چہ وہ دن میں ستر مرتبہ بھی گناہ کرلے.....'' (جیوں مذنوب)

جان بوجھ کر گناہ کر کے استغفار کرنا یہ شیطانی دھوکہ ہے

7 اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی.....

اے داؤد بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ تم رات کے وقت گناہ میں پڑ کر میرا مقابلہ کرتے ہو اور دن کو استغفار کر کے مجھے دھوکا دیتے ہو اور گناہ سے بالکل نہیں رکتے..... گویا تمہارا مقابلہ ایسے شخص سے ہے جو تمہارے مکر اور چالاکی سے واقف نہیں..... (اولیاء اللہ کے اخلاق صفحہ ۱۸)

تائب سے اللہ تعالیٰ کتنی محبت کرتے ہیں؟

میرے عزیزوں اللہ تبارک وتعالیٰ اس انسان سے بے انتہا محبت کرتے ہیں..... اس بات پر کلام اللہ اور احادیث شاہد ہیں..... قرآن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جگہ جگہ بندوں کو اپنا محبوب بنانے کے لئے توبہ کی ترغیب دی کیونکہ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے بندے کے دل میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے ایک وحشت سی پیدا ہو جاتی ہے..... اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت ومحبت گھٹتی چلی جاتی ہے..... اسی وجہ سے قرآن میں کثرت سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بندوں کو اپنا بنانے کے لئے توبہ کرنے کی ترغیب دی اسی لئے ایک جگہ ارشاد باری ہے:

''اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ''

''بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں.....''

مرشدی حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے کلام اللہ میں ''ان اللہ یحب التوابین''

مضارع سے نازل فرمایا اور مضارع میں دو زمانہ ہوتا ہے..... حال اور مستقبل..... تو ترجمہ یہ ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم اپنے بندوں کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں..... موجودہ حالت میں بھی اور اگر آئندہ بھی تم سے کوئی خطا ہو جائے گی تو ہم تمہاری توبہ قبول کر کے تمہیں معاف کر دیں گے..... اور صرف معاف ہی نہیں کریں گے محبوب بھی

بنالیں گے..... اور تمہیں اپنے دائرہ محبوبیت سے خارج نہیں ہونے دیں گے.....

اس آیت میں اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ اپنے بندوں کے حال اور مستقبل دونوں کے تحفظ کی ضمانت دے رہے ہیں کہ توبہ کی برکت سے ''حالا و استقبالا'' ہم تم سے پیار کریں گے..... ہم ایک دفعہ جس سے پیار کرتے ہیں ہمیشہ کے لئے پیار کرتے ہیں..... ہم بے وفاؤں سے پیار ہی نہیں کرتے کیونکہ ہمیں مستقبل کا بھی علم ہے کہ کون آئندہ ہم سے بے وفائی کرے گا اور کون باوفا رہے گا..... ہم پیار اسی کو کرتے ہیں جو ہمیشہ باوفا رہتا ہے..... یا اگر کبھی بوجہ بشریت کے اس کی وفاداری میں کوئی کمزوری بھی آئے گی اور اس سے کوئی خطا بھی ہو جائے گی تو وہ پھر توبہ کر کے باوفا ہو جائے گا.....

توبہ کرنے والا اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کے دائرہ محبوبیت سے خارج نہیں ہوتا..... اور یہ بات دنیا کی ہر محبت کے مشاہدات میں بھی موجود ہے جیسے بچہ ماں کی چھاتی پر پاخانہ پھیر دیتا ہے تو کیا ماں اس کو دھو کر پھر پیار نہیں کرتی؟..... اور کیا پھر وہ دوبارہ پاخانہ نہیں پھیرتا؟..... ماں کو یقین ہوتا ہے کہ یہ پھر پھیرے گا مگر وہ اپنی شفقت سے نہیں پھرتی..... حالانکہ یقین سے جانتی ہے کہ یہ ہنگتا رہے گا مگر محبت کی وجہ سے عزم رکھتی ہے کہ میں دھوتی رہوں گی..... تو کیا اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کی ماں کی محبت سے کم ہے..... ماؤں کو محبت کرنا تو انہوں نے ہی سکھایا ہے..... (مواہب ربانیہ)

قوت القلوب کے مؤلف ابو طالب مکی رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ مذکورہ بالا آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ جو لوگ شہوات سے ہٹ کر خدا کی طرف جاتے ہیں..... اور اس کی خاطر غلط باتوں سے پاک رہتے ہیں اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ ان کو محبوب رکھتا ہے..... (قوت القلوب)

ایک حدیث میں آتا ہے:

''اَلتَّائِبُ حَبِيْبُ اللهِ'' ''توبہ کرنے والا اللہ کا دوست ہے.....''

(کنز، ص...)

ایک اور حدیث میں آتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کو جوانی میں توبہ کرنے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے..... (خطبات اکابر ج ۳)

بندوں کی توبہ سے اللہ کتنا خوش ہوتے ہیں؟

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے جس وقت وہ توبہ کرتا ہے اس حالت سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں کہ تم میں سے کسی کی اونٹنی گم ہو جاوے اور وہ جنگل میں ہو اور اس اونٹنی پر اس کے کھانے پینے کا سامان ہو اور وہ مایوس ہو کر کسی درخت کے نیچے لیٹ جاوے کہ اس کی اونٹنی اس کے پاس آ گئی اور وہ خوشی سے کہہ پڑے:

''اللھم انت عبدی وانا ربک''

''اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب''

یعنی عقل اس وقت غلبہ مسرت سے مغلوب ہو گئی..... اس سے بھی زیادہ خوشی حق تعالیٰ کو ہوتی ہے جب بندہ نفس و شیطان کے چکر میں گناہوں میں پھنس کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے..... پھر وہ توبہ کر کے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور میں آ کھڑا ہوتا ہے.....

تو اللہ تبارک وتعالیٰ کو کتنی خوشی ہوتی ہے وہ اس حدیث کے مضمون سے اندازہ کیجئے اور یہ بھی ایک سمجھانے کا عنوان ہے ورنہ اس سے بھی کہیں زیادہ وہ خوش ہوتے ہیں..... قربان جایئے ایسے کریم اور رحیم مالک پر کہ اپنے غلاموں کے ساتھ اس قدر تعلق اور محبت رکھتے ہیں..... (معارف الحدیث)

گناہگار شیطان کی چال سے مایوس نہ ہوں

بندہ کے پیر و مرشد نے اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

بعض گناہگاروں کو شیطان بہکاتا ہے..... مایوس کرتا ہے کہ تم سے اللہ تبارک وتعالیٰ

کیسے محبت کرے گا کہ تم نے تو دھندہ بنا رکھا ہے گناہ کا اور دھندہ بھی کیسا جو کبھی مندا نہیں ہوتا..... تو کیسا بندہ ہے تو؟..... اس کا جواب سرور دو عالم ﷺ نے دیا کہ:

''ان اللہ یحب العبد المؤمن المفتن التواب''

''اللہ تبارک وتعالیٰ محبوب رکھتا ہے اور آئندہ بھی محبوب رکھے گا اس بندہ کو جو مومن ہے اور کیسا مومن ہے ''المفتن'' جس سے بار بار گناہ ہو جاتا ہے فتنہ گناہ میں بار بار مبتلا ہوتا ہے.....''

مگر ایک خوبی اس میں ایسی ہے جو سبب ہے اس کی محبوبیت کا اور وہ اس کی فائنل رپورٹ ہے..... وہ کیا ہے؟..... ''التواب'' وہ بہت زیادہ توبہ کرنے والا بھی ہے..... اللہ تبارک وتعالیٰ سے رو رو کر معافی مانگتا ہے..... گناہ کر کے خوش نہیں ہوتا پچھتا تا ہے کہ آہ میں نے کیوں اللہ تبارک وتعالیٰ کو ناراض کیا اس لئے نادم ہو کر دل کی گہرائی سے توبہ کرتا ہے..... اور توبہ کی چار شرطوں کے ساتھ توبہ کرتا ہے.....

توبہ سے محبوبیت کی ایک عجیب تمثیل

محبوبِ خدا گناہ سے فوراً بھاگ جاتا ہے، گناہ سے علیحدہ ہو کر فوراً توبہ کرتا ہے اگرچہ بار بار فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے لیکن توبہ صادقہ کی برکت سے یہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا محبوب ہے..... یہ بتاؤ اگر ماں کے سینہ پر چھوٹا بچہ پاخانہ پھیر دے تو کیا اماں اسے چاقو سے ذبح کر دیتی ہے یا نہلا دھلا کر پھر پیار کرتی ہے..... نیا کپڑا پہناتی ہے یا نہیں؟..... تو اللہ تبارک وتعالیٰ بھی ایسے بندوں کو تقوی کا نیا نیا لباس پہناتے رہتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں لباس کی کمی نہیں ہے..... ماں تو تھک سکتی ہے کہ اب میرے پاس چڈی نہیں ہے پمپر (Pamper) بھی نہیں ہے..... اب تجھے کیا پہناؤں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نہیں تھکتے..... تقوی کے بے شمار لباس ان کے پاس ہیں..... جب بندہ نے توبہ کی کہ اے اللہ مجھ سے

غلطی ہوگئی معاف کردیجئے..... اس حرام مزہ سے میں سخت نادم وشرمندہ ہوکر معافی چاہتا ہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ فوراً معاف فرمادیتے ہیں..... (امید مغفرت)

ندامت کے آنسوؤں کی کرامت

اللہ تبارک وتعالیٰ تواب ہیں، کثیر التوبہ ہیں اس لئے جو تائب بہت زیادہ روتے ہیں بہت زیادہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے معافی مانگتے ہیں..... ان کے یہ آنسو اللہ تبارک وتعالیٰ کے خزانے میں جمع ہوجاتے ہیں..... ایسا بندہ کبھی رائیگاں نہیں ہوگا ان شاء اللہ..... چاہے شیطان ونفس اس کو گناہوں کے جنگل میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے کتنے ہی دور لیجائیں..... لیکن وہ جو پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ سے رویا تھا کہ اے اللہ میری حفاظت کرنا..... گناہوں سے مجھے ضائع نہ ہونے دینا اس کے وہ سابقہ آنسو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں محفوظ تھے اللہ تبارک وتعالیٰ ندامت کے ان آنسوؤں کو رائیگاں نہیں کرتا..... پھر ان آنسوؤں کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت اپنے بندہ کو تلاش کرتی ہے کہ اے فرشتو میرا بندہ مجھ سے بہت دور ہوگیا..... تم جا کے پھر اسکے دل میں توفیق ڈالو کہ توبہ کر کے پھر میرے پاس آجائے.....

لہٰذا جو لوگ روتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھنا..... ہمیں ضائع نہ ہونے دینا خاتمہ ہمارا ایمان پر کرنا اور ہمارے گناہوں کو معاف کردیجئے..... ایسے رونے والے بندے ضائع نہیں ہوتے..... ان شاء اللہ ان کا خاتمہ خراب نہیں ہوگا جس کا خاتمہ خراب ہوتا ہے اس کو رونے کی توفیق نہیں ملتی! اسی لئے محدثین نے لکھا ہے کہ ابلیس کو کبھی بھی اپنے گناہ پر ندامت نہیں ہوئی..... (امید مغفرت ورحمت)

باب نمبر 4

توبہ کی اہمیت وحقیقت پر اقوال صوفیاء

ملفوظ نمبر 1 ابو القاسم القشیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی نے لکھا ہے:

جب مرید سلوک کا ارادہ کرے تو اسے ہر قسم کی لغزش سے توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے (اور یہ رجوع کرنا لازم کے درجہ میں ہے) (رسالہ قشیریہ)

اللہ والا بننے کے لئے پہلا قدم: توبہ

ملفوظ نمبر 2 توبہ کرنا اور اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی طرف رجوع کروانا مریدوں کا پہلا کام ہے پہلا قدم اور سالک کی راہ کا سرا ہے کسی آدمی کو اس سے مفر نہیں اس لئے کہ پیدائش سے موت تک گناہوں سے پاک رہنا فرشتوں کا کام ہے..... اور تمام عمر گناہوں میں غرق رہنا شیطان کا..... جب کہ نادم ہو کر توبہ کرنا اور معصیت کی راہ چھوڑ کر شاہراہ عبادت میں قدم دھرنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی اولاد کا کام ہے..... جس آدمی نے توبہ کر کے پچھلے گناہوں کی تلافی کر لی اس نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے اپنی نسبت درست کر لی..... اور جس نے مرتے دم تک گناہوں پر اصرار کیا اس نے شیطان سے اپنی نسبت مضبوط کر لی..... (کیمیائے سعادت)

توبہ تمام گناہوں پر واجب ہے

ملفوظ نمبر 3 امام مغری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ التوبۃ واجبۃ من کل ذنب توبہ واجب ہے تمام گناہوں سے.....

توبہ کو صبح وشام لازم کرلو

ملفوظ نمبر 4 حضرت طلق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بن حبیب فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حقوق کو کما حقہ پورا کرنا بندے کے لئے ممکن نہیں ہے اس لئے صبح وشام توبہ کرلیا کرو.....

عوام اور خواص کی توبہ

ملفوظ نمبر 5 حضرت ذوالنون مصری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ:

''عوام کی توبہ گناہوں سے ہوتی ہے اور خواص کی غفلت سے.....''

یعنی کہ عوام کی پرسش ظاہری اعمال کے متعلق ہوگی اور خواص کی پرسش حقیقت حال پر ہوگی کیونکہ جہاں عوام غفلت میں خوش ہوتے ہیں خواص کے لئے غفلت حجاب بن جاتی ہے.....

توبہ اللہ کی طرف سے ہے

ملفوظ نمبر 6 حضرت ابوحفص حداد رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ:

''لیس للعبد فی التوبة شی لان التوبة الیه لامنه''

''توبہ میں بندے کو کوئی دخل نہیں کیونکہ یہ حق تعالیٰ کا عطیہ ہے نہ کہ بندے کی طرف سے ہے.....

(قوت القلوب)

جھوٹے شخص کی توبہ

ملفوظ نمبر 7 ذوالنون رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں:

گناہ سے باز آئے بغیر توبہ کرنا کذاب لوگوں کی توبہ ہے..... نیز ذوالنون یہ بھی فرماتے ہیں کہ توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ زمین باوجود اپنی فراخی کے تمہارے لئے اس قدر تنگ معلوم ہو کہ تجھے قرار حاصل نہ ہو..... بلکہ تمہارا نفس بھی تمہارے لئے تنگ ہو جائے جیسا کہ اللہ

تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے.....

''وضاقت علیھم انفسھم وظنوا ان لا ملجاء من اللہ الا الیہ ثم تاب علیھم لیتوبوا''

''ان کے نفس بھی ان کے لئے تنگ ہو گئے..... اورانہیں یقین ہو گیا کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ سے بھاگ کر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ کے سوا کہیں اور پناہ نہیں مل سکتی..... پھر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی..... تا کہ وہ لوٹ آئیں.....''

توبہ کی 3 اقسام

ملفوظ نمبر **8** بندہ کے پیرومرشد نے لکھا ہے کہ توبہ کی تین اقسام ہیں:

1. توبہ کے مختلف درجات ہیں تائبین کے اختلاف مراتب سے..... پس عوام کی توبہ گناہ پر ندامت اور آئندہ کے لئے گناہ نہ کرنے کا ارادہ ہے..... اور حقوق عباد میں ان کا حق ادا کرنا ہے..... ممکن صورت میں اور عدم امکان کی صورت میں نیت ادائیگی ہے.....
2. اور خواص کی توبہ باطنی مکروہ اعمال اور عبادات کی کوتاہیوں (کہ کماحقہ نہ کرنے) اور کمال حضور اور کمال خشوع سے نہ ادا کرنے سے توبہ کرنا ہے.....
3. اور خواص الخواص کی توبہ درجات کی بلندی کے لئے ہے..... اور مقامات قرب میں ترقی کے لئے ہے..... اور یہ مقام صرف انبیاء علیہم السلام کا ہے.....

(روح کی بیماریاں اوران کا علاج)

حج سے افضل عمل

ملفوظ نمبر **9** ابوعبداللہ انطاکی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ فرماتے تھے.....

ایک گناہ کا ترک کرنا خواہ صغیرہ ہی کیوں نہ ہو ہزار حج اور ہزار جنگ اور ہزار غلام آزاد کرنے سے زیادہ رحمت کا امیدوار بناتا ہے.....

گناہ چھوڑنا کثیر نوافل سے افضل ہے

ملفوظ نمبر 10 ایک روایت میں ہے کہ:

ایک جھوٹ یا وعدہ خلافی یا بری نظر کا چھوڑنا ان کثیر نوافل کی نسبت جن کے ساتھ جھوٹ..... بری نظر یا وعدہ خلافی بھی ہو رحمت و مغفرت کا زیادہ امیدوار بناتا ہے.....

حضرت داؤدؑ کی ندامت

ملفوظ نمبر 11 ثابت البنانی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالىٰ فرماتے تھے کہ

حضرت داؤد عَلَیْهِ السَّلَام خطا کے بعد کبھی پینے والی شئ (پانی وغیرہ) آنسوؤں کی آمیزش کے بغیر نہیں پیتے تھے..... (ایضاً)

توبہ کرنا خدا کی معافی کی دلیل ہے

ملفوظ نمبر 12 ایک شخص نے حضرت رابعہ سے کہا:

میں نے بہت گناہ اور معاصی کیے ہیں اب اگر توبہ کروں تو کیا اللہ مجھے معاف کردے گا؟..... فرمایا کہ اصل معاملہ یوں نہیں..... اصل بات یہ ہے کہ خدا تجھے معاف کردے گا تب ہی تو توبہ کرے گا.....

گناہ کرتے ہوئے استغفار کرنا یہ جھوٹی توبہ ہے

ملفوظ نمبر 13 کسی صوفی کا قول ہے کہ جھوٹوں کی توبہ اس کی زبان کی نوک پر ہوتی ہے..... ان کی مراد استغفر اللہ کہنے سے ہے (یعنی وہ زبان سے توبہ یا استغفار کہتے رہتے ہیں مگر دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا، اس لئے گناہ بھی نہیں چھوڑتے.....)

توبہ کیا ہے؟

کسی نے ابو حفص رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ سے توبہ کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا:

''توبہ میں بندہ کا کچھ دخل نہیں کیونکہ توبہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہے نہ کہ بندہ کی طرف.....''

صدیق کی مناجات سے افضل عمل

ملفوظ نمبر 14 حضرت عبدالقدوس گنگوہی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ فرماتے ہیں کہ:

''دین المذنبین احب الی اللہ من صناجات الصدیقین''

'' گناہگاروں کی آہ زاری اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ کو زیادہ محبوب ہے بہ نسبت صدیقین کے مناجات کے.....''

یہاں ہر صدیق گنہگار ہے اور ہر گنہگار صدیق ہے..... فرشتہ اگرچہ آسمان پر رہتا ہے لیکن اس گریہ اوزاری سے بے بہرہ ہے..... اس لئے اس سے حق تعالیٰ کو کیا کام اور اسے حق تعالیٰ کی کیا خبر یہ درد کا معاملہ ہے.....

درد خواہ و درد خواہ و درد خواہ

گر تو ہستی اہل درد و مرد راہ

اگر تو اہل درد اور مرد راہ ہے تو درد طلب کر، درد طلب کر درد طلب کر.....

(مکتوبات قدوسیہ)

صداقت سے توبہ کرنے کا صلہ

ملفوظ نمبر 15 ابو طالب مکی نے لکھا ہے کہ بعض علماء فرماتے ہیں:

''جس نے صداقت کے ساتھ شہوت ترک کی اور اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ کی خاطر نفس سے

سات بار مجاہدہ کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اسے دوبارہ اس میں مبتلا نہیں کرتا۔

تیرے سوا کون رحم کرنے والا ہے

الهی عبدک العاصی اتاک مقرأ بالذنوب فقد دعاک

و إن تغفر فأنت لذاک أهل وإن تطرد فمن يرحم سواک

1 اے میرے معبود! تیرا گنہگار بندہ تیرے دربار میں حاضر ہے..... گناہوں کا اقرار کرتا ہوا معافی کا طلبگار ہے.....

2 اگر تو معاف کر دے تو واقعی تو اسی کا اہل ہے اور اگر تو دھتکار دے تو تیرے سوا کون رحم کرنے والا ہے؟.....

ترغیب توبہ پر چند اشعار کا ترجمہ

ملفوظ نمبر 16 1 تو گناہوں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانیوں کے ساتھ خوش ہوتا ہے..... اور وہ دن تو نے بھلا دیا ہے جس دن تجھے پیشانی کے بالوں سے پکڑا جائے گا.....

2 اور تو بڑی بے پرواہی کے ساتھ جان بوجھ کر گناہ کرتا ہے..... حالانکہ رب العزت تجھے دیکھ رہا ہے.....

اے نفس! تو اپنے معاملہ میں خوب غور و فکر کر..... اور دیکھ کہ تو راہ ہدایت سے بھٹک گیا ہے..... اس لئے ٹھہر جا اور سیدھی راہ معلوم کر لے.....

اے بد بخت! میرے خیال میں تیری بد بختی دور نہیں ہوگی..... اے نفس! تو خواہش کی اتباع کر رہا ہے..... اور خواہشات کی اتباع مفید نہیں بلکہ نقصان دہ ہے.....

اے میرے نفس! جب صبح ہوتی ہے تو تو دن کو اپنی خواہشات کی طلب میں لگا رہتا ہے..... اور جب شام ہوتی ہے تو خواب غفلت کے بستر پر دراز ہو جاتا ہے..... کہاں تو اور کہاں وہ لوگ جنہوں نے آخرت کو اپنا نصب العین بنالیا.....

([illegible] ابن جوزی [illegible] الذنوب)

ہر خیر کی چابی

ملفوظ نمبر **17** امام سہروردی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی امام غزالی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کے ساتھ اس بات میں متفق ہیں کہ توبہ ہر مقام کی اصل اور ہر حال کا سہارا اور ہر خیر کی چابی ہے اور یہ مقامات طریقت میں سے سب سے پہلا مقام ہے..... اور یہ عمارت کیلئے زمین کے قائم مقام ہے.....

ابو یعقوب سوسی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

''مقامات طریقت میں پہلا مقام توبہ ہے.....''

مایوس مت ہو جاؤ

ملفوظ نمبر **18** حضرت سری سقطی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی جو بڑے درجے کے اولیاء اللہ میں سے ہیں..... حضرت جنید بغدادی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کے شیخ ہیں..... وہ فرماتے ہیں کہ:

جب تک تمہیں گناہوں سے ڈر لگتا ہو..... اور گناہ کر کے دل میں ندامت پیدا ہوتی ہو..... اس وقت تک مایوسی کا کوئی جواز نہیں..... ہاں یہ بات بڑی خطرناک ہے کہ دل سے گناہ کا ڈر مٹ جائے اور گناہ کرنے کے بعد دل میں کوئی ندامت پیدا نہ ہو اور انسان گناہ پر سینہ زوری کرنے لگے..... اور اس گناہ کو جائز کرنے کے لئے تاویلیں کرنا شروع کر دے..... البتہ جب تک دل میں ندامت پیدا ہوتی ہو اس وقت تک مایوسی کا کوئی راستہ نہیں..... ہمارے حضرت یہ شعر پڑھا کرتے تھے کہ

سوئے نو امیدی مرو کہ امیدھا ست
سوئے تاریکی مرو کہ خورشیدھا ست

''یعنی ناامیدی کی طرف مت جاؤ، کیونکہ امید کے راستے بے شمار ہیں..... تاریکی کی طرف مت جاؤ کیونکہ سورج موجود ہیں..... لہٰذا توبہ کرلو تو گناہ سب ختم ہو جائیں گے.....''

شیطان مایوسی پیدا کرتا ہے

ملفوظ نمبر 19 اور جب تک اللہ تبارک وتعالیٰ نے توبہ کا دروازہ کھولا ہوا ہے تو پھر مایوسی کیسی؟ یہ جو بعض اوقات ہمارے دل میں خیال آتا ہے کہ ہم تو بڑے مردود ہو گئے ہیں..... ہم سے عمل وغیرہ ہوتے نہیں ہیں..... گناہوں میں مبتلا ہیں..... اس خیال کے بعد مایوسی دل میں پیدا ہو جاتی ہے..... یاد رکھو یہ مایوسی پیدا کرنا بھی شیطان کا حربہ ہے..... اس لئے کہ شیطان دل میں مایوسی پیدا کر کے انسان کو بے عمل بنانا چاہتا ہے..... ارے تم یہ دیکھو کہ جس بندہ کا مالک استار رحمٰن اور رحیم ہے کہ اس نے مرتے دم تک توبہ کا دروازہ کھول دیا ہے..... اور یہ اعلان کر دیا ہے کہ جو بندہ توبہ کر لے گا..... اس کے گناہ نامہ اعمال سے بھی مٹا دیں گے۔ کیا وہ بندہ پھر بھی مایوس ہو جائے؟ اس کو مایوس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں..... بس اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر استغفار کرے..... اور توبہ کرے..... سب گناہ معاف ہو جائیں گے.....

ایسی تیسی میرے گناہوں کی

ملفوظ نمبر 20 توبہ کے ذریعے ایک منٹ میں سب گناہ اڑ جاتے ہیں..... چاہے بڑے سے بڑے گناہ کیوں نہ ہوں..... حضرت بابا نجم صاحب قدس اللہ سرہ، بڑے اچھے شاعر بھی تھے..... ان کے اشعار ہم جیسے لوگوں کے لئے بڑی تسلی کے شعر ہوتے تھے..... ان کا ایک شعر ہے.....

دولتیں مل گئیں ہیں آہوں کی
ایسی تیسی میرے گناہوں کی

یعنی جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے آہوں کی دولت عطا فرما دی کہ دل ندامت سے سلگ رہا ہے..... اور انسان اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور حاضر ہے..... اور اپنے گناہوں کی معافی

مانگ رہا ہے..... اور ندامت کا اظہار کر رہا ہے تو پھر یہ گناہ ہمارا کیا بگاڑ لیں گے؟ لہٰذا جب توبہ کا راستہ کھلا ہوا ہے تو اب مایوسی کا یہاں گزر نہیں..... (اصلاحی خطبات)

توبہ اور شیطانی وسوسہ

ملفوظ نمبر 21 امر واقعہ یہ ہے کہ شیطان انسان کا ازلی وابدی دشمن ہے..... مقابلہ میں سامنے سے وار کرنے کی بجائے چکر اور چکمہ دے کر مختلف طریقوں سے حملہ آور ہوتا ہے.....

اس کی انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ انسان کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دے.....

لہٰذا: کبھی تو اسے نیکی کے کاموں سے محروم کرتا ہے اور دوسری چیزوں میں الجھا دیتا ہے.....

کبھی انسان کو چھوٹے چھوٹے گناہوں میں ملوث کرتا ہے اور پھر اس چکر میں رکھتا ہے کہ ایسے چھوٹے چھوٹے گناہوں سے توبہ کی کیا ضرورت ہے؟

کبھی کہتا ہے کہ توبہ کرنے کے لئے ابھی زندگی رکھی ہے، بعد میں توبہ کر لینا.....

کبھی اس معنی میں وسوسہ اندازی کرتا ہے کہ اگر آج توبہ کر لی اور کل پھر گناہ ہو گیا تو ایسی توبہ کا کیا فائدہ؟.....

اور جب گناہ بہت زیادہ ہو جاتے ہیں تو انسان کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے مایوسی کی طرف لے جانے کی کوشش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تمہارے تو گناہ بہت زیادہ ہیں..... آخر اتنے سارے گناہ کیسے معاف ہوں گے؟.....

اور کبھی ظاہری اور غیر ضروری مجبوریوں کا حوالہ دے کر انسان کو توبہ سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے.....

توبہ واجب ہے

ملفوظ نمبر 22 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ:

گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے لیکن گناہ سے بچنا واجب تر ہے..... جوان آدمی کا گناہ کرنا

بھی اگر چہ برا ہے لیکن بوڑھے آدمی کا گناہ کرنا تو بہت ہی برا ہے..... بد بخت ہے وہ شخص جو خود تو مر جائے لیکن اس کا گناہ نہ مرے (یعنی کوئی بری بات جاری کر جائے).....

توبہ کے چار ستون

ملفوظ نمبر 23 حضرت خواجہ حسن بصری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے فرمایا ہے کہ

توبہ کے چار ستون ہیں:

1 زبان سے معافی کا طالب ہونا.....

2 دل سے پشیمان ہونا.....

3 یہ نیت رکھنا کہ آئندہ ایسا گناہ نہیں کروں گا اور یہ بھی فرمایا کہ توبۃ النصوح سچی توبہ یہ ہے کہ توبہ کرے..... اور جس گناہ سے توبہ کی ہے اسکی طرف پھر نہ لوٹے.....

بدترین شخص کون

ملفوظ نمبر 24 حضرت شفیق بلخی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کا ارشاد ہے کہ:

بدترین شخص وہ ہے جو توبہ کی امید پر گناہ کرے اور زندگی کی امید پر توبہ نہ کرے..... آپ ہی کا قول ہے کہ ایک بوڑھے نے کہا کہ توبہ کرتا ہوں مگر دیر سے آیا ہوں..... فرمایا موت سے پہلے آجانا دیر نہیں ہے.....

اللہ کی معرفت کا پہلا مقام

ملفوظ نمبر 25 حضرت سید علی ہجویری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کا قول ہے کہ

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی پہچان انسان کے لئے بڑی مشکل ہے اس کی راہ پر چلنے والوں کا پہلا مقام توبہ ہے..... مزید فرمایا کہ ارادہ گناہ اور اسباب گناہ ہونے کے باوجود اگر گناہ سے پرہیز کیا جائے تو یہ بہت بڑی بات ہے.....

تائب کون ہے؟

ملفوظ نمبر 26 حضرت یحیٰ بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے دریافت کیا گیا کہ تائب کون ہے؟..... آپ نے فرمایا کہ:

جو شخص جوانی میں توبہ کرے پھر اس پر یہاں تک قائم رہے کہ اسے موت آ جائے..... بوڑھوں کی توبہ توبہ نہیں کیونکہ ان کے نفسانی جذبات ٹھنڈے ہو چکے ہوتے ہیں..... مگر بڑھاپے میں بھی جو کوئی توبہ کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ قبول کر لیتا ہے.....

توبہ چھ قسم کی ہے

ملفوظ نمبر 27 حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا قول ہے کہ توبہ چھ قسم کی ہے:

1. قلب وزبان کی توبہ
2. نظر کی توبہ
3. کان کی توبہ
4. ہاتھ کی توبہ
5. پاؤں کی توبہ
6. نفس کی توبہ

(اسرار الاولیاء)

حضرت تھانوی ؒ کا قول

ملفوظ نمبر (30) فرمایا کہ اگر ساری زمین گناہوں سے بھر جاوے تو توبہ سب کو مٹا دیتی ہے..... دیکھے بارود ذرا سی ہوتی ہے مگر بڑے بڑے پہاڑوں کو اُڑا دیتی ہے.....

توبہ کی مثال مرہم کی سی ہے

ملفوظ نمبر 27 یاد رکھو کہ توبہ کی مثال مرہم کی سی ہے اور گناہ کی مثال آگ کی سی ہے مرہم تو اس لئے ہے کہ کبھی غلطی سے جل جائے تو مرہم لگا دیا جائے اس لئے نہیں ہے کہ مرہم کے بھروسہ پر آگ میں گھس جائے..... جس شخص کے پاس نمک سلیمانی یا چورن ہے

اس کو یہ سب مناسب ہے کہ جان جان کر بہت سا کھایا کرے چورن تو اس واسطے ہے کہ اگر کبھی غلطی سے بہت کھا جائے تو اوپر سے نمک سلیمانی یا چورن کھا لیا جائے جس سے ہضم ہو جاوے گا..... اور جو اس بھروسہ پر جان جان کر بہت سا کھانے لگے تو ایک دن جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا..... (تسہیل مواعظ ص ۱۳۰)

جو توبہ کے بھروسہ جان بوجھ کر گناہ کرے تعجب نہیں کہ وہ ایمان بھی کھو بیٹھے

ملفوظ نمبر 28 اس طرح جو شخص توبہ کے بھروسے پر گناہ کرتا رہے گا کچھ تعجب نہیں کہ ایک دن ایمان کھو بیٹھے غرض کہ توبہ کے بھروسہ پر گناہ کرنا بڑی بیوقوفی ہے.....

اگر آئندہ گناہ ہو جانے کا اندیشہ بھی ہو تب بھی

توبہ کرنی نہ چھوڑو اور اس کی نہایت عمدہ مثال

توبہ کے ٹوٹنے کے ڈر سے توبہ نہ چھوڑو

ملفوظ نمبر 29 اگر یہ ڈر ہو کہ توبہ ٹوٹ جائیگی اور گناہوں سے نہ رک سکیں گے تو ہمت نہ ہارو کیونکہ اگر توبہ ٹوٹ بھی گئی تو پھر کر لینا دیکھو اگر ایک کپڑا پھٹ جاتا ہے تو اس کو پھٹا ہوا نہیں چھوڑتے..... بلکہ اسی وقت سی لیتے ہیں اور اس کا کچھ بھی خیال نہیں کیا جاتا کہ یہ سینے کے بعد پھر پھٹ جائے گا..... پھر پھٹے تو پھر سی لینا بس یہی حالت توبہ کی ہے کہ صرف توبہ ٹوٹ جانے کے ڈر سے توبہ کو نہیں چھوڑنا چاہئے بلکہ اگر ٹوٹ بھی جائے تو پھر توبہ کر لے ابھی توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا..... بلکہ اگر دن میں سو بار بھی توبہ ٹوٹ جاوے تو ناامید مت ہو..... (ایضاً)

توبہ کے بھروسہ پر گناہ کرنا سخت غلطی ہے مع ایک مثال کے

ملفوظ نمبر 30 بعضے توبہ کے بھروسے گناہ کرتے ہیں اور یہ سخت غلطی ہے کیونکہ گناہ کی جب عادت ہوجاتی ہے تو پھر توبہ بھی مشکل ہوجاتی ہے..... کیونکہ گناہ سے جس کی ابھی لذت نہیں رچی توبہ کرنا آسان ہے اور عادت والے گناہ سے توبہ بہت مشکل ہے..... علاوہ اس کے جب چھوٹے گناہوں سے اجتناب نہیں کیا جاتا ہے تو طبیعت بیباک ہوجاتی ہے اور دل کھل جاتا ہے پھر رفتہ رفتہ کبیرہ بھی ہونے لگتے ہیں..... جیسے صاف کپڑے کو بارش میں کیچڑ وغیرہ سے بچایا جاتا ہے اور جب بہت چھینٹیں پڑ جاتی ہیں تو پھر دامن کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے اور وہ کپڑا بالکل خراب ہوجاتا ہے..... ایسا ہی گناہ کا معاملہ ہے کہ جس گناہ کی طبیعت عادی ہوجاتی ہے وہ پرانا ہوجاتا ہے اور چھوٹتا نہیں..... (حکیم الامت کے جواہر پارے)

حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ کا قول

ملفوظ نمبر 31 عام طور سے لوگوں کے ذہن میں توبہ کا مفہوم یہ ہے کہ صرف زبان سے

''استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیه''

کا ورد کرلیں..... حالانکہ یہ بڑی سخت غلط فہمی ہے..... توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ انسان کو اپنے پیچھے گناہوں پر حسرت وندامت ہو..... اور بالفعل ان کو چھوڑ دیا جائے اور آئندہ کے لئے ان سے بچنے کا مکمل عزم ہو..... (مجالس مفتی اعظم)

شیطان کا حکم الٰہی پورا نہ کرنے کی وجہ

ملفوظ نمبر 32 اگر شیطان بھی توبہ کر لیتا تو اس کا بھی کام بن جاتا..... حکیم الامت فرماتے ہیں کہ:

''شیطان میں تین عین تھے ..... ایک عین نہ تھا..... عابد کا عین اس میں تھا اور عارف کا

عین بھی تھا اور عالم کا عین بھی تھا..... عالم اتنا بڑا کہ تمام نبیوں کی شریعتوں کے جزئیات اس کو یاد ہیں..... کلیات کے ساتھ ساتھ..... اور عابد اتنا بڑا کہ کوئی زمین اس کے سجدہ سے خالی نہیں رہی..... اور عارف اتنا کہ اُخرج فانک رجیم (دفع ہو جا یہاں سے حقیقت میں تو مردود ہے) کے موقع پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے عین غضب کی حالت میں دعا مانگ رہا ہے..... کیونکہ جانتا تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تاثر اور انفعال سے پاک ہیں مغلوب الغضب نہیں ہوتے..... اس وقت بھی میری دعا قبول کرنے پر قادر ہیں..... اتنی معرفت تھی..... لیکن عاشق کا عین نہیں تھا..... اس کے پاس..... اگر عاشق کا عین ہوتا تو پھر یہ مردود نہ ہوتا..... اگر یہ عاشق ہوتا تو مقابلہ نہ کرتا بلکہ محبوب حقیقی کی ناراضگی سے بے چین ہو کر سجدہ میں گر پڑتا..... اور وہی کہتا جو آدم علیہ السلام نے کہا تھا یعنی ربنا ظلمنا انفسنا ..... اگر یہ ایسا کر لیتا تو اس کی بھی معافی ہو جاتی.....'' (فضائل توبہ)

گناہوں پر ندامت نہ ہونا مردودیت کی علامت ہے

ملفوظ نمبر 33 ارشاد فرمایا کہ حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

جس شخص کو اپنے گناہوں پر پریشانی اور ندامت نہ ہو تو سمجھ لو یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے عذاب میں مبتلا ہے جیسا کہ ابلیس کو آج تک شرمندگی نہیں ہے..... بتاؤ بھائی ابلیس کو ندامت ہے؟..... اس ظالم کو ندامت کہاں! یہی علامت مردودیت ہے لہٰذا گناہوں پر پریشانی کا ہونا یہ اچھی علامت ہے.....

گناہوں پر ندامت علامت قبولیت ہے

ملفوظ نمبر 34 بزرگوں نے فرمایا کہ:

جس انسان کے پیٹ میں زہر چلا جائے اور اس کو قے ہو جائے تو سمجھ لو اچھا ہو جائے گا..... اسی طرح [illegible] میں پریشانی ہو جائے اور رونے لگے تو سمجھو اس نے [illegible]

دی..... دو رکعات توبہ پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے رونے لگے یہ علامت ہے کہ گناہ اس کو راس نہیں آیا یہ علامت اس کے عند اللہ مقبول ہونے کی ہے..... (فضائل توبہ)

رحمت الٰہی کا غیر محدود سمندر

ملفوظ نمبر 35 حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ:

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پرانے خلیفہ حضرت ڈاکٹر عبد الحی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ کراچی کے ایک کروڑ یعنی سولاکھ انسانوں کا پیشاب پاخانہ سمندر میں جاتا ہے ایک موج آتی ہے..... اور سب پیشاب پاخانہ کو پاک کر دیتی ہے..... سمندر ایک مخلوق ہے اور اس کی ایک موج میں یہ طاقت اللہ تبارک وتعالیٰ نے دی ہے کہ لاکھوں انسانوں کے پیشاب پاخانہ کو پاک کر دیتی ہے اور وہاں کوئی امام نہا کر نماز پڑھاوے تو اس کی نماز صحیح ہوتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کے غیر محدود سمندر کی ایک موج ہمارے گناہوں کو کیسے پاک نہ کر دے گی.....

اللہ کے سامنے ہمارے گناہوں کی کیا حیثیت ہے

ملفوظ نمبر 36 بعض لوگ کہتے ہیں کہ ارے ہم تو بڑے گنہگار ہیں ہماری دعا اللہ تبارک وتعالیٰ کیسے قبول کریگا..... بار بار ہماری توبہ ٹوٹ جاتی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ ہم کو کیسے بخشے گا..... بظاہر تو یہ بڑی تواضع معلوم ہوتی ہے کہ بھائی اس کو تو بڑا اپنی نالائقی کا احساس ہے..... لیکن حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب فرماتے ہیں کہ:

صورتاً یہ شخص متواضع ہے مگر حقیقتاً انتہائی متکبر ہے کہ اپنے گناہوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے عظیم سمجھتا ہے اپنے گناہوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت وعظمت اور وسعت شان سے زیادہ عظمت دے رہا ہے.....

اور اس پر حضرت نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ:

''ایک بیل پر ایک مچھر بیٹھ گیا جب اڑنے لگا تو کہا کہ بیل رے بیل مجھے معاف کر دینا کہ میں تیرے سینگ پر بے اجازت بیٹھ گیا تھا..... اس بیل نے کہا کہ مجھے نہ تیرے بیٹھنے کی خبر نہ تیرے جانے کی خبر..... اگر تو نہ بولتا تو مجھے پتہ بھی نہ چلتا کہ تو کب بیٹھا اور کب گیا..... تو فرمایا کہ ہمارے معاصی کے سمندر حق تعالیٰ کی رحمت کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے..... (فضائل توبہ)
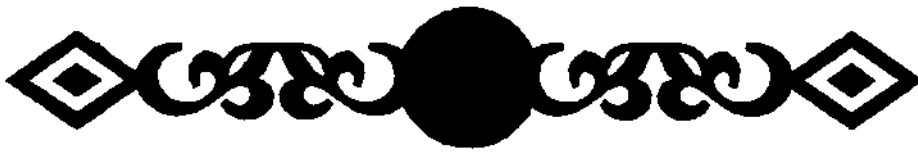
باب نمبر 5

استغفار کی اہمیت وحقیقت پر اقوالِ صوفیاء

ہمارا استغفار لائق استغفار ہے

1 رابعہ بصریہ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ سے منقول ہے کہ ہمارا استغفار اس لائق ہے کہ اس پر بکثرت استغفار کیا جائے (معصیت راخندہ مے آید بر استغفار ما) یعنی جب زبان سے توبہ استغفار کرے اور نیت دوبارہ گناہ کرنے کی ہو تو اس کی توبہ کذاب لوگوں والی ہے..... اسے توبہ نہیں کہتے توبہ تو یہ ہے کہ زبان سے استغفار کرے اور دل میں عزم ہو کہ آئندہ یہ گناہ نہیں کروں گا ایسی توبہ کرنے پر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ اس کا گناہ معاف فرما دیتے ہیں..... خواہ کتنا ہی بڑا ہو اس لئے کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ اپنے بندوں پر بہت ہی مہربان اور درگذر کرنے والے ہیں..... (تنبیہ الغافلین)

سیاہ وسفید اعمالنامہ

2 حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ فرماتے ہیں کہ:

انسانوں کے اعمال (آسمانوں پر) اٹھالئے جاتے ہیں..... جب ایسا کوئی اعمالنامہ اٹھایا جاتا ہے جس میں استغفار بھی شامل ہو تو وہ سفید شکل میں اٹھتا ہے..... اور جب وہ اعمالنامہ اٹھایا جاتا ہے جس میں استغفار موجود نہیں ہوتا تو وہ سیاہ شکل میں اٹھتا ہے..... (عشق مجازی کی تباہ کاریاں)

استغفار کا ایک عظیم فائدہ اور ایک مجرب وظیفہ

3 ابن تیمیہ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ نے فرمایا کہ:

جب کبھی میرا دل کسی مسئلہ، کسی حالت یا کسی معاملہ میں رک جاتا ہے اور اس کے حل کی کوئی شکل دکھائی نہیں دیتی تو میں کم و بیش ایک ہزار مرتبہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں تو مجھے اس امر میں شرح صدر ہو جاتا ہے.....

اور یہ حالت مجھے کبھی بازار، مسجد اور کبھی مدرسہ میں درپیش ہو جاتی ہے..... اور جہاں کہیں بھی یہ حالت درپیش ہوئی تو مجھے ذکر اللہ اور استغفار سے کوئی رکاوٹ نہیں ہوئی یہاں تک کہ میں نے اپنا مطلوب پالیا..... (ابن تیمیہ بطل الاصلاح الدینی ۷۱)

یعنی کسی بھی دینی یا دنیاوی مشکل کے وقت ایک ہزار مرتبہ استغفر اللہ، استغفر اللہ پڑھ لیا جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسکی برکت سے اس مشکل کو اپنے فضل سے حل کر دیتے ہیں.....

باب نمبر 5

توبہ پر اہل اللہ کے واقعات

ایک نوجوان کی توبہ کا واقعہ

1 ایمن عام نوجوانوں کی طرح لا ابالی تھا اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس کا تعلق بالکل منقطع تھا..... اول تو وہ نماز کے قریب نہ جاتا تھا اگر کبھی بڑا معرکہ مارتا تو جمعہ یا عید کی نماز پڑھ لیتا اسے اپنی جوانی پر بڑا ناز تھا..... لیکن پراگندہ ذہنی کا شکار تھا..... تاہم اپنے دوستوں کے ساتھ مگن رہتا..... آخرت کو بھول چکا تھا..... اور ہر وقت گانے سنتا اور گاتا رہتا. میں نے اسے بہت نصیحت کی لیکن اس کا ایک ہی جواب ہوتا..... اللہ غفور ورحیم ہے.....

میں اس کے بارے میں بڑا متفکر تھا کیونکہ وہ میرا بچپن کا دوست اور عمر بھر کا راز داں تھا..... میری کوشش تھی کہ وہ راہ راست پر آ جائے..... اور اللہ تبارک وتعالیٰ اسے ہدایت نصیب کردے..... میں نے اس سلسلے میں بہت غور وفکر کیا آخر کار مجھے ایک حل مل گیا..... شاید اس سے ہی اس کو سمجھ آ جائے..... اور وہ اپنی زندگی تبدیل کر لے.....

میں بازار پہنچا..... وہاں سے کیلیو لیٹر اور قلم کاغذ خرید کر اس کے گھر پہنچ گیا میں نے بیل دی..... اندر سے کوئی آواز آئی: کون؟..... میں نے جواب دیا طیب..... اس نے مجھے خوش آمدید کہا: اور وہ مجھے اندر لے گیا..... اسے میری آمد پر بڑی مسرت ہوئی..... کیونکہ وہ میرا زندگی بھر کا دوست تھا..... حال احوال پوچھنے اور رسمی گفتگو کے بعد میں نے کہا: ایمن! آج میں آپ کے ساتھ ایک اہم موضوع پر تفصیل سے بات چیت کرنا چاہتا ہوں..... اس نے مجھے فوراً ٹوکا اور کہا: میں جانتا ہوں کہ کیا بات ہے؟..... وہی نماز، روزہ اور ویڈیو جرائم وغیرہ.....

ایمن کیا آپ اللہ تبارک وتعالیٰ سے نہیں ڈرتے؟.....

میرا رب غفور رحیم ہے..... وہ ضرور معاف کرے گا.....

ہاں ایمن! لیکن تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ وہ شدید العقاب بھی ہے..... میں نے قلم کاغذ اس کے ہاتھ میں تھما دیئے اور خود کیلکولیٹر پکڑ لیا اور اس سے پوچھا ایمن! آپ کی عمر کتنی ہے؟.....

پچیس (۲۵) سال.....

۱۲×۲۵ ماہ = ۳۰۰ ماہ

۳۰۰ ماہ × ۳۰ دن = ۹۰۰۰ دن

ایمن! اگر آپ دن میں صرف ایک غلطی کریں تو پچیس سال کی عمر میں ۹۰۰۰ گناہ بنتے ہیں..... ایمن! اگر تم نو ہزار گناہ لے کر تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے کیسے پیش ہو گے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے کیا عذر پیش کرو گے؟.....

ایمن! اگر دن میں دو گناہ شمار کریں تو (18) اٹھارہ ہزار گناہ بنتے ہیں..... اور اگر دن میں تین غلطیاں ہوں تو پچیس سال کی عمر میں (36) چھتیس ہزار غلطیاں بنتی ہیں..... جب کہ تم سینکڑوں غلطیاں اور جرائم روزانہ کرتے ہو..... ویڈیو فلمیں، گانے، جھوٹ، دھوکہ، شراب زنا وغیرہ وغیرہ..... اپنے کمزور کندھوں پر اتنے جرائم کا بوجھ اٹھا کر بارگاہ الٰہی میں کس منہ سے جاؤ گے؟..... اور اگر آپ کو مزید عمر مل جائے آپ کی عمر تیس سال، چالیس سال یا پچاس سال ہو تو کتنے گناہ ہو جائیں گے..... اتنے گناہوں کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاس کیسے جاؤ گے؟ ایمن بھائی! یاد رکھئے آپ کا ہر قول اور فعل نامہ اعمال میں لکھا جا رہا ہے..... اس کا حساب لیا جائے گا..... اور اسے آپ خود پڑھیں گے.....

"کتاب کھول کر رکھ دی جائے گی تو تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ جو اس میں لکھا ہوگا اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے کہ ہائے شامت یہ کیسی کتاب ہے اس نے کوئی چھوٹی

بڑی چیز نہیں چھوڑی ہر چیز کو لکھ رکھا ہے..... اور وہ سارے اعمال کو حاضر پائیں گے.....
تمہارا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرتا.....''

میں اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھا..... اور ایمن کا پسینہ چھوٹ رہا تھا..... اور وہ خوف خدا سے لرز رہا تھا..... اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا..... موتیوں کی طرح اس کے رخساروں پر آنسو بہہ رہے تھے..... ان آنسوؤں کے طوفان میں بلا کی شدت تھی اور وہ چھوٹے بچوں کی طرح ہچکیاں بھر کر رو رہا تھا..... میں ان لمحات میں قلم کاغذ لے کر ان پر مذکورہ بالا حساب لکھ دیا..... جب اس کے کچھ آنسو تھمے تو میں نے یہ اوراق اس کے ہاتھ میں دے دیئے..... اور کہا ایمن! خیال کرو اگر یہی اوراق تیرا نامہ اعمال ہوں اور تجھے کہا جائے کہ اللہ کے حضور پڑھ تو کیسے پڑھے گا؟.....

اس نے اپنا مفروضی حساب لیا اور پڑھنا شروع کر دیا اور پھر رو پڑا اور اپنے گرم اشکوں سے اوراق بھگو دیئے میں نے موقعہ مناسب سمجھتے ہوئے کہا:

ایمن! آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اگر آپ گناہوں پر نادم ہو کر توبہ کر لیں اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کر لیں..... تو اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف کر دیں گے..... اور تمام نافرمانیوں کو دھو دیں گے..... بلکہ اگر آپ سچی توبہ کر لیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا..... ایمن! اپنے رب کا کلام سنئے جو تجھے توبہ کی طرف بلاتا ہے اور تیری توبہ پر خوش ہوتا ہے:

''اِلَّا مَنْ تَابَ وَ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِم حَسَنَات وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا الرَّحِیْمًا'' (فرقان ۲۵/۷۰)

''مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لا کر نیک عمل کئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے لوگوں کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیں گے بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ غفور رحیم ہے.''

سبحان اللہ! تمام برائیوں، نافرمانیوں اور گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیا جائے گا..... سو

ایمن! اٹھ اپنے پروردگار سے توبہ کر اور اس کی طرف رجوع کر..... اٹھو رجوع کر کے توبہ و انابت کے صاف شفاف پانی سے وضو کرو اور گناہوں کی گندگی کو دھوڈالو..... اٹھو اور دنیا میں برائیوں کو نیکیوں سے بدل دو..... اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے روز برائیوں پر سزا دینے کے بجائے انہیں نیکیوں میں بدل کر ثواب عطا کرے گا..... اٹھو اس نعم البدل کو حاصل کرو جس کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے وعدہ کیا ہے..... اٹھو اور ان سب برائیوں کو نیکیوں سے بدل دو..... سینما گھر کو مسجد سے، گانوں کو تسبیحات سے.....

وہ خاموشی سے اٹھا اور اس نے وضو کیا اور حدیث کے مطابق معافی کے لئے دو رکعت نماز پڑھی..... اور بارگاہ ایزدی میں ہاتھ بلند کر کے بڑی عاجزی سے یوں پکارا:

''اللھم انی استغفرک واتوب الیک''

''اے میرے اللہ! میں تجھ سے ہی معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف ہی توبہ کے لئے رجوع کرتا ہوں.....''

اس کی آنکھوں سے موتیوں جیسے آنسو اتر آئے تھے یوں اسے حیات نو مل گئی.....

(گذرے ہوئے لمحات)

اللہ تعالیٰ گناہ دیکھتے ہیں مگر غضب ناک نہیں ہوتے

2 کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا اس کے پاس کسی عابد کا تذکرہ ہوا بادشاہ نے اسے بلا بھیجا اور منت سماجت کر کے اسے اپنے پاس رکھنے کی کوشش کی..... عابد نے کہا:

بادشاہ سلامت بات تو بہت اچھی ہے مگر یہ بتلایئے کہ اگر آپ کسی دن مجھے اپنی باندی کے ساتھ خوش طبعی کرتے ہوئے اپنے حرم سرا میں دیکھ لیں تو کیا ہوگا..... بادشاہ غضب ناک ہو کر بولا..... او بدکار تو میرے گھر میں ایسی جرات کرے گا عابد کہنے لگا کہ میرا رب کتنا کریم ہے کہ

دن میں ستر گناہ بھی دیکھے تو مجھ پر غضب ناک نہیں ہوتا اور نہ ہی اپنے دروازہ سے دھکیلتا ہے..... اور نہ ہی مجھے اپنے رزق سے محروم کرتا ہے تو میں اس کا دروازہ کیسے چھوڑوں..... اور ایسے شخص کے دروازہ پر آپڑوں جو نافرمانی کرنے سے پہلے ہی غضب ناک ہورہا ہے..... اگر جرم کرتے ہوئے دیکھ لے تو نا معلوم کیا کرے یہ کہہ کر وہ اٹھ کر چل دیا..... (تنبیہ الغافلین)

ایک صحابیؓ کی سچی توبہ کا واقعہ

3 حضرت عمران بن حصین سے مسلم شریف میں روایت ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسی سچی توبہ کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لقد تاب توبة لو قسمت بين سبعين من اهل المدينة لو سعتهم''

''اس شخص نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ستر آدمی جو مدینہ ہی کے رہنے والے ہیں ان میں تقسیم کردی جائے تو ان کو کافی رہے.....'' (تصوف وسلوک)

عمار بن زاذن کہتے ہیں کہ مجھ سے شیخ کہمس رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا:

اے ابوسلمہ میں نے ایک گناہ کیا تھا چالیس سال ہو گئے کہ اس پر رو رہا ہوں

میں نے کہا:

اے ابوعبداللہ وہ کیا گناہ تھا؟.....

انہوں نے فرمایا:

میرا بھائی مجھ سے ملنے آیا تھا میں نے اس کے لئے ایک دانق کی مچھلی خریدی جب ہم کھا چکے تو میں نے اپنی پڑوسی کی دیوار سے ایک چٹکی مٹی لے کر ہاتھ صاف کئے اس پر مجھے روتے ہوئے چالیس سال ہو گئے..... (حلیۃ الاولیاء ج ۶ صفحہ ۲۱۱)

گناہوں کا نیکیوں سے بدل جانے کا واقعہ

4 ایک آدمی جب بھی گناہ کرتا تو ایک رجسٹر میں ایک اس کا گناہ لکھ دیا جاتا.....

ایک دن اسنے گناہ کیا، تو رجسٹر کھولا گیا تا کہ اسمیں یہ گناہ لکھیں، مگر وہاں یہ عبارت تحریر تھی:

''فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنت'' (الفرقان ۷۰)

''پس وہ لوگ ہیں کہ جن کے گناہوں کو بدل کر نیکیاں بنا دیا گیا...''

یعنی توبہ کی برکت سے شرک کی جگہ ایمان آ گیا..... زنا کی جگہ معافی اور نافرمانی کی جگہ گناہ سے حفاظت، واطاعت مل گئی۔ (مکاشفۃ القلوب)

ایک شرابی کی توبہ کا واقعہ

5 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار مدینہ منورہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک نوجوان سامنے آیا ..... اس نے کپڑوں کے نیچے ایک بوتل چھپا رکھی تھی..... اس بوتل میں شراب تھی.....

حضرت عمر نے پوچھا: اے نوجوان! یہ کپڑوں کے نیچے کیا اٹھا رکھا ہے؟..... نوجوان نے اسے شراب کہنے میں شرمندگی محسوس کی اس نے دل میں دعا کی..... یا اللہ! مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے شرمندہ اور رسوا نہ فرمانا..... ان کے ہاں میری پردہ پوشی فرمانا..... میں کبھی بھی شراب نہیں پیوں گا..... اس کے بعد نوجوان نے عرض کیا:

''اے امیر المومنین! میں سرکہ (کی بوتل) اٹھائے ہوئے ہوں''

آپ نے فرمایا:

مجھے دکھاؤ! جب دکھائی اور ان کے سامنے کیا اور حضرت عمر نے اسے دیکھا تو وہ سرکہ تھا..... اب دیکھئے مخلوق نے مخلوق کے ڈر سے توبہ کی تو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے شراب کو سرکہ بنا دیا..... اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی توبہ میں اخلاص دیکھا..... لیکن اگر گناہگار آدمی جو برے اعمال کی وجہ سے ویران ہو چکا ہو..... خالص توبہ کرے، اپنے کئے پر نادم ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسکے گناہوں کی شراب کو نیکی کے سرکے میں بدل دیگا..... (مکاشفۃ القلوب)

عتبہ نامی نوجوان کی توبہ کا واقعہ

6 عتبہ نوجوان تھے اور وہ (توبہ سے پہلے) فسق و فجور اور شراب نوشی میں مشہور تھے..... ایک دن حضرت حسن بصری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کی مجلس میں آئے..... حضرت حسن بصری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر کر رہے تھے:

''الم یان للذین امنو ا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ'' (الحدید،۱۶)

'' کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ انکے دل اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر کے لئے نرم ہو جائیں.....''

اس قدر موثر وعظ فرمایا کہ:

لوگوں پر گریہ طاری ہو گیا، ایک نوجوان کھڑا ہوا اور یہ کہنے لگا: اے نیک آدمی! کیا اللہ تعالی مجھ جیسے فاسق و فاجر کی توبہ قبول کرے گا..... جب میں توبہ کروں شیخ نے فرمایا ہاں تیرے فسق و فجور کے باوجود اللہ تبارک وتعالیٰ تیری توبہ قبول کرے گا..... جب عتبہ نے یہ بات سنی تو اس کا چہرہ زرد پڑ گیا اور سارا بدن کانپنے لگا..... چلایا اور غش کھا کر گر پڑا اور یہ اشعار پڑھے:

ایا شابا لرب العرش عاصی

اتدری ما جزاء ذوی المعاصی

''اے عرش والے کی نافرمانی کرنے والے جوان تو جانتا ہے کہ گناہگاروں کی کیا سزا ہے..''

سعیر للعصاۃ لھا زفیر

وغیظ یوم یؤخذ بالنواصی

''نافرمانوں کے لئے جہنم ہے جس میں گرج ہوگی اور جس دن پیشانیوں سے پکڑے جائیں گے..... اس دن غضب ہوگا.....''

فان تصبر علی النیران فاعصہ

والا کن عن العصیان قاصی

''پس اگر تو آگ پر صبر کر سکے، تو نافرمانی کر، ورنہ نافرمانی سے دور ہو جا.....''

وفیما قد کسبت من الخطایا
رھنت النفس فاجھد فی الخلاصی

''تو نے گناہ کس لئے کئے ہیں، تو نے اپنے آپ کو پھنسا دیا، اب نجات کے لئے کوشش کر.....''

عتبہ کی چیخ نکل گئی اور غش کھا کر گر پڑا، جب افاقہ ہوا تو کہنے لگا:
اے شیخ کیا میرے جیسے کمینے کی توبہ بھی رب رحیم قبول کرے گا.....
شیخ نے فرمایا:
بدنصیب بندے کی توبہ اور معافی رب تعالیٰ قبول فرماتا ہے..... پھر اس نے سر اٹھایا اور تین دعائیں کیں.....

1 اے میرے اللہ! اگر تو نے میری توبہ قبول کر لی..... اور میرے گناہ معاف فرما دیئے تو مجھے فہم و یادداشت عطا کر..... مجھے عزت عطا فرما کہ علوم دین اور قرآن مجید سے جو سنوں حفظ کرلوں.....

2 اے اللہ! مجھے حسن آواز کا اعزاز عطا فرما جو بھی میری قرأت سنے اگر وہ سنگ دل ہو تو اس کا دل نرم ہو جائے.....

3 اے اللہ! رزق حلال کا اعزاز عطا فرما..... وہاں سے روزی عطا فرما کہ مجھے اس کا گمان بھی نہ ہو.....

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی تمام دعائیں قبول فرمائیں..... اس کا فہم تیز ہو گیا..... جب وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتا، تو ہر سننے والا توبہ کرتا..... (مکاشفۃ القلوب)

ایک مسئلہ کا دلچسپ حل

7 اللہ رب العزت کو بندے کی توبہ بڑی محبوب ہے..... ایک بزرگ جا رہے

تھے..... انہوں نے دیکھا کہ کچھ نوجوان آپس میں بحث کر رہے ہیں..... جب قریب سے گذرے تو وہ کہنے لگے: باباجی! ہم آپس میں ایک مسئلہ پر بحث کر رہے ہیں اور ہماری سمجھ میں بات نہیں آتی کہ صحیح جواب کیا ہے آپ ہمیں بتا دیجئے..... پوچھا کون سی بات ہے؟.....

کہنے لگے ہم میں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ جو بندہ کبھی گناہ نہ کرے اس کے دل پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاص نظر ہوتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جو بندہ گناہ کر بیٹھے اور بعد میں سچی توبہ کر لے اس کے دل پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاص نظر ہوتی ہے۔ اب ہم فیصلہ نہیں کر پا رہے کہ کس کے دل پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاص نظر ہوتی ہے.....

حضرت فرمانے لگے کہ:

میں کوئی عالم تو نہیں کہ عالمانہ جواب دوں البتہ ایک بات میرے تجربہ میں آئی ہے کہ میں کپڑا بنتا ہوں..... میرے لمبے لمبے دھاگے ہوتے ہیں..... عام طور پر جو دھاگہ ٹوٹ جائے میں اس کی گرہ لگاتا ہوں..... اور پھر اس پر خاص نظر رکھتا ہوں کہ کہیں یہ دھاگہ پھر نہ ٹوٹ جائے..... ممکن ہے کہ جو بندہ گناہوں میں پڑا رہا..... اور اس کی تار اللہ تبارک وتعالیٰ سے ٹوٹ چکی تھی..... وہ سچی توبہ کر کے اس گرہ کو پھر باندھ لیتا ہے..... اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس پر خاص نظر رہتی ہو کہ میرا بندہ کہیں پھر مجھ سے ٹوٹ نہ جائے... (مکتوبات فقیر)

باب نمبر 6

توبہ نہ کرنے کی وجوہات و اسباب

توبہ میں تاخیر کرنا سخت نقصاندہ ہے..... کیونکہ گناہ سے ابتداءً قساوت قلبی پیدا ہوتی ہے..... یعنی دل سخت ہو جاتا ہے پھر رفتہ رفتہ انسان کفر و گمراہی کے پھاٹک تک جا پہنچتا ہے..... کیا تمہیں ابلیس اور بلعم باعور کا واقعہ یاد نہیں؟..... ان سے ابتدا میں ایک ہی گناہ صادر ہوا تھا مگر وہ بعد میں کفر و گمراہی تک پہنچ گئے..... اور ہمیشہ کے لئے تباہ حال لوگوں میں شامل ہو گئے..... اس لئے توبہ کے بارے میں تم پر بیداری وکوشش لازم ہے..... اگر تم جلد توبہ کرو گے تو امید ہے کہ عنقریب گناہوں پر اصرار کرنے کے مرض کا تمہارے دل سے قلع قمع ہو جائے اور گناہوں کی نحوست کا بوجھ تمہاری گردن سے اتر جائے.....

فکر آخرت سے غفلت

وجہ نمبر 1 نفس کہتا ہے کہ آج مزہ کر لو کل کی کل دیکھی جائے گی! بعض لوگ معصیت اس لئے ترک نہیں کرتے کہ نفس و شیطان ان سے کہتا ہے جو حرام لذتیں لوٹ سکتے ہو لوٹ لو..... مرنے کے بعد جو ہوگا وہ دیکھا جائے گا فی الحال تو نقد مزہ لے لو!

اب تو آرام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے

کیوں صاحب! اگر کوئی شخص آپ کو زہر بھرا لڈو لا کر دے تو کیا اپنے قول کے موافق وہاں بھی عمل کرو گے کہ کل کے دن کیا خبر کیا گزرے..... اب تو لڈو کھانے کو ملتا ہے، یا اس کے انجام بد پر نظر کر کے اس کو ترک کر دو گے..... تو کیا قیامت آپ کے نزدیک کل سے کچھ زیادہ دور ہے.....

صاحبو! کل کے ۴ بجے تک تو ۲۴ گھنٹے یقینی ہیں..... اور قیامت کے متعلق تو ۲۴ منٹ کی بھی خبر نہیں..... لہٰذا آج ہی سے بلکہ ابھی سے عزم کرلو کہ آج کے بعد ایک سانس بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کو ناراض نہیں کریں گے.....

تقدیر کا بہانہ

وجہ نمبر 2 بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو تقدیر میں لکھا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا پھر نہ طاعت سے کچھ فائدہ، نہ گناہ سے کچھ ضرر..... مگر تعجب یہ ہے کہ تقدیر دنیا کے کاموں میں کہاں چلی جاتی ہے..... ہم نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے تقدیر کے بھروسہ کمانا چھوڑ دیا ہو..... (تفصیل التوب)

حق تعالیٰ کے غفور الرحیم ہونے پر بھروسہ

وجہ نمبر 3 ایک مانع توبہ یہ ہے کہ بندہ سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ غفور الرحیم ہیں ان کو ہمارے گناہ بخش دینا کیا مشکل ہے..... مگر ہم نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ خدا کی رحمت کے بھروسہ پر اس نے زہر کھایا ہو.....

توبہ سے پھر گناہ ہو جانے کا خوف

وجہ نمبر 4 بعض لوگ توبہ اسلئے نہیں کرتے کہ شاید آئندہ توبہ ٹوٹ جائے اور پھر گناہ ہو جائے..... حالانکہ صدق دل سے اگر توبہ کی جائے تو وہ مقبول ہو جاتی ہے..... اور اگر خدا نخواستہ توبہ ٹوٹ جائے تو دوبارہ کرلے حق سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت بے انتہا ہے..... حدیث میں ہے:

''ما اصر من استغفر وان عاد سبعین مرة''

سبحان اللہ! دن میں ستر مرتبہ توبہ شکنی کو بھی گناہ پر اصرار کرنے والا نہیں فرمایا.....

آخر عمر میں توبہ کا عزم

وجہ نمبر 5 بعض لوگ اس لئے توبہ نہیں کرتے کہ ابھی تو ساری عمر پڑی ہے بڑھاپے میں توبہ کرلیں گے..... کیا خبر بڑھاپہ بھی آئے گا غرض اس طرح دن گزرتے رہتے ہیں اور توبہ کی توفیق ہی نہیں ملتی.....

گناہ کا علم نہ ہونا

وجہ نمبر 6 بعض لوگ اس لئے توبہ نہیں کرتے کہ ان کو خبر بھی نہیں کہ ہم سے کون کون سے گناہ ہورہے ہیں.....

اپنے گناہوں کو بڑا سمجھنا

وجہ نمبر 7 بعض لوگ اس خیال سے توبہ نہیں کرتے کہ ہم نے پہاڑ جیسے عظیم گناہ کئے ہیں وہ کیسے معاف ہوسکتے ہیں..... حالانکہ حق سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت لامحدود ہے.....

نفسانی خواہشات کا دباؤ

وجہ نمبر 8 آٹھویں یہ ہے کہ نفس کو نفسانی خواہشات میں بڑا مزہ آتا ہے... لہٰذا ان لذتوں کو چھوڑنا بڑا مشکل معلوم ہوتا ہے..... اس کو چھوڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کی محبت وحکم کو غالب کر کے نفس کی حرام چاہت کو پورا نہ کرے شروع میں تو تھوڑی تکلیف ہوگی..... لیکن روح کو انشاء اللہ بہت مزہ آئے گا جب ایک مرتبہ کوئی شخص نفس کی چاہت کو پورا نہیں کرتا تو اس سے خواہشات کے تقاضے آہستہ آہستہ کم ہوتے چلے جاتے ہیں... اسی طرح دوسری بار نفس کسی حرام فعل کا تقاضا کرے تو دوبارہ اس پر عمل نہ کرے اس طرح کرتے کرتے نفس کا دباؤ کم ہوتا چلا جائے گا.. (مزید تفصیل کے لئے بندہ کی کتاب ''اللہ تعالیٰ کی بندہ سے محبت کی علامت'' کا مطالعہ فرمائیں)

برے ساتھی مجھے دھتکارتے ہیں

وجہ نمبر 9 میں توبہ کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے پرانے دوست مجھے دھمکیاں دیتے ہیں کہ مجھے لوگوں میں ذلیل کر دیں گے..... سب کے سامنے میرے راز کھول دیں گے..... اس لئے کہ ان کے پاس میرے فوٹو اور دستاویزی ثبوت ہیں.....

ہمارا مشورہ یہ ہے کہ شیطان کے شاگردوں کے خلاف جہاد کرو..... شیطان کی تدبیریں بہت کمزور ہوا کرتی ہیں اگر شیطان کے تمام چیلوں کی ساری تدبیریں تمہارے خلاف ایک ہی وقت میں اکٹھی ہو جائیں تب بھی مؤمنانہ صبر کے مقابلے میں یہ سب کی سب تدبیریں بہت جلد پاش پاش ہو جائیں گی.....

اس موقع پر یہ بات یاد رکھو کہ اگر تم نے ان کا تھوڑا سا بھی ساتھ دیا یا ان کا ذرا سا بھی دباؤ قبول کیا تو وہ لوگ اور زیادہ تمہارے سر چڑھ جائیں گے..... نتیجۃً سب سے زیادہ خسارہ تمہارا ہوگا..... لہٰذا تم ان کی بات قطعاً نہ مانو اور ان سے مقابلہ کرنے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے مدد مانگو.....

علامات توبہ

توبہ کی مقبولیت کی علامت یہ ہے اس گناہ کے بعد ندامت پیدا ہو جائے کیونکہ حدیث میں آتا ہے ﴿النّدمۃ توبۃ﴾ "توبہ ندامت کا نام ہے" گناہ کے بعد بعض لوگوں کبھی غم و ندامت کی کیفیت بن جاتی ہے کہ ہم نے ایسے مالک کو ناراض کیا جس کے ہم پر لامحدود احسانات ہیں یہی کیفیت قبولیت توبہ کی علامت ہے..... اور گناہو کے بعد ندامت کا نہ ہونا یہ مردودیت کی علامت ہے جیسا کہ شیطان کو اب تک ندامت نہیں ہوئی! حدیث میں آتا ہے مومن کے قلب پر گناہ مثل پہاڑ معلوم ہوتا ہے اور منافق کے قلب پر مثل مکھی کے معلوم ہوتا؟.....

بندہ کے پیرومرشد نے قبولیت توبہ کی علامت پر فرمایا گناہ سے دل میں آگ لگتی ہے اور جب (توبہ کرنے سے) رحمت کا نزول ہو گیا تو آگ بجھ جائے گی بلکہ بغیر حروف کے دل میں آوازہ آنے لگے گی اب زیادہ مت رو..... (مواہب ربانیہ ص ۲۴)

توبہ کے عجیب وغریب فوائد حدیث کی بشارت

1 ابن حجر رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے لکھا ہے عام ... پاک میں آتا ہے کہ گناہوں ... والا جنتی ہے.....

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ:

''توبہ کرنے والے جب اپنی قبروں سے نکلیں گے ان کے ... کستوری خوشبو ... ٹے گی اور یہ جنت کے دسترخوان پر آکے اس سے تناول کریں گے ... عرش کے سایہ میں ... گے..... جب بہت سے لوگ حساب وکتاب کی سختی میں ہوں گے.... '' (آنسوؤں کا سمندر)

محبوبیت کی بشارت

فائدہ نمبر **2** قرآن میں اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فرماتے ہیں:

''اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ''

''اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی توبہ کرنے والے سے محبت کرتے ہیں''

اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

''التائب حبیب اللّٰہ''

''توبہ کرنے والا اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا دوست ہے''

دونوں جہاں میں کامیابی کی بشارت

فائدہ نمبر **3** سورۃ النور آیت ۳۱ میں اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے توبہ کرنے والوں کو دونوں جہاں میں کائنات کی بشارت دی ہے!

سکون قلب کی بشارت

فائدہ نمبر 4 انسان جب گناہ کرتا ہے اس وجہ سے اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی لعنت برستی ہے اس کی وجہ سے قلب پر باوجود دنیا جہاں کے عیش وعشرت کے ایک وحشت سی رہتی ہے چنانچہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اس کی برکت سے بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اس بندہ پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت برستی ہے اس کی وجہ سے سکون قلب حاصل ہوتا ہے.....

سورۃ النور میں اسی بات کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے! تو یہ کہ اس فائدہ کو ایک اللہ والے نے دوسرے انداز میں لکھتے ہوئے فرمایا کہ:

''توبہ کا پانچواں فائدہ یہ ہے کہ توبہ کرنے سے تائب کو گناہوں کے بوجھ تلے سے رہائی مل جاتی ہے..... اور گناہ کے سبب جو اس پر ایک خوف طاری ہو جاتا ہے..... وہ زائل ہو کر ایک قسم کی اس کو ذہنی آزادی حاصل ہو جاتی ہے.....''

استغفار کی کثرت حصول رزق کا ذریعہ ہے

فائدہ نمبر 5 توبہ کا ایک فائدہ یہ ہے کہ توبہ کی برکت سے رزق میں وسعت ہو جاتی ہے اور توبہ رزق کی وسعت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے..... حضرت نوح رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا:

''فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا''

''پس میں نے کہا اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی طلب کر دے بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے (تمہاری توبہ کی برکت سے) آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا..... اور تمہارے مالوں اور اولاد میں اضافہ کرے گا اور تمہارے لئے باغ اور نہریں بنائے گا.....''

امام قرطبی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ گناہوں کی معافی کا سوال کرنے کے ذریعے رزق اور بارش طلب کی جاتی ہے.....

حضرت مطرف امام شعبی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی سے روایت کرتے ہیں کہ

حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بارش طلب کرنے کے لئے لوگوں کے ساتھ باہر نکلے..... اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سے گناہوں کی معافی مانگنے کے سوا انہوں نے کچھ بات نہ کی اور واپس لوٹ آئے..... ان کی خدمت میں عرض کیا گیا:

''ہم نے آپ کو بارش طلب کرتے ہوئے نہیں سنا.....''

فرمانے لگے:

''میں نے اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سے آسمان کے ان ستاروں کے ساتھ بارش طلب کی ہے جن کے ذریعے بارش حاصل کی جاتی ہے.....''

پھر قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ پڑھیں:

''استغفرو ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا''

''اپنے پرودگار سے گناہوں کی معافی طلب کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے..... آسمان سے تم پر موسلا دھار مینہ برسائے گا..''

قرطبی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے حضرت ابن صبیح سے روایت کی کہ

ایک شخص نے حضرت حسن بصری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کے رو برو قحط سالی کی شکایت کی، تو انہوں نے اس سے فرمایا: ''اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو...''

دوسرے شخص نے غربت وافلاس کی شکایت کی، تو اس سے فرمایا:

''اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرو.....''

تیسرے شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی:

''اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بیٹا عطا فرمادیں..... آپ نے اس کو جواب

میں تلقین کی: ''اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کی درخواست کرو.....''

(تفسیر قرطبی ج ۱۶ ص ۲۰۳)

چوتھے شخص نے ان کے سامنے اپنے باغ کی خشک سالی کا شکوہ کیا تو اس سے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کی التجا کرو.....'' (ابن صبیح کہتے ہیں) میں نے ان سے کہا: اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ربیع بن صبیح نے ان سے کہا: ''آپ کے پاس چار اشخاص الگ الگ شکایات لے کر آئے اور آپ نے ان سب کو ایک ہی بات کا حکم دیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کا سوال کرو.....''

(تفسیر الخازن ۱۵۴/۷، نیز ملاحظہ ہو روح المعانی ۲۳/۲۹)

امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: میں نے انہیں اپنی طرف سے تو کوئی بات نہیں بتلائی (میں نے تو انہیں اس بات کا حکم دیا ہے جو بات رب رحیم و کریم نے سورہ نوح میں بیان فرمائی ہے) سورہ نوح میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

''استغفروا ربکم انه کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا و یمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انهرا'' (تفسیر القرطبی ۳۰۲/۱۸، ۳۰۳)

''اپنے رب سے گناہوں کی معافی طلب کرو..... بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے..... آسمان سے تم پر موسلا دھار مینہ برسائے گا اور تمہارے مالوں اور اولاد میں اضافہ کرے گا اور تمہارے لئے باغ اور نہریں بنائے گا.....''

اللہ اکبر! استغفار کے فوائد وثمرات کتنے عالی شان اور زیادہ ہیں..... اے مولائے کریم! ہمیں استغفار کرنے والوں میں شامل فرمایئے اور استغفار کی دنیوی واخروی خیر و برکات سے فیض یاب فرمایئے..... آپ یقیناً فریادوں کے سننے والے اور قبول فرمانے والے..... آمین یارب العالمین.....

استغفار وتوبہ کے رزق کا سبب ہونے کی دوسری دلیل وہ آیت کریمہ ہے جس میں اللہ

تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ نے حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلام کی اپنی قوم کو دعوت دینے کا ذکر فرمایا ہے اور وہ آیت کریمہ درج ذیل ہے:

''ویقوم استغفروا ربکم ثم توبو االیہ یرسل السماء علیکم مدراراً و یزدکم قوۃ الی قوتکم ولا تتولو امجرمین''

''اور اے میری قوم! اپنے رب سے (گزشتہ) گناہوں کی معافی طلب کرو..... پھر (آئندہ گناہ کرنے سے) توبہ کرو..... وہ تم پر آسمان سے خوب زور کا مینہ برسائے گا..... اور تمہاری قوت میں مزید اضافہ کرے گا اور گنہگار ہو کر پھر نہ جاؤ.....''

حافظ ابن کثیر رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالىٰ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

پھر انہوں (حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلام) نے اپنی قوم کو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ سے سابقہ گناہوں کی معافی طلب کرنے کا حکم دیا کہ اس سے سابقہ خطائیں مٹ جاتی ہیں..... نیز اس بات تلقین کی کہ آئندہ گناہوں سے باز رہیں اور جس کسی میں (استغفار و توبہ کی) خوبی پیدا ہو جائے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ اس کے لئے رزق کا حصول سہل کر دیتے ہیں..... (تفسیر ابن کثیر)

اسی لئے فرمایا:

''یرسل السماء علیکم مدرارا''

استغفار و توبہ کے حصول رزق کی کلید ہونے کی چوتھی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

''روی الائمۃ احمد و ابو دائود و النسائی و ابن ماجۃ والحاکم عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ''من اکثر الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ھم فرجا و من کل ضیق مخرجا و رزقہ من حیث لایحتسب'' (ابی داؤد ج۲ ص ۲۶۸)

''امام احمد، امام ابو داؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام حاکم حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالىٰ عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد

فرمایا: ''جس نے کثرت سے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کی، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو ہر غم سے نجات دیں گے، ہر مشکل سے نکال دیں گے اور اس کو وہاں سے رزق مہیا فرمائیں گے جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا.....''

اس حدیث پاک میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے والے کو تین ثمرات وفوائد حاصل ہونے کا ذکر فرمایا ہے اور ان تین میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ سب سے بڑی قوت و طاقت کے مالک اللہ الرزاق اس کو وہاں سے رزق مہیا فرمائیں گے جہاں سے اسکا وہم وگمان بھی نہ ہوگا.....

اس خبر کی سچائی اور حقانیت میں کیا شبہ ہوسکتا ہے کہ خبر دینے والے وہ ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ساری مخلوق میں سب سے سچے ہیں اور پھر وہ ایسی خبر اپنی طرف سے نہیں بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحی سے دیتے ہیں.....

اے رزق کے متلاشیو! کثرت سے استغفار وتوبہ کرو..... اپنے گناہوں سے دور ہو جاؤ۔ گزشتہ سیاہ کاریوں پر ندامت کے آنسو بہاؤ..... اور اس بات کا عزم کرلو کہ آئندہ ساری زندگی ان گناہوں کے قریب نہیں پھٹکو گے.....

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ

جس نے استغفار پر دوام اختیار کیا حق تعالیٰ اس کو ہر غم اور تکلیف سے خلاصی عطا فرماتے ہیں..... اور اس کو ایسے طور پر رزق دیتے ہیں جس کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا.....

(ابوداؤد ج ۱ ص ۲۲۰)

عذاب خداوندی سے محفوظ ہونے کی بشارت

فائدہ نمبر 6 حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''العبد آمن من عذاب الله ما استغفر الله عزوجل'' (ابن کثیر جلد۲ص۳۱۲)

''بندہ جب تک استغفار کرتا رہتا ہے۔ عذاب خداوندی سے محفوظ رہتا ہے.....''

پس سالک کو چاہئے کہ روزانہ استغفار پڑھنا اور اپنے گناہوں سے توبہ تائب ہونا لازمی سمجھے.....

''اکمال الشیم''

میں لکھا ہے..... اے دوست! تیرا توبہ کی امید پر گناہ کرتے رہنا..... اور زندگی کی امید پر توبہ کو مؤخر کرتے رہنا تیری عقل کا چراغ گل ہونے کی دلیل ہے.....

اعمال صالحہ کی توفیق

فائدہ نمبر 7 توبہ کی برکت سے اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے دوستوں کی صفات پیدا ہوتی چلی جاتی ہے..... اور اعمال میں برکت حاصل ہوتی ہے..... اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو راضی کرنے کا جذبہ اور صبر شکر، رضا بلقاء، توکل جیسی صفات حاصل ہوتی ہیں.....

توبہ کا ساتواں فائدہ یہ ہے کہ اس کی برکت سے گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں..... ارشاد باری ہے کہ:

''الا من تاب و آمن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل الله سیئاتهم حسنات وكان الله غفور الرحيما'' (الفرقان:۷۰)

''مگر جو توبہ کرلیں اور ایمان لاکر اچھے عمل کریں تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں کے ساتھ تبدیل کر دیتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ بڑے غفور رحیم ہیں.....''

باب نمبر 8

شرائط توبہ

شارح مسلم محدث عظیم علامہ نووی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ ریاض الصالحین میں شرائط توبہ پر لکھتے ہیں:

''فان كانت المعصية بين العبد و بين الله تعالى لا تتعلق بحق آدمى فلها ثلثة شروط. احدها ان يقلع عن المعصية الثانى ان يندم على فعلها. والثالث ان يعزم ان لا يعود اليها أبداً''

''پس اگر معصیت کا تعلق بندہ اور اللہ تعالی کے درمیان ہے..... اور حقوق العباد سے تعلق نہیں تو اس کے لئے تین شرطیں ہیں: ایک یہ کہ گناہ فوراً ترک کر دے..... دوسرے یہ کہ اپنے فعل پر شرمندہ ہو..... تیسرے یہ کہ دوبارہ اس فعل کو نہ کرنے کا ارادہ کرے.....''

پس اگر ان تین شرطوں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو توبہ صحیح نہیں ہوئی.....

''وان كانت المعصية تتعلق بآدمى فشروطها اربعة''

''اور اگر گناہ کا تعلق انسان کے حقوق سے ہے تو اس کیلئے چار شرطیں ہیں.....''

تین تو یہی ہیں جو اوپر مذکور ہیں اور چوتھی شرط یہ ہے کہ:

''ان يبرأمن حق صاحبها''

''اس انسان کے حق سے بری الذمہ ہو.....'' (ریاض الصالحین)

بعض اہل علم نے سچی توبہ کی کچھ دوسری تفصیل بھی بیان کی ہے جن کا خلاصہ درج ذیل ہے:

1. گناہ کو صرف اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کے ڈر سے یا اللہ کی محبت میں چھوڑا ہو کوئی دوسرا

مقصد نہ ہو مثلاً وہ آدمی سچی توبہ کرنے والا نہیں ہے..... جو گناہ کو لوگوں کے ڈر سے یا اپنے جسمانی نقصان کے ڈر سے یا پھر اپنی شہرت کے نقصان کے ڈر سے چھوڑا ہو.....

2 جتنی بھی حرام قسم کی چیزیں اس کے پاس موجود ہوں انھیں ضائع کر دے مثلاً نشہ آور اشیاء، گانے بجانے کے آلات، تصویریں، فلمیں، فحاش ناول، مجسمے، وغیرہ ان سب چیزوں کو توڑ پھوڑ کر جلا دے.....

3 سچی توبہ کی تفصیل میں یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے چوری سے یا نماز کی غفلت سے توبہ کی ہے تو اس کے ساتھ اس کی توبہ اس وقت کامل ہوگی..... جب وہ تمام حرام کاموں کو چھوڑنے کے ساتھ شرعی ڈاڑھی رکھے اور شلوار کو ٹخنوں تک رکھے اور انگریزی لباس و بال سے اجتناب کرے اور حرام اشیاء سے بچے.....

کیا ایسا شخص مایوس ہو جائے؟

امام غزالی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ:

مومن کے لئے اصل راستہ تو یہ ہے کہ وہ توبہ کرے..... اور تینوں شرائط کے ساتھ کرے..... لیکن بعض اوقات ایک شخص بہت سے گناہ چھوڑ دیتا ہے..... اور جن گناہوں میں مبتلا ہے..... ان کو بھی چھوڑنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے..... لیکن ایک گناہ ایسا رہ گیا جس کو چھوڑنے پر کوشش کے باوجود وہ قادر نہیں ہو رہا ہے..... بلکہ حالات یا ماحول کی وجہ سے مغلوب ہے..... اور اس گناہ کو چھوڑ نہیں پا رہا ہے..... اب سوال یہ ہے کہ ایسا شخص توبہ سے مایوس اور ناامید ہو کر بیٹھ جائے کہ میں اس کے چھوڑنے پر قادر نہیں..... اس لئے میں تو تباہ ہو گیا؟.....

حرام روزگار والا شخص کیا کرے؟

مثلاً ایک شخص بینک میں ملازم ہے..... اور بینک کی ملازمت ناجائز اور حرام ہے.....

لیکن اس لئے کہ سود کی آمدنی ہے..... جب وہ دین کی طرف آیا..... اور آہستہ آہستہ اس نے بہت سے گناہ چھوڑ دیئے..... نماز، روزہ شروع کر دیا..... اور شریعت کے دوسرے احکام پر بھی عمل کرنا شروع کر دیا..... اب وہ دل سے تو یہ چاہتا ہے کہ میں اس حرام آمدنی سے بھی کسی طرح بچ جاؤں..... اور بینک کی ملازمت چھوڑ دوں..... لیکن اس کے بیوی بچے ہیں..... ان کی معاش اور حقوق کی ذمہ داری بھی اس کے اوپر ہے..... اب اگر وہ ملازمت چھوڑ کر الگ ہو جائے تو خطرہ اس بات کا ہے کہ پریشانی اور تکلیف میں مبتلا ہو جائے..... جس کی وجہ سے وہ بینک کی ملازمت چھوڑنے پر قادر نہیں ہو رہا ہے.....

(توبہ گناہوں کا تریاق)

تو اس شخص کے لئے اہل علم نے لکھا ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ بعض اوقات رزق کی تنگی کی وجہ سے آدمی کفر کر بیٹھتا ہے اس لئے ایسا شخص بینک میں کام کرے..... لیکن اس کے کام کرنے کی دو شرطیں ہیں: ایک یہ کہ دوسری نوکری بے روزگار کی طرح تلاش کرے..... اور دوسری شرط یہ ہے کہ وہ نوکری اتنے معیار کی نہ ہو اس کے گزارے کے لائق ہو چنانچہ ایسا شخص ان دونوں شرائط کو سامنے رکھ کر دوسری نوکری تلاش کرے گا تو انشاء اللہ اس کے پاس کچھ نہ کچھ عذر ہوگا.....

باب نمبر 9

اقسامِ توبہ

حضرت فرید الدین مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ توبہ کی سات قسمیں ہیں:

1 دل کی　2 زبان کی　3 آنکھ کی　4 کان کی
5 ہاتھ کی　6 پاؤں کی　7 نفس کی

حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے لکھا ہے کہ توبہ کی دو قسمیں ہیں:

1 توبہ اجمالی　2 توبہ تفصیلی۔

توبہ اجمالی

''توبہ اجمالی'' یہ ہے کہ انسان ایک مرتبہ اطمینان سے بیٹھ کر اپنی پچھلی زندگی کے تمام گناہوں کو اجمالی طور پر یاد کر کے دھیان میں لا کر ان سب سے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کے حضور توبہ کرے..... ''توبہ اجمالی'' کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے صلاۃ التوبہ کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھے..... اس کے بعد اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کے حضور عاجزی، انکساری، ندامت اور شرمندگی اور الحاح وزاری کے ساتھ ایک ایک گناہ کو یاد کر کے یہ دعا کرے کہ یا اللہ، اب تک میری پچھلی زندگی میں مجھ سے جو کچھ گناہ ہوئے ہیں چاہے وہ ظاہری گناہ ہوں یا باطنی..... حقوق اللہ سے متعلق ہوئے ہوں، یا بڑے گناہ ہوئے ہوں..... یا اللہ! میں ان سب سے توبہ کرتا ہوں..... یہ توبہ اجمالی ہوئی.....

توبہ تفصیلی

لیکن توبہ اجمالی کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ اب بالکل پاک صاف ہو گئے..... اب کچھ نہیں کرنا بلکہ اس کے بعد توبہ تفصیلی ضروری ہے..... وہ اس طرح کہ جن گناہوں کی تلافی ممکن ہے..... ان کی تلافی کرنا شروع کر دے..... جب تک انسان ان کی تلافی نہیں کرے گا..... اس وقت تک اس کی توبہ کامل نہیں ہوگی..... مثلاً فرض نمازیں چھوٹ گئی تھیں اب جب نمازیں چھوٹ جانے کا خیال آیا تو اب توبہ کر لی..... لیکن زندگی کے اندر موت سے پہلے ان نمازوں کو قضا کرنا واجب ہے..... اور اگر توبہ کر کے اطمینان سے بیٹھ گیا اور نمازوں کی قضا نہیں کی تو اس صورت میں توبہ کامل نہیں ہوئی..... اس لئے کہ جن گناہوں کی تلافی ممکن تھی ان کی تلافی نہیں کی..... لہٰذا اصلاح کے اندر سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ توبہ کی تکمیل کرے..... جب تک یہ نہیں کریگا اس وقت تک اصلاح ممکن نہیں.....

نماز کا حساب لگائے

توبہ تفصیلی کے اندر سب سے پہلا معاملہ نماز کا ہے..... بالغ ہونے کے بعد سے اب تک جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں ان کا حساب لگائے بالغ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لڑکا اس وقت بالغ ہوتا ہے جب اس کو احتلام ہو اور لڑکی اس وقت بالغ ہوتی ہے، جب اس کو حیض آنا شروع ہو جائے..... لیکن اگر کسی کے اندر یہ علامتیں ظاہر نہ ہوں تو اس صورت میں جس دن پندرہ سال عمر ہو جائے اس وقت وہ بالغ ہو جاتا ہے..... چاہے لڑکا ہو یا لڑکی ہو..... اس دن سے اس کو بالغ سمجھا جائے گا..... اس دن سے اس پر نماز بھی فرض ہے..... روزے بھی فرض ہیں اور دوسرے فرائض دینیہ بھی اس پر لاگو ہو جائیں گے.....

لہٰذا انسان سب سے پہلے یہ حساب لگائے کہ جب سے میں بالغ ہوا ہوں..... اس وقت سے اب تک کتنی نمازیں چھوٹ گئی ہیں..... بہت سے لوگ تو ایسے بھی ہوتے ہیں جو

دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے اور بچپن ہی سے ماں باپ نے نماز پڑھنے کی عادت ڈال دی جس کی وجہ سے بالغ ہونے کے بعد سے اب تک کوئی نماز قضا ہی نہیں ہوئی..... اگر ایسی صورت ہے تو سبحان اللہ..... اور ایک مسلمان گھرانے میں ایسا ہی ہونا چاہئے..... اس لئے کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کی تلقین کرو..... اور جب بچہ دس سال کا ہو جائے تو اس کو مار کر نماز پڑھواؤ.....

لیکن اگر بالفرض بالغ ہونے کے بعد غفلت کی وجہ سے نمازیں چھوٹ گئیں، تو ان کی تلافی کرنا فرض ہے..... تلافی کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی زندگی کا جائزہ لے کر یاد کرے کہ میرے ذمے کتنی نمازیں باقی ہیں..... اگر ٹھیک ٹھیک حساب لگانا ممکن ہو تو ٹھیک ٹھیک حساب لگا لے..... لیکن اگر ٹھیک ٹھیک حساب لگانا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں ایک محتاط اندازہ کر کے اس طرح حساب لگائے کہ اس میں نمازیں کچھ زیادہ تو ہو جائیں..... لیکن کم نہ ہوں..... اور پھر اس کو ایک کاپی میں لکھ لے کہ

''آج اس تاریخ.......... میں میرے ذمے اتنی نمازیں فرض ہیں اور آج سے میں ان کو ادا کرنا شروع کر رہا ہوں..... اور اگر میں اپنی زندگی میں ان نمازوں کو ادا نہ کر سکا تو میں وصیت کرتا ہوں کہ میرے ترکے سے ان نمازوں کا فدیہ ادا کر دیا جائے.....''

ایک وصیت نامہ لکھ لیجئے

یہ وصیت لکھنا اس لئے ضروری ہے کہ اگر آپ نے یہ وصیت نہیں لکھی اور قضا نمازوں کو ادا کرنے سے پہلے آپ کا انتقال ہو گیا تو اس صورت میں ورثاء کے ذمے شرعاً یہ ضروری نہیں ہو گا کہ آپ کی نمازوں کا فدیہ ادا کریں..... یہ فدیہ ادا کرنا ان کی مرضی پر موقوف ہو گا..... چاہیں تو دیں اور چاہیں تو نہ دیں..... اگر فدیہ ادا کریں گے تو یہ ان کا احسان ہو گا..... شرعاً ان کے ذمے فرض وواجب نہیں..... لیکن اگر آپ نے فدیہ ادا کرنے کی

وصیت کردی تو اس صورت میں ورثاء شرعاً اس بات کے پابند ہوں گے کہ وہ کل مال کے ایک تہائی ترکہ کی حد تک اس وصیت کو نافذ کریں..... اور نمازوں کا فدیہ ادا کریں..... حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ

ہر وہ شخص جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو..... اور اس کے پاس کوئی بات وصیت لکھنے کے لئے موجود ہو تو اس کے لئے دو راتیں بھی وصیت لکھے بغیر گزارنا جائز نہیں..... (جامع ترمذی صفحہ ۳۴ ج ۲)

لہذا اگر کسی کے ذمے نمازیں قضا ہیں تو اس حدیث کی روشنی میں اس کو وصیت لکھنا ضروری ہے..... اب ہم لوگوں کو ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہئے کہ ہم میں سے کتنے لوگوں نے اپنا وصیت نامہ لکھ کر رکھا ہوا ہے..... حالانکہ وصیت نامہ نہ لکھنا ایک مستقل گناہ ہے..... جب تک وصیت نامہ نہیں لکھے گا اس وقت تک یہ گناہ ہوتا رہے گا..... اس لئے فوراً آج ہی ہم لوگوں کو اپنا وصیت نامہ لکھ لینا چاہئے.....

''قضاء عمری'' کی ادائیگی

اس کے بعد ان قضا نمازوں کو ادا کرنا شروع کر دے..... ان کو ''قضاء عمری'' بھی کہتے ہیں..... اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر وقتی نماز کے ساتھ ایک نماز قضاء بھی پڑھ لے..... اور اگر کسی کے پاس وقت زیادہ ہو تو ایک سے زیادہ بھی پڑھ سکتا ہے..... تاکہ جتنی جلدی یہ نمازیں پوری ہو جائیں اتنا ہی بہتر ہے..... بلکہ وقتی نمازوں کے ساتھ جو نوافل ہوتے ہیں..... ان کے بجائے قضا نماز پڑھ لے، اور نماز فجر کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد نفلی نماز پڑھنا تو جائز نہیں..... لیکن قضا نماز پڑھنا جائز ہے..... اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اتنی آسانی فرما دی ہے..... ہمیں چاہئے کہ ہم اس آسانی سے فائدہ اٹھائیں اور جتنی نمازیں ادا کرتے جائیں اس کاپی میں ساتھ ہی ساتھ لکھتے جائیں کہ اتنی ادا کرلیں اتنی باقی ہیں.....

سنتوں کے بجائے قضا نماز پڑھنا درست نہیں

بعض لوگ یہ مسئلہ پوچھتے ہیں کہ چونکہ ہمارے ذمے قضاء نمازیں بہت باقی ہیں تو کیا ہم سنتیں پڑھنے کے بجائے قضا پڑھ سکتے ہیں؟..... تا کہ قضا نمازیں جلد پوری ہو جائیں..... اس کا جواب یہ ہے کہ سنت موکدہ پڑھنی چاہئے..... ان کو چھوڑنا درست نہیں..... البتہ نوافل کے بجائے قضا نمازیں پڑھنا جائز ہے... (توبہ گناہوں کا تریاق)

''یاد رکھیں نماز خالص بدنی عبادت ہے اس کا کوئی بدل نہیں ہو سکتا اور یہ بھی یاد رہے کہ زندگی میں نمازوں کا فدیہ نہیں دیا جا سکتا..... لہذا اس صحت کو غنیمت جانتے ہوئے خود ہی فوت شدہ نمازوں کی ادائیگی شروع کر دیں ہاں موت تک بھی یہ تعداد پوری نہ ہو سکے تو شریعت نے جو مسلمان پر رحم کھاتے ہوئے اس کو حق دیا ہے (بلکہ لازم کیا ہے) کہ وہ وصیت کر جائے..... اور وارثین اس کے تہائی مال سے فدیہ ادا کر دیں..... اور حق سبحانہ و تعالیٰ قبول فرمالیں تو امید ہے کہ یہ شخص عذاب اور پکڑ سے بچ جائے..... لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ اگر نمازیں چھوٹ گئیں ہوں تو ضرور وصیت کر جائے کہ میری موت کے بعد میرے مال میں سے نمازوں کے فدیہ کی رقم نکال کر ادا کر دیں.....

نقشہ برائے قضائے عمری:

تاریخ/مہینہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	ٹوٹل	کیفیت
جنوری																																	
فروری																																	
مارچ																																	
اپریل																																	
مئی																																	
جون																																	
جولائی																																	
اگست																																	
ستمبر																																	
اکتوبر																																	
نومبر																																	
دسمبر																																	

قضاء نمازیں ادا کرنے کا طریقہ کار

وہ نماز جو وقت پر نہ پڑھی جائے وہ قضا کہلاتی ہے بلا عذر شرعی نماز فرض اور وتر قضا کرنا سخت گناہ ہے قضا کرنے والے پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے قضاء نماز کے چند ضروری مسائل یہ ہیں.....

مسئلہ: قضاء کے لئے کوئی وقت معین نہیں عمر میں جب بھی پڑھے گا بری الذمہ ہو جائیگا مگر طلوع وغروب آفتاب اور زوال کے وقت جائز نہیں کہ ان اوقاتِ مکروہ میں نماز جائز نہیں.....

مسئلہ: جس کے ذمہ کئی سال کی نماز قضا ہو تو اس کی ادائیگی کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر روز کی نماز کی قضا بیس رکعتیں ہوتی ہیں ۲ فرض فجر ۴ ظہر ۴ عصر ۳ مغرب ۴ عشاء کے اور ۳ وتر اگر قضاء نماز کی صحیح تعداد معلوم نہیں تو گمان غالب کرے اور اتنی ہی پڑھ لے....

قضا میں یوں نیت کرنی ضروری ہے ''نیت کی میں نے سب میں پہلی یا سب سے پچھلی فجر کی جو مجھ سے قضاء ہوئی یا پچھلی ظہر کی جو مجھ سے قضا ہوئی تھی..... اور میں نے اسے ادا نہ کیا.....

اسی طرح ہر نماز میں یہی نیت کرے.....

جس کی قضاء نمازیں کثرت سے ہیں وہ آسانی کے لئے درج ذیل طریقے سے بھی ادا کرے تو جائز ہے.....

ہر رکوع اور سجدے میں تین تین بار

''سبحان ربی العظیم . سبحان ربی الاعلی''

کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے.....

دوسری تخفیف یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سبحان

اللہ تین بار کہہ کر رکوع کرے..... مگر وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد اور سورۃ دونوں ضرور پڑھی جائیں.....

تیسری تخفیف یہ کہ پچھلی التحیات کے بعد دونوں درود اور دعا کی جگہ صرف

''اللھم صلی علی محمد و الہ''

کہہ کر سلام پھیر دے.....

قضا روزوں کا حساب اور وصیت

اسی طرح روزوں کا جائزہ لیں..... جب سے بالغ ہوئے ہیں..... اس وقت سے اب تک روزے چھوٹے ہیں یا نہیں؟..... اگر نہیں چھوٹے تو بہت اچھا..... اگر چھوٹ گئے ہیں تو ان کا حساب لگا کر اپنے پاس وصیت نامہ کی کاپی میں لکھ لیں کہ آج فلاں تاریخ کو میرے ذمے اتنے روزے باقی ہیں..... میں ان کی ادائیگی شروع کر رہا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں ان کو ادا نہیں کر سکا تو میرے مرنے کے بعد میرے ترکہ میں سے ان روزوں کا فدیہ ادا کر دیا جائے..... اس کے بعد جتنے روزے ادا کرتے جائیں..... اس وصیت نامہ کی کاپی میں لکھتے جائیں کہ اتنے روزے ادا کر لئے اتنے باقی ہیں تا کہ حساب صاف رہے..

واجب زکوٰۃ کا حساب اور وصیت

اسی طرح زکوۃ کا جائزہ لیں، بالغ ہونے کے بعد زکوۃ ادا کرنا فرض ہو جاتا ہے..... لہٰذا بالغ ہونے کے بعد اگر اپنی ملکیت میں قابل زکوۃ اشیاء تھیں..... اور ان کی زکوۃ ادا نہیں کی تھی..... تو اب تک جتنے سال گزرے ہیں..... ہر سال کی علیحدہ علیحدہ زکوۃ نکالیں..... اور اس کا با قاعدہ حساب لگائیں..... اور پھر زکوۃ ادا کریں اور اگر یاد نہ ہو تو پھر احتیاط کر کے اندازہ کریں..... جس میں زیادہ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں..... لیکن کم نہ ہو..... اور پھر اس کی ادائیگی کی فکر کریں..... اور اس کو اپنے وصیت نامہ کی کاپی میں لکھ لیں..... اور جتنی

زکوۃ ادا کر دیں..... اس کو کاپی میں لکھتے چلے جائیں ارو جلد از جلد ادا کرنے کی فکر کریں.....

محاسبہ حج:

اسی طرح حج زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہوتا ہے..... اگر حج فرض ہے اوراب تک ادا نہیں کیا..... تو جلد از جلد اس سے بھی سبکدوش ہونے کی فکر کریں..... یہ سب حقوق اللہ ہیں..... ان کوادا کرنا بھی ''توبہ تفصیلی'' کا ایک حصہ ہے..... (توبہ گناہوں کا تریاق)

محاسبہ قربانی:

اسی طرح قربانی کا جائزہ لیں کہ میں نے کبھی لا پرواہی یا کسی مجبوری کی بنا پر باوجود وجوب قربانی کے سال قربانی نہیں کی یا پھر قربانی تو کی..... لیکن ایسا جانور لے آیا جس میں کوئی عیب تھا جس کی وجہ سے قربانی نہیں ہوئی ان سب کا محاسبہ کریں اس کے بعد حساب کتاب کر کے اگر قربانی اپنی ہوتو ان جانوروں کی مجموعی قیمت مساکین پر صدقہ کرے.....

محاسبہ صدقہ فطر:

اسی طرح عید الفطر کے صدقات کا جائزہ لیں کہ کسی سال کم علمی کی بنا پر میں نے صدقہ فطر نہیں دیا تو اس کا حساب کر کے اتنی رقم مساکین کو صدقہ دیں.....

محاسبہ کفارہ قسم:

اسی طرح اس بات کا جائزہ لیں کہ میں نے کسی بات پر قسم کھا کر قسم توڑی ہو اور اس کا کفارہ ادا نہ کیا ہو یا کسی قسم کا مجھ پر کفارہ تو نہیں ہے اگر ایسا ہے تو بعد میں اس کا حساب کر کے اس کفارہ کو ادا کریں.....

محاسبہ سجدہ تلاوت:

اسی طرح اس بات کا جائزہ لیں کہ مجھ پر سجدہ تلاوت تو نہیں رہ گیا کیونکہ سجدہ تلاوت کی ادائیگی واجب ہے..... اور اگر سجدہ تلاوت ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہو تو ادا کرنے کا اہتمام کرے اگر ادا کرنے کی قدرت نہیں رکھ سکتا ہو تو فی سجدہ تلاوت ایک صدقہ فطر کی قیمت مساکین کو دے دے.....

حقوق العباد ادا کرے یا معاف کرائے:

اس کے بعد حقوق العباد کا جائزہ لیں، کہ کسی کا کوئی جانی حق یا کسی کا کوئی مالی حق اپنے ذمے واجب ہو، اور اب تک ادا نہ کیا ہو، تو اس کو ادا کریں یا معاف کرائیں، یا کسی کو کوئی تکلیف پہنچائی ہو، اس سے معاف کرائیں.....

حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے باقاعدہ صحابہ کرام کے مجمع میں کھڑے ہو کر یہ اعلان فرمایا کہ:

''اگر میں نے کسی کو کوئی تکلیف پہنچائی ہو..... یا کسی کو کوئی صدمہ پہنچایا ہو..... یا کسی کو کائی حق میرے ذمے ہو تو آج میں آپ سب کے سامنے کھڑا ہوں..... وہ شخص آ کر مجھ سے بدلہ لے لے..... یا معاف کر دے.....''

لہٰذا جب حضور اقدس ﷺ معافی مانگ رہے ہیں تو ہم اور آپ کس شمار میں ہیں..... لہٰذا زندگی میں اب تک جن جن لوگوں سے تعلقات رہے، یا لین دین کے معاملات رہے..... یا اٹھنا بیٹھنا رہا، یا عزیز و اقارب ہیں، ان سب سے رابطہ کر کے زبانی یا خط لکھ کر ان سے معلوم کریں اور اگر ان کا تمہارے ذمے کوئی مالی حق نکلے تو اس کو ادا کریں..... اور اگر مالی حق نہیں ہے، بلکہ جانی ہے مثلاً کسی کی غیبت کی تھی..... کسی کو برا

بھلا کہہ دیا تھا، یا کسی کو صدمہ پہنچایا تھا..... ان سب سے معافی مانگنا ضروری ہے.....

آبرو کے حقوق:

حدیث میں مفلس اس شخص کو فرمایا گیا جو قیامت کے روز نیکیاں بہت لائے گا..... لیکن کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال ناحق کھایا ہوگا، کسی کا ناحق خون بھایا ہوگا، اور کسی کو مارا ہوگا تو اس کی نیکیاں اس کو دی جائیں گی جس کو ستایا ہوگا، اور جس کی حق تلفی کی ہوگی اور اگر اس کے نیک اعمال ختم ہوگئے اور مطالبے والے باقی رہے تو ان کے گناہ اس کے سر پر ڈال دیئے جائیں گے.....

لہٰذا بھائیو! اس کا خوب خیال رکھیں! جس کو مارا ہو، ستایا ہو قرض ادا نہ کیا ہو تو آج ہی معافی مانگ لیں، قرضہ چکا دیں..... اگر کسی کی غیبت کی ہے، تو اس صاحب حق سے معافی تلافی کی بطریق شرع کوشش کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے لئے دعا کریں اور ایصال ثواب کریں چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ ہو.....

یہ بات تو اپنی جگہ درست ہے کہ ''حقوق اللہ'' توبہ سے معاف ہو جاتے ہیں..... لیکن ''حقوق العباد'' اس وقت تک معاف نہیں ہوتے، جب تک صاحب حق معاف نہ کرے، یا اس کو ادا نہ کرے..... لیکن حضرت تھانوی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ

ایک آدمی سے زندگی میں حقوق العباد ضائع ہوئے اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں ان حقوق کی ادائیگی کی فکر عطا فرمائی اور توبہ کی توفیق عطا فرمائی، جس کے نتیجے میں اس نے ان حقوق کی ادائیگی کی فکر شروع کر دی، اور اب لوگوں سے معلوم کر رہا ہے کہ میرے ذمے کس شخص کے کیا حقوق باقی رہ گئے ہیں تاکہ میں ان کو ادا کر دوں..... لیکن ابھی ان حقوق کی ادائیگی کی تکمیل نہیں کر پایا تھا کہ اس سے پہلے ہی اس کا انتقال ہوگیا..... اب سوال یہ ہے کہ چونکہ اس نے حقوق کی ادائیگی مکمل نہیں کی تھی، اور معاف بھی نہیں کرائے تھے کیا آخرت کے

عذاب سے اس کی نجات اور بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ہے؟.....

حضرت تھانوی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ فرماتے ہیں کہ

اس شخص کو بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے..... اس لئے کہ جب یہ شخص حقوق کی ادائیگی اور توبہ کے راستے پر چل پڑا تھا..... اور کوشش بھی شروع کردی تھی تو انشاء اللہ اس کوشش کی برکت سے آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کے اصحاب حقوق کو راضی فرمادیں گے..... اور وہ اصحاب حقوق اپنا حق معاف فرمادیں گے.....

باب نمبر 10

صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کی حقیقت

گناہ صغیرہ اور گناہ کبیرہ کی تفریق

گناہوں کی دو قسمیں ہیں، صغیرہ گناہ، اور کبیرہ گناہ، صغیرہ گناہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو کرلو..... اور کبیرہ گناہ سے بچنے کی کوشش کرو، بلکہ دونوں گناہ ہیں..... البتہ یہ چھوٹا گناہ ہے، اور وہ بڑا گناہ ہے.....

بعض لوگ اس تحقیق میں پڑے رہتے ہیں کہ یہ صغیرہ ہے یا کبیرہ ہے؟..... ان کی تحقیق کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ اگر کبیرہ ہے تو بچنے کا اہتمام کریں، اور اگر صغیرہ ہے تو کر لیں..... اس بارے میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

''اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے آگ کا بڑا انگارہ اور چھوٹی چنگاری، کہ اگر چھوٹی چنگاری ہے تو اس کو اٹھا کر اپنے کپڑوں کی الماری میں رکھ لو..... اس لئے کہ وہ چھوٹی سی تو ہے..... لیکن یاد رکھو! وہی چھوٹی چنگاری تمہاری الماری کو جلا دے گی، جس طرح انگارہ جلا ڈالتا ہے، یا جیسے چھوٹا سانپ اور بڑا سانپ ڈسنے میں دونوں برابر ہیں اس طرح گناہ صغیرہ ہو، چاہے کبیرہ ہو..... جب وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی کا عمل ہے تو پھر کیا صغیرہ اور کیا کبیرہ.....''

اسی وجہ سے علماء نے فرمایا ہے کہ

اگر کوئی شخص صغیرہ گناہ کو صغیرہ سمجھ کر کرلے تو وہی صغیرہ پھر کبیرہ بن جاتا ہے..... اس لئے کسی گناہ کو چھوٹا سمجھ کر اختیار مت کرو.....

گناہ گناہ کو کھینچتا ہے

یاد رکھو! جس طرح ایک نیکی دوسری نیکی کو کھینچتی ہے..... اسی طرح ایک گناہ دوسرے گناہ کو کھینچتا ہے..... برائی برائی کو کھینچتی ہے..... آج اگر تم نے ایک گناہ کر لیا اور یہ سوچا کہ چھوٹا گناہ ہے، کرلو، یاد رکھو وہ گناہ دوسرے گناہ کو کھینچے گا..... دوسرا گناہ تیسرے گناہ کو کرائے گا..... اور بات پھر کسی حد پر نہیں رکے گی..... اور گناہ کے معنی ہیں ''اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی'' اگر اللہ تبارک وتعالیٰ صرف ایک نافرمانی پر پکڑ فرمالیں تو صرف ایک نافرمانی بھی جہنم میں پہنچانے کے لئے کافی ہے..... چاہے وہ نافرمانی چھوٹی ہو یا بڑی ہو، پھر بچنے کا کوئی راستہ نہیں..... اس لئے کسی گناہ کو چھوٹا مت سمجھو.....

صغیرہ اور کبیرہ دونوں گناہوں سے بچو

صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ دو قسم کے ہیں فرق یہ ہے کہ کبیرہ بغیر توبہ و ندامت اور بغیر چھوڑنے کا عہد کے معاف نہیں ہوتا پہلے کئے پر ندامت ہو آگے کیلئے عزم کریں..... اور عملاً اس کے پاس آئندہ نہ جائیں' صغیرہ سے بھی اس طرح بچو جیسے کبیرہ سے بچتے ہو جان بوجھ کر کسی چھوٹے گناہ کو کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے جرأت ہے اور یہ بڑا گناہ بن جاتا ہے..... یہ بڑا جرم ہے اور صغیرہ گناہ پر اصرار کرنا بھی کبیرہ ہے..... مثلاً پہلے دائیں کروٹ لیٹ گئے پھر چاہے جس طرح لیٹے مگر جان بوجھ کر دائیں کروٹ نہ لیٹا اور معلوم ہونے کے باوجود ضد یا اصرار سے ایسا کیا تو یہ کبیرہ ہے..... بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا کام ہے..... آج کے مسلمان عمداً اس کے خلاف کرتے ہیں کھاتے وقت بھری انگلیں سے گلاس دائیں سے پکڑنا نفاست کے خلاف ہے مگر بائیں سے گلاس پکڑلو اور پینا شروع کرو، دایاں ہاتھ نیچے رکھ کرتا کہ رسول پاک ﷺ کے فرمان کا اہتمام اور عظمت ہو.....

صغائر کی مثالیں

ایک آدمی صبح اٹھتا ہے سلام کر لیا ایک گناہ معاف ہو گیا کسی سے ہنس کر بات کر لی، مسجد کی طرف چل دیئے..... ہر قدم پر ایک نیکی لکھی گئی ایک گناہ معاف ہوا وضو سے ہاتھ پاؤں کے گناہ معاف ہو گئے..... مگر یہ سارے صغیرہ گناہوں کے لئے ہیں یہ فرق ہے دونوں میں صغیرہ گناہ بے شمار ہیں سنت کے خلاف سارے عمل صغیرہ ہیں پانی بسم اللہ کہہ کر نہیں پیا یہ صغیرہ ہو گیا..... داہنے کے بجائے بائیں سے کھایا پیا صغیرہ گناہ ہے سینکڑوں گناہ معلوم ہی نہیں تو عمل اس سے بچنے کا کیسے ہو گا..... غرض حضور ﷺ کے طریقوں کے خلاف کرنا سارے صغیرہ ہیں اور بسا اوقات ایسے گناہ ہو جاتے ہیں کہ آدمی کو خبر بھی نہیں ہوتی اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو ایسے معاف کر دیتے ہیں کہ انکو خبر بھی نہیں ہوتی جیسے صغیرہ گناہ ہونے کے سینکڑوں راستے ہیں ایسے ہی اس کے معاف ہونے کے بھی سینکڑوں راستے ہیں.....

(اصلاحی خطبات م)

83 کبیرہ گناہ کی فہرست

1. زنا (عورت سے بدفعلی) کرنا۔
2. لواطت (لڑکے سے بدفعلی) کرنا۔
3. شراب پینا، اگر چہ ایک قطرہ ہو، اسی طرح تاڑی، گانجھ، بھنگ وغیرہ نشہ کی چیزیں پینا.....
4. چوری کرنا.....
5. پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا.....
6. ناحق کسی کو قتل کرنا.....
7. شہادت کو چھپانا جب کہ اس کے سوا اور کوئی شاہد نہ ہو.....

8 جھوٹی گواہی دینا.....

9 جھوٹی قسم کھانا.....

10 کسی کا مال غصب کرنا.....

11۔ میدان جہاد سے بھاگنا (جب کہ مقابلہ کی قدرت موجود ہو)

12۔ سود کھانا.....

13۔ یتیم کا مال ناحق کھانا.....

14۔ رشوت لینا.....

15۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا.....

16۔ قطع رحمی کرنا۔ (قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا)

17۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف کسی قول یا فعل کو بالقصد جھوٹ منسوب کرنا.....

18۔ رمضان میں بلا عذر روزہ توڑنا.....

19۔ ناپ تول میں کمی کرنا.....

20۔ کسی فرض نماز کو اپنے وقت سے مقدم یا موخر کرنا.....

21۔ زکوۃ یا روزہ کو اپنے وقت پر نہ ادا کرنا (عذر و مرض کی صورت میں مستثنیٰ)

22۔ حج فرض ادا کئے بغیر مر جانا۔ (اگر موت کے وقت وصیت کر دی، اور حج کا انتظام چھوڑا تو اس گناہ سے نکل گیا)

23۔ کسی مسلمان کو ظلماً نقصان پہنچانا.....

24۔ کسی صحابی کو برا کہنا.....

25۔ علماء اور حفاظ قرآن کو برا بھلا کہنا، ان کو بدنام کرنے کے درپے رہنا.....

26۔ کسی ظالم کے پاس کسی کی چغل خوری کرنا.....

27۔ دیاثت یعنی اپنی بیوی، بیٹی وغیرہ کو باختیار خود حرام میں مبتلا کرنا یا اس پر

راضی ہونا.....

28۔ قیادت یعنی کسی اجنبی عورت کو حرام پر آمادہ کرنا اور اس کے لئے دلالی کرنا.....

29۔ باوجود قدرت کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنا.....

30۔ جادو سیکھنا اور سکھانا یا اس پر عمل کرنا.....

31۔ قرآن یاد کر کے بھلا دینا (یعنی باختیار خود لا پرواہی سے بھلا دیں، کسی مرض و ضعف سے ایسا ہو جائے وہ اس میں داخل نہیں) اور بعض علماء نے فرمایا کہ نسیان قرآن جو گناہ کبیرہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا بھول جائے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے.....

32۔ کسی جاندار کو آگ میں جلانا (سانپ، بچھو، ان کی ایذا سے بچنے کی اگر کوئی اور صورت جلانے کے سوا نہ ہو تو مذائقہ نہیں)

33۔ کسی عورت کو اس کے شوہر کے پاس جانے اور حقوق شوہری ادا کرنے سے روکنا.....

34۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا.....

35۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف ہونا.....

36۔ مردار جانور کا گوشت کھانا۔ (حالت اضطرار مستثنیٰ ہے)

37۔ خنزیر کا گوشت کھانا۔ (حالت اضطرار مستثنیٰ ہے)

38۔ چغل خوری کرنا.....

39۔ کسی مسلمان یا غیر مسلم کی غیبت کرنا.....

40۔ جوا کھیلنا.....

41۔ مال میں اسراف (مصلحت وضرورت سے زائد خرچ کرنا)

42۔ زمین میں فساد پھیلانا.....

43۔ کسی حاکم کے حق سے عدول کرنا.....

44۔ اپنی عورت کو ماں بیٹی کے مثل کہنا، جس کو عربی میں ظہار کہا جاتا ہے.....

45۔ ڈاکہ زنی کرنا.....

46۔ کسی صغیرہ گناہ پر مداومت کرنا (ج)

47۔ معاصی پر کسی کی اعانت کرنا یا گناہ پر آمادہ کرنا.....

48۔ لوگوں کو گانا سنانا، اور عورت کا گانا مطلقاً (ھ)

49۔ لوگوں کے سامنے ستر کھولنا.....

50۔ کسی حق واجب کے ادا کرنے میں بخل کرنا.....

51۔ حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے افضل کہنا.....

52۔ خودکشی کرنا یا اپنے کسی عضو کو باختیار خود تلف کرنا اور یہ دوسرے کو قتل کرنے سے زیادہ گناہ ہے (ابوداؤد)

53۔ پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا.....

54۔ صدقہ (ہدیہ) دے کر احسان جتلانا، اور تکلیف پہنچانا.....

55۔ قضاوقدر (تقدیر) کا انکار کرنا.....

56۔ اپنے امیر سے غداری کرنا.....

57۔ نجومی یا کاہن کی تصدیق کرنا.....

58۔ لوگوں کے نسب پر طعنے دینا.....

59۔ کسی مخلوق کے لئے بطور نذر تقرب جانور کی قربانی کرنا.....

60۔ تہبند یا پاجامہ وغیرہ کو از راہ تکبر ٹخنوں سے نیچا لٹکانا.....

61۔ کسی گمراہی کی طرف لوگوں کو بلانا یا کوئی بری رسم نکالنا.....

62۔ اپنے بھائی مسلمان کی طرف تلوار یا چاقو وغیرہ سے مارنے کا اشارہ کرنا....

63۔ جھگڑے لڑائی کا خوگر ہونا.....

64۔ غلام کو خصی بنوانا اس کے عضو کو کٹوانا یا اس کو سخت تکلیف دینا.....

65۔ احسان کرنے والے کی ناشکری کرنا.....

66۔ ضرورت سے زیادہ پانی میں بخل کرنا.....

67۔ حرم محترم میں الحاد و گمراہی پھیلانا (یہ ہر جگہ گناہ ہے مگر حرم میں اشد ہے)

68۔ لوگوں کے پوشیدہ عیوب کو تلاش کرنا، اوران کے درپے ہونا.....

69۔ چوسر کھیلنا یا طبلہ سارنگی وغیرہ بجانا (اور ہر ایسا کھیل کھیلنا جس کی حرمت پر علماء کا اتفاق ہے گناہ کبیرہ میں داخل ہے.....

70۔ بھنگ کھانا پینا.....

71۔ مسلمان کا کسی مسلمان کو کافر کہنا.....

72۔ ایک سے زائد بیویاں ہوں توان کے حقوق میں برابری نہ کرنا.....

73۔ اپنے ہاتھ سے مشت زنی کرکے شہوت پوری کرنا.....

74۔ حائضہ عورت سے جماع کرنا.....

75۔ مسلمانوں پر اشیاء کی گرانی سے خوش ہونا.....

76۔ کسی گائے بکری وغیرہ سے جماع کرنا.....

77۔ عالم کا اپنے علم پر عمل نہ کرنا.....

78۔ کسی کھانے کو برا کہنا (بنانے یا پکانے کی خرابی بیان کرنا اس میں داخل نہیں)

79۔ گانے بجانے کے ساتھ رقص کرنا.....

80۔ یعنی دین کے مقابلہ میں دنیا کو ترجیح دینا۔

81۔ بے ریش لڑکے کی طرف شہوت سے نظر رکھنا.....

82۔ کسی دوسرے کے گھر میں جھانکنا.....

83۔ صغیرہ گناہ کو بار بار کرنا..... (گناہ بے لذت)

چند کبیرہ گناہ مع تفصیل

کبیرہ گناہوں کی تعداد تو بے شمار ہے جن میں سے اکثر کو بندہ نے لکھ دیا ہے اب یہاں پر چند کبیرہ گناہ مع شرح لکھے جاتے ہیں جن میں امت کا اکثر طبقہ بتلا ہوا ہے.....

فرمان رسول ﷺ

''کل امتی معافی الاالمجاهرین'' (صحیح بخاری)

''میری پوری امت کو معاف کیا جا سکتا ہے مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی علانیہ بغاوت کرنے والوں کو ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا.....''

اللہ تعالیٰ کی کھلی بغاوتیں

1 داڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا، کٹانا یا منڈانا..... دل میں اللہ کے حبیب ﷺ کی صورت مبارکہ سے نفرت تو ایمان کہاں؟.....

2 شرعی پردہ نہ کرنا.....

وہ قریبی رشتہ دار جن سے پردہ فرض ہے

1۔ چچازاد 2۔ پھوپھی زاد 3۔ ماموں زاد 4۔ خالہ زاد 5۔ دیور

6۔جیٹھ 7۔ نندوئی 8۔ بہنوئی 9۔پھوپھا 10۔خالو

11۔ شوہر کا بھتیجا 12۔شوہر کا بھانجا 13۔شوہر کا چچا

14۔شوہر کا ماموں 15۔ شوہر کا پھوپھا 16۔شوہر کا خالو۔

3 مردوں کا ٹخنے ڈھانکنا.....

4 بلا ضرورت کسی جاندار کی تصویر کھینچنا، کھنچوانا، دیکھنا، رکھنا اور تصویر والی جگہ جانا.....

5 گانا باجا سننا.....

6 ٹی وی دیکھنا.....

7 حرام کھانا جیسے بینک اور انشورنس وغیرہ کی کمائی.....

8 غیبت کرنا اور سننا.....

مندرجہ بالا آٹھ گناہوں کی فہرست مفتی رشید صاحب کی کتاب ارشاد الرشید سے نقل کی گئی ہے.....

7 کبیرہ گناہ مع تفصیل

1 پہلا گناہ: داڑھی کا نہ رکھنا یا ایک مٹھ سے کم کرنا

میرے دوستوں داڑھی کا رکھنا تمام انبیاء کی سنت ہے اور چاروں اماموں کے نزدیک ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے! آپ ﷺ نے فرمایا:

"خالفو المشرکین اوفو واللحی واوفو الشوارب"

(متفق علیہ)

مشرکوں کی مخالفت کرو ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ.....

داڑھی کا منڈوانا تو عورتوں کی طرح اپنے چہرہ کو بنانا ہے مشکوۃ کی ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

"لعن اللہ المستشبھین من الرجال بالنساء"

"اللہ تبارک وتعالیٰ کی لعنت ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں....."

کسریٰ کے دو درباری آپ ﷺ کے پاس آئے ان کے ڈاڑھیاں مونڈیں ہوئی تھیں آپ ﷺ کی نگاہ انور جب ان پر پڑی تو آپ ﷺ نے فوراً منہ پھیر لیا اور ان کو یہ بددعا دی کہ تم پر ہلاکت ہو اور ساتھ میں یہ بھی فرمایا کہ میرے رب نے مجھے پوری ڈاڑھی رکھنے کا حکم دیا ہے..... (ڈاڑھی کا وجوب)

داڑھی منڈانا تغیر خلق اللہ میں داخل ہے

قرآن مجید کی آیت

"ولا مرنھم فلیغیرن خلق اللہ"

کی تفسیر میں مفسرین حضرات نے لکھا ہے کہ داڑھی منڈانا بھی تغیر خلق اللہ ہے.....
یعنی اللہ کی بنی ہوئی صورت کو بگاڑنا ہے..... (بیان القرآن ص۱۵۹، پارہ۵)

اور بالاتفاق تغیر خلق اللہ حرام ہے..... شیطان لعین نے یہ کہا تھا کہ خدا کے بندوں کو حکم دوں گا کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں کو بگاڑیں.....

داڑھی رکھنے کی ترغیب عاشقانہ ترغیب

مرشدی حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا:

یہ بتائیے کہ حضور ﷺ کے چہرہ مبارک پر داڑھی تھی کہ نہیں؟..... تو اگر ہم اپنے نبی کی شکل نہ بنائیں گے اور قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسول ﷺ نے پوچھ لیا کہ تم کو میری شفاعت چاہیے؟..... کہے گا کہ جی ہاں آج گنہگاروں کے لئے تو آپ ہی کی شفاعت کا سہارا ہے اور آپ نے سوال کرلیا کہ تو نے میری شکل میں کیا عیب پایا کہ ظالم تو نے ساری دنیا کی شکلیں بنائیں اور میری شکل نہیں بنائی تو کیا جواب دو گے؟.....

بتائیے یہ گال ہمارے ہیں یا اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہیں؟..... ہم بھی اللہ کے ہیں، ہمارے گال بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہیں..... جب اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کا جھنڈا ان گالوں پر لہرا دیجئے..... داڑھی ایک مشت رکھئے اگر داڑھی رکھنے سے چہرہ بدنما لگتا تو داڑھی ہرگز حضور ﷺ کی سنت نہ ہوتی..... اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیاروں کی شکل کو پیارا ہی بناتا ہے..... یہی دلیل ہے کہ داڑھی رکھنے سے شکل بدنما نہیں بلکہ خوبصورت ہوجاتی ہے..... کیا عمدہ شعر ایک نوجوان نے کہا ہے.....

اگر داڑھی کے رکھ لینے سے چہرہ بدنما لگتا
تو پھر داڑھی مرے سرکار کی سنت نہیں ہوتی

داڑھی نشان شجاعت اور شعار مردانہ ہے

حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ:

میں نے دنیا کے عجائب خانوں کے شیروں کو دیکھا کہ سب کے داڑھی تھی جس نے نہ دیکھا ہو تو کبھی دیکھ لینا کہ شیر ببر جتنے ہوتے ہیں ان کی پوری داڑھی ہوتی ہے اور شیر کی بی بی یعنی شیرنی کے منہ پر بالکل بال نہیں ہوتے..... ابھی ساؤتھ افریقہ میں ایک شیر اور شیرنی کو دیکھا کہ شیرنی کے چہرے پر ایک بال بھی نہیں اور شیر کے پوری داڑھی..... تو میں اپنے دوستوں سے جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ایک سوال کرتا ہوں کہ آپ شیر بننا چاہتے ہیں یا شیرنی..... جو شیرنی بننا چاہتا ہو ہاتھ اٹھا دے..... (اس پر شیرنی بننے کے لئے کسی نے بھی ہاتھ نہ اٹھایا پھر فرمایا کہ) دیکھا آپ نے ایک ہاتھ بھی نہیں اٹھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم کو مرد بنایا ہے تو ہم بھی مرد بن کر دکھائیں.....

ایک صاحب نے میرے کہنے سے داڑھی رکھ لی تو ایک دن ان کی بیوی نے کہا کہ میاں ہمیں بھی دعا میں یاد رکھنا..... تو انہوں نے پوچھا کہ اس سے پہلے کبھی آپ نے مجھ سے دعا کے لئے نہیں کہا جب میں داڑھی منڈا رہا تھا تو اس نے کہا کہ اس وقت آپ دعا کے اہل نہیں تھے..... آپ اہلیہ لگ رہے تھے داڑھی نہ ہونے سے لا فرق بینی و بینک لہذا دوستوں عرض کرتا ہوں کہ داڑھی سے دنیا میں بھی فائدہ ہے..... (مواعظ حسنہ)

سنت کے مطابق داڑھی رکھ کر قیامت کے دن ہر داڑھی والا اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور خواجہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ شعر پیش کر سکے گا.....

تیرے محبوب کی یا رب شباہت لے کر آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لے کر آیا ہوں

داڑھی کی شرعی حدود

حضرت والا نے ارشاد فرمایا:

حکیم الامت رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ نے بہشتی زیور ج ۱۱ صفحہ ۱۱۵ پر لکھا ہے کہ:

تمام علماء کا یہ اجماع ہے کہ چاروں اماموں کے نزدیک داڑھی کا ایک مٹھی رکھنا واجب اور ایک مٹھی سے کم کرنا بھی حرام ہے..... جتنا منڈانا حرام ایک مٹھی سے کم کرنا اتنا ہی حرام ہے (لا فرق بینھما) دونوں میں ذرا بھی فرق نہیں..... اس پر چاروں اماموں کا اجماع ہے..... اگر امام شافعی یا امام احمد ابن حنبل یا امام مالک کے نزدیک کچھ بھی گنجائش ہوتی تو کہہ دیا جاتا کہ چلو گنجائش پر عمل کر لو لیکن دوستو! چاروں اماموں کا اجماع ہے.....

ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ:

داڑھی کے متعلق ایک خاص حکم عرض کئے دیتا ہوں کہ نچلے ہونٹ کے نیچے جو بال ہیں یہ داڑھی کا بچہ کہلاتا ہے..... بعض لوگ اس کو منڈا دیتے ہیں داڑھی کا بچہ بھی داڑھی کے حکم میں ہے..... اس کا منڈانا بھی حرام ہے اور بعض لوگ خط بناتے بناتے نچلے جبڑے کے آخر تک لے آتے ہیں کہ تین چوتھائی (۳/۴) گال فارغ البال ہو جاتا ہے اور داڑھی کی ایک ہلکی سی لکیر رہ جاتی ہے..... اس طرح وہ اپنا ذوق کمسنی پورا کرتے ہیں.....

تو اس کا مسئلہ یہ ہے کہ جبڑے کے اوپری حصہ پر جو بال ہیں ان کو صاف کر سکتے ہیں..... لیکن نچلے جبڑے کے بال داڑھی میں شامل ہیں ان کا منڈنا حرام ہے..... اور داڑھی تینوں طرف سے ایک مشت ہونی چاہئے..... ٹھوڑی کے نیچے بھی ایک مشت اور دائیں اور بائیں جانب بھی ایک مشت داڑھی کو حجام کے حوالہ نہ کیجئے..... اپنی مٹھی میں اپنی داڑھی پکڑ لیجئے پھر جو مٹھی سے زیادہ ہو اس کو حجام سے ترشوائیے.....

دو عبرت انگیز واقعات

حضرت مولانا حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا کہ: میں اپنے خاندان کا ایک قصہ سناتا ہوں..... میرے خاندان میں ایک بڑے میاں تھے..... میں نے کہا کہ داڑھی رکھ لو..... کہنے لگے کہ داڑھی بہت مشکل معلوم ہوتی ہے..... میں نے کہا کہ دیکھو جب قبر میں جنازہ اترے گا تو یہ گال کیڑے کھا جائیں گے..... پھر یہ زمین بھی نہ رہے گی..... جلدی سے سبزہ اگا لو..... جلدی سے باغ محمد ﷺ لگا لو..... لیکن نہیں مانے..... پھر ان کو کینسر ہو گیا..... گال پر ایک دانہ تھا، اسکو گھوڑے کے بال سے انہوں نے باندھ دیا..... وہ زخم سڑ گیا..... گال میں سوراخ ہو گیا اور کینسر ہو گیا اور گال سے ایک ایک چھٹانک مواد نکلنے لگا تو اس وقت داڑھی رکھ لی.....

میں نے بہت دن کے بعد دیکھا تو کہا کہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ داڑھی رکھ لی..... کہنے لگے کہ کینسر کی وجہ سے میرے گال میں سوراخ ہو گیا جس سے لوگ گھن کرتے تھے تو میں نے داڑھی سے وہ سوراخ چھپا لیا... میں نے کہا کہ کاش آپ اللہ کیلئے داڑھی رکھتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا پیار نصیب ہو جاتا.. مسلسل نافرمانی سے عقل بھی معذب ہو جاتی ہے...

دوستو! بس اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہئے معلوم نہیں کس وقت مالک ناراض ہو جائیں اور کسی عذاب میں ابتلاء ہو جائے..... (مواعظ حسنہ)

پراسرار بچھو:

یہ بات وہاں کے ایک بہت ہی ذمہ دار آدمی نے بتائی..... دو افغانی پشاور سے افغانستان ٹرک پر جا رہے تھے..... راستہ میں ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ان کا ٹرک تباہ ہو گیا اور یہ دونوں ساتھی وہیں مر گئے..... ان میں سے ایک کی سنت کے مطابق داڑھی تھی اور دوسرا

داڑھی منڈواتا تھا..... ان دونوں کی لاشوں کا کوئی وارث نہ ملا اور نہ ہی پتہ چل سکا کہ یہ دونوں کہاں کے رہنے والے ہیں..... کچھ عرصہ انتظار کے بعد ان دونوں لاشوں کو دفن کر دیا گیا.....

کافی دونوں کے بعد جب ٹرک منزل مقصود تک نہ پہنچا تو متوفیوں کے رشتہ داروں نے چھان بین شروع کی تباہ شدہ ٹرک کے ڈھانچے سے ان کو پتہ چل گیا کہ ان کے دونوں عزیز یہاں ہیں وہاں کے لوگوں نے لاشوں کو لے جانے کے لئے تقاضا کیا..... قبروں کو کھولا گیا..... جس آدمی کی سنت کے مطابق داڑھی تھی وہ تو ویسے ہی قبر میں تر و تازہ موجود تھا۔ کسی کیڑے مکوڑے نے خراب نہ کیا تھا.. دوسرا ساتھی جو بغیر داڑھی کے تھا اس کے ٹھوڑی کو بچھو کھا رہے تھے... نظارہ بہت عبرت ناک تھا.. چنانچہ اس دوسری میت کو وہیں پر چھوڑ دیا گیا اور نکالنے کی جرت کسی کو نہ ہوئی. (قبر کی زندگی)

قبر کی کر لو کچھ تیاری رکھ لو بھائی اب تو داڑھی
سامنا جب آقا کا ہو جھکے نہ گردن شرم کے مارے
شکل نبی ﷺ کی جو اپنائے گا رب کا پیارا وہ بن جائے گا
برسے گی اس پر رحمت باری رکھ لو بھائی اب تو داڑھی
جس نے نبی ﷺ کے دل کو دکھایا اللہ کو گویا اس نے ستایا
حشر میں ہو گی اس کی خواری رکھ لو بھائی اب تو داڑھی

2 دوسرا گناہ: عورت کا شرعی پردہ نہ کرنا

آیت حجاب:

مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ پردے کا حکم سورۃ الاحزاب کی درج ذیل آیت میں نازل ہوا اس لئے اس آیت کو آیت حجاب بھی کہا جاتا ہے..... یہ آیت تو تقریباً ۸ لائن کی ہے لیکن اس میں جو مین پوائنٹ ہے وہ یہ ہے:

''واذا سالتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب''

''جب تمہیں (ان ازواج مطہرات سے) کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر (کھڑے ہو کر) مانگا کرو آگے یہ بھی فرمایا کہ یہ بات تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کو پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے.....''

مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس آیت میں خطاب صحابہؓ سے ہے اور خطاب گویا کہ پوری امت سے ہے تو صحابہ سے کہا جا رہا ہے کہ نبی کی بیویوں سے پردے کے باہر سے کوئی چیز مانگا کرو حالانکہ صحابہ کے تقوی تک کوئی بڑے سے بڑا ولی نہیں پہنچ سکتا لیکن اس وقت کے کچھ جہلا کہتے ہیں اجی ہماری نیت صاف ہے.....

''یا ایھا النبی قل لا زواجک وبناتک و نسآء المومنین یدنین علیھن من جلا بیبھن''

''اے نبی! اپنی بیویوں، صاحبزادیوں اور دوسرے مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ لٹکا لیا کریں اپنے اوپر تھوڑی سی چادریں.....''

یہ آیت پردہ کے سلسلے میں نازل ہونے والی آیات میں بڑی اہمیت کی حامل ہے.....
چونکہ اس آیت سے بڑے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کے حکم میں چہرے کا چھپانا بھی

شامل ہے، چنانچہ علماء اور مفسرین نے اس آیت کے تحت چہرے کے پردہ پر خاصی بحث کی ہے..... نیز اس آیت میں چونکہ خطاب صرف ازواج مطہرات یا حضور ﷺ کی بیٹیوں ہی کو نہیں ہے، بلکہ واضح طور پر تمام مسلمان عورتوں کو ہے.....

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

جلاب اس چادر کو کہا جاتا ہے جو عورت (اجنبی مردوں کی نظر سے بچنے کیلئے) اوپر سے نیچے تک اوڑھتی ہے..... (حجاب ص ۳۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

چادر اس طریقے سے لپیٹی جائے کہ اس سے سینے اور چہرے کا بڑا حصہ چھپ جائے....

(روح المعانی ج ۲۲ ص ۹۸ بحوالہ حجاب ص ۴۳)

امام ابوالمسعود رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

آیت کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان عورتیں جب ضروریات کے لئے گھروں سے نکلیں تو اپنی چادروں سے بدنوں اور چہروں کو چھپالیا کریں..... تاکہ ان میں اور فاحشہ عورتوں میں امتیاز رہ سکے..... (تفسیر ابی السعود۔ ج ۷، ص ۱۱۵)

یہاں یہ بات واضح رہے کہ تمام مفسرین ومحدثین کے نزدیک شرعی پردہ اس کو کہتے ہیں جس میں تمام بدن کو چادر سے مع چہرے کے ڈھانپا جائے البتہ آنکھیں ہاتھ پیر اس سے مستثنیٰ ہیں.....

صحابیات کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پردہ

احکام حجاب کے نزول کے بعد صحابیات پردہ کا بہت اہتمام کرتی تھیں حتیٰ کہ حضور اقدس ﷺ سے بھی پردہ کرتی تھیں اور بے حجاب آپ ﷺ کے سامنے بھی نہیں آتی

تھیں..... کوئی چیز لینی دینی ہوتی یا کوئی مسئلہ پوچھنا ہوتا تب بھی پردہ کے پیچھے ہی سے بات کرتی تھیں.....

چنانچہ ایک طویل حدیث کے ذیل میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

''ایک عورت کے ہاتھ میں پرچہ تھا اس نے پرچہ دینے کے لئے پردہ کے پیچھے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہاتھ بڑھایا..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ روک لیا اور فرمایا کہ نہ معلوم مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا؟ اس نے کہا یہ عورت کا ہاتھ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں پر مہندی لگاتی.....'' (ابوداؤد و نسائی)

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ:

''حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ ام المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھیں کہ اچانک حضرت ابن ام مکتوم نابینا صحابی تشریف لائے تو فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پردہ کرلو حضرت ام سلمہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا وہ نابینا ہے؟ ہمیں نہیں دیکھتا..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم بھی اندھی ہو اس کو نہیں دیکھ سکتی.... (رواہ احمد و ترمذی و ابوداؤد و مشکوٰۃ ص ۲۶۹)

اس حدیث کی شرح میں محدثین نے بہت کچھ لکھا ہے لیکن کتاب کی طوالت کے خوف سے بندہ نے اس کو نہیں لکھا ہے بس اہل عقیدت کے لئے اسی حدیث میں پردہ کی اہمیت کے لئے بہت کچھ ہے.....

ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بدترین عورتیں آزادانہ بے پردہ گھرانے والی عورتیں ہیں وہ نام کی مسلمان (یعنی منافق) ہیں..... (سنن بیہقی)

ایک طویل حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عورتوں کے جہنم میں عذاب بتلائے ان میں سے ایک عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا.....

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے بالوں کے ساتھ

جہنم میں لٹکی ہوئی ہے اوراس کا دماغ ہنڈیا کی طرح جوش مار رہا ہے یعنی وہ عورت تین سزاؤں میں مبتلا تھی.....

جہنم کے اندر ہونا، بالوں کے ساتھ باندھ کر الٹا لٹکانا، دماغ کا ایسے جوش مارنا اور پکنا جیسے دیگچی آگ پر رکھی جائے اوراس میں ڈالی گئی چیز جوش مارتی ہے اور پکتی ہے.....

پھر آپ ﷺ نے عورتوں کے عذاب کے بعد فرمایا کہ

اس عورت پر یہ عذاب اس وجہ سے ہو رہا تھا کہ یہ عورت نامحرم مردوں سے اپنے سر کے بال نہیں چھپاتی تھی اور نہ پردہ کے اہتمام کرتی تھی.....

3 تیسرا گناہ: ٹخنوں سے نیچے شلوار کا رکھنا

چاروں امام اس بات پر متفق ہیں کہ شلوار کا یا پینٹ کا ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے احادیث میں اس عمل کرنے والے کے لئے بڑی وعیدیں آئی ہیں..... چنانچہ مسلم شریف کی روایت ہے کہ:

جو ٹخنہ چھپاتا ہے قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے بات بھی نہیں کرے گا ''یکلمهم الله یوم القیامة '' قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے کلام محبت نہیں فرمائیں گے''ولا ینظر الیهم الله ''ایسوں کو اپنی نظر رحمت سے محروم کردے گا۔''ولا یزکیهم ''اورانہیں توفیق تزکیہ نہیں دے گا یعنی ایسوں کو توفیق اصلاح بھی نہیں دے گا ''ولهم عذاب الیم'' اورانہیں دردناک عذاب ہوگا..... (مسلم ج ۱ باب تحریم الاسبال ص ۷۱)

اسبال ازار کی ممانعت

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح بخاری فتح الباری ص ۲۶۳ ج ۱۰ میں تین

روایات اور نقل فرماتے ہیں

جن سے ''اسبال ازار'' کی ممانعت کی تائید ہوتی ہے بندہ نے اس میں سے دو روایات یہاں نقل کیں ہیں.....

❶ ایک صحابی نے اجازت مانگی کہ میری پنڈلی سوکھ گئی ہے، ہڈی پر گوشت نہیں ہے

''انی حمش الساقین''

مجھے ٹخنہ چھپانے کی اجازت دے دیجئے..... لیکن اس بیماری کے باوجود آپ ﷺ نے ان کو ٹخنہ چھپانے کی اجازت نہیں دی.....

اس سے معلوم ہوا کہ یہ کتنا اہم حکم ہے..... ایک دوسرے صحابی کو آپ نے دیکھا کہ ان کا ٹخنہ چھپا ہوا ہے..... آپ ﷺ نے فرمایا کہ

اے میرے صحابی (لاتسبل) اپنا ٹخنہ مت چھپایا کرو''فان الله لا يحب المسبلين''

''اللہ تبارک وتعالیٰ ٹخنہ چھپانے والوں سے محبت نہیں کرتا.....'' (فتح الباری ج ۱۰ ص ۲۶۴)

❷ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

حق تعالیٰ ٹخنے سے نیچے لباس رکھنے والے سے محبت نہیں فرماتے.. (فتح الباری کتاب اللباس جلد ع ۱۰)

❸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''یعنی ٹخنے کے نیچے جتنا حصہ پائجامہ کا لٹکا ہوگا وہ جہنم میں ہوگا.'' (بخاری شریف)

4 چوتھا گناہ: گانا سننا سنانا

اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرآن میں ارشاد ہے:

''ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذھا ھذوا اولئک لھم عذاب مھین'' سورۃ لقمان

''بعض لوگ کھیل کے سامان خریدتے ہیں تا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے راستہ سے بچلائیں بلاعلم اور اسے ہنسی بنائیں ان کیلئے اہانت ناک عذاب ہوگا.....''

اس آیت میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک

''لھو الحدیث''

سے مراد گانا اور اس کے آلہ جات ہیں..... (مصنف ابن ابی شعبہ بحوالہ نیل الاوطار صفحہ ۱۰۳ جلد ۸)

گانا بجانا بھی آج کل معاشرہ کا جزء بن گیا ہے اور اس کو بھی ترقی سمجھا جاتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے.....

''ان اللہ تعالی بعثنی رحمۃ للعالمین وھدی للعالمین وامرنی بمحق المعازف والمزامیر والاوثان والصلیب وامر الجاھلیۃ'' (رواہ احمد کما فی المشکوۃ ص ۳۱۸)

''بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ گانے بجانے کے سامانوں کو اور بتوں کو اور صلیب کو اور جاہلیت کے کاموں کو مٹا دوں.....''

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ فرمائیں کہ میں گانے بجانے کے سامان کو مٹانے کے لئے آیا ہوں لیکن آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والوں نے بلکہ محبت کا دعوی رکھنے والوں نے گانے بجانے کو جزو زندگی بنا رکھا ہے اس کو ترقی سمجھتے ہیں.....

گانا سننا نفاق کو پیدا کرنے کا ذریعہ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

"گانا سننا دل میں نفاق کو اگاتا ہے جیسا کہ پانی کھیتی کو....." (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۱)

گانا سننے پر اخروی عذاب

ایک حدیث میں ہے:

"من وقد الی قبنة یوتستمع منھا صب اللہ فی افرنیه کانک یوم القیامة" (کنزالعمال ج ۱۵)

"جو شخص گانے والی لونڈی سے گانا سنتا ہے قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے کانوں میں پگھلا ہوا گرم سیسہ ڈالیں گے....."

گانے کی آواز ملعون ہے

"دو آوازیں دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں خوشی کے وقت باجہ اور ساز استعمال کرنا اور معصیت کے وقت واویلا کرنا....." (کنزالعمال)

گانا بجانے اور سننے کے بارے میں حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

"الغناء رقبة الزنا" "کہ گانا زنا کا منتر ہے....."

یہ ایک گناہ نہیں بلکہ کئی گناہوں کا سرچشمہ ہے.....

5 پانچواں گناہ: جاندار کی تصویر رکھنا یا بنانا

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو صفت خلق میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے مشابہ بنتے ہیں..... (یعنی تصویریں بناتے ہیں)

(مشکوۃ المصابیح صفحہ ۳۸۶ بخاری ومسلم وترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ

میں نے (ایک مرتبہ) ایک غالیچہ خرید لیا جس میں تصویریں تھیں جب اس کو رسول اکرم ﷺ نے دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے رہ گئے اور اندر داخل نہ ہوئے میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ناگواری محسوس کی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ کے حضور میں توبہ کرتی ہوں اور اللہ کے رسول سے معافی چاہتی ہوں مجھ سے کون سا گناہ سرزد ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ غالیچہ کیسا ہے یہاں کیونکر آیا؟ میں نے عرض کیا یہ آپ کے لئے میں نے خریدا ہے، تاکہ اس پر تشریف رکھیں اور اس کو تکیہ کی جگہ (بھی) استعمال فرمائیں.....

آپ ﷺ نے فرمایا کہ

بلاشبہ قیامت کے دن ان تصویر والوں کو عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو کچھ بنایا تھا اس میں جان ڈالو اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہو اس میں (رحمت) کے فرشتے داخل نہیں ہوتے..... (مشکوۃ ص ۳۳۵، از بخاری ومسلم)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن سب سے سخت عذاب تصویر سازوں کو ہوگا۔''

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے تصویر بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور قیامت کے دن ان

سے کہا جائے گا دنیا میں تم لوگ جو تصویر بناتے تھے ان میں جان ڈال کے دکھاؤ ورنہ جہنم میں جلتے رہو.....'' (بخاری)

ظاہر ہے یہ چیز ان کی دسترس سے باہر ہوگی نہ جان ڈال سکیں گے نہ جہنم سے چھٹکارا پائیں..... دیکھ لیجئے کتنی سخت سزا ہے اس گناہ کی.....

ایک بار حضور اکرم ﷺ سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وعدہ کیا کہ میں فلاں وقت آپ ﷺ کی خدمت میں آؤں گا وعدہ کر کے چلے گئے وقت مقرر پر حضور اکرم ﷺ نے انتظار شروع کیا مگر جبرئیل علیہ السلام نہ آئے آپ ﷺ کو اس پر بڑا تعجب ہوا کہ جبریل جیسا دوست تو کبھی وعدہ خلاف نہیں ہوتا آخر یہ کیا ماجرا ہے؟.....

جب دوسرے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تو حضور اکرم ﷺ نے اس وعدہ خلافی کی وجہ دریافت فرمائی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اصل قصہ یہ ہے کہ جہاں کتا یا تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے اور آپ ﷺ کے حجرہ مبارک میں چارپائی کے نیچے کتا بیٹھا تھا..... نیز پردے پر جاندار کی تصویر تھی اسلئے وعدہ کے باوجود میں حاضر نہ ہوسکا..... (بخاری)

اب سوچئے حضور اکرم ﷺ خود تشریف فرما ہیں فرشتے نے آنے کو وعدہ بھی کر رکھا ہے مگر اس تصویر اور کتے کی وجہ سے حاضر نہیں ہوتا بلکہ نہیں ہوسکتا جو آپ ﷺ کے حجرہ مبارک میں کسی طرح گھس آئے اور جبریل علیہ السلام کی اس اطلاع کے بعد وہ فوراً نکال دیئے گئے..... تو جس مکان میں خود شوق اہتمام سے تصویریں آویزاں کی جائیں وہاں فرشتہ رحمت کا کیوں کر گذر ہوگا؟.....

6 چھٹا گناہ: ٹی وی دیکھنا

ٹی وی کی تباہ کاریوں کی تعداد اتنی ہے کہ جس کو تحریر میں لانا ممکن نہیں احقر کے نزدیک ٹی وی تمام گناہوں کی جڑ ہے ٹی وی کے دیکھنے سے جتنی تعلق مع اللہ میں کمی ہوتی ہے اتنی کسی اور عمل سے نہیں ہوتی کیونکہ ٹی وی کو دیکھنے والا ایک ہی وقت میں تقریباً دس بڑے گناہ کبیرہ کرتا ہے:

1۔تصویر کا دیکھنا 2۔ گانا سننا 3۔ نامحرم کی آواز سننا 4۔آلات لہو ولعب کا استعمال 5۔ وقت کا ضائع کرنا 6۔ذریعہ جرائم 7۔نیم برہنہ اعضاء کو دیکھنا
8۔نامحرم عورتوں کو دیکھنا 9۔کفار سے مشابہت 10۔عورتوں کا نامحرم مردوں کا دیکھنا۔

تصویر کا دیکھنا یا رکھنا کتنا بڑا گناہ ہے اس عمل پر بے شمار وعیدیں آپ ﷺ نے امت کو بتلائی ہیں اور جن میں سے کچھ آپ پچھلے اوراق میں پڑھ ہی چکے ہوں گے اسی طرح گانا سننا اور سنانا یہ عمل بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی لعنت کا ذریعہ ہے..... اس کی وعیدیں بھی قارئین پڑھ چکے ہوں گے..... اسی طرح تقوی کے باب میں نامحرم کو دیکھنا اس سے گفتگو کرنا اس کی وعیدیں بھی قارئین پڑھ چکے ہوں گے تو اب قارئین خود اندازہ لگالیں کہ ٹی وی کا دیکھنا کتنا بڑا گناہ ہے.....

سید رضی الدین ؒ کا عجیب ملفوظ

ٹی وی کا ایک پروگرام دیکھنا یہ اتنا خطرناک ہے کہ ایک عابد ۴۰ دن کسی کونے میں بیٹھ کر اللہ اللہ کی ضربیں لگاتا رہے اس کے بعد وہ عابد صرف ایک پروگرام ٹی وی کا دیکھ لے تو اس کی ۴۰ دن کے اعمال کی ساری نورانیت ختم ہوجائے گی.....

اب آپ حضرات خود اندازہ لگالیں کہ یہ گناہ کتنا مضر ہے اور رونا تو اس بات کا ہے کہ

بہت سے عابد اس گناہ کو بہت چھوٹا گناہ سمجھتے ہیں بندہ کا خود مشاہدہ ہے.....

بندہ کے پرانے محلے میں ایک شخص کا نماز کا ایسا اہتمام تھا کہ اذان ہوتے ہی مسجد میں آ جاتا تھا اور صف اول میں نماز پڑھا کرتا تھا اس اللہ کے بندہ نے ڈاڑھی بھی رکھی ہوئی تھی نیز قرآن کی تلاوت کا اہتمام ذکر اللہ کا اہتمام اور بڑی بات تو یہ کے تہجد کے لئے مستقل 4 بجے اٹھنے کا اہتمام تھا لیکن تمام عبادت کے باوجود ٹی وی دیکھنے کا بھی بڑا اہتمام تھا.....

اب آپ اندازہ لگائیں ظاہراً یہ شخص بڑی عبادت کر رہا ہے اور اس سے انکار بھی نہیں ہے لیکن افسوس تو اس پر ہے کہ اس کے باوجود ایسے گناہ میں ملوث ہے جو کہ تمام گناہوں کی ماں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے اب آیئے ٹی وی دیکھنے والوں کے چند عبرت ناک واقعات پڑھتے ہیں.....

ٹی وی اور عذاب قبر پر تین واقعات

واقعہ نمبر 1 رمضان المبارک کی بات ہے کہ افطاری سے کچھ دیر پہلے ماں نے بیٹی سے کہا:

''آؤ میرے ساتھ مل کر افطاری کے لئے تیاری میں میری مدد کرو۔'' بیٹی نے جواب دیا:''امی مجھے تو ٹی وی پر پروگرام دیکھنا ہے وہ دیکھ لوں تو پھر کام کروں گی.....''

یہ کہہ کر اوپر چھت پر چلی گئی کمرے میں ٹی وی رکھا تھا..... اس لڑکی نے ماں کے ڈر سے کہ کہیں مجھے زبردستی کام کیلئے اٹھا کر نہ لے جائے دروازہ بھی اندر سے بند کر لیا.....

ادھر ماں بیٹی کو آوازیں دیتی رہی، بیٹی نے ایک نہ سنی کافی وقت گذر گیا، گھر میں سب مرد بھی آ گئے، افطاری ہو گئی لیکن لڑکی ابھی تک کمرے سے نکلی نہیں نکلی..... ماں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے آواز نہ آئی، دل ڈر گیا..... اس کے باپ اور بھائیوں سے کہا، انھوں نے دروازہ توڑا اور اندر داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لڑکی زمین پر اوندھے منہ پڑی

ہے..... اس کو دیکھا تو وہ مر چکی تھی.....

اب حالت یہ ہوئی کی لڑکی زمین کے ساتھ چمٹی ہوئی تھی، اٹھانے سے اٹھتی نہیں تھی، سب اس کو اٹھا اٹھا کر تھک گئے..... اب حیران کہ کیا کریں، کسی کے ذہن میں اچانک ایک بات آئی..... اس نے جو اٹھ کر ٹی وی کو اٹھایا تو لڑکی بھی اٹھی..... اب تو یہ ہوا کہ اگر ٹی وی اٹھاتے تو لڑکی اٹھتی ورنہ بالکل کوئی اس کو نہ اٹھا سکتا..... آخر انھوں نے لڑکی کے ساتھ ٹی وی کو بھی اٹھایا اور اس کے نیچے لائے اور غسل دے کر کفن وغیرہ پہنا کر جب جنازہ اٹھایا تو حیران رہ گئے کہ چارپائی تو ٹس سے مس نہیں ہوتی.....

بالآخر انھوں نے ٹی وی کو اٹھایا اور قبرستان تک لے گئے..... اب انھوں نے لڑکی کو قبر میں دفن کیا اور ٹی وی کو اٹھا کر گھر لانے لگے..... جونہی انھوں نے ٹی وی کو اٹھایا تو میت قبر سے باہر آپڑی..... انھوں نے پھر اس کو دفن کیا اور ٹی وی کو اٹھایا تو پھر میت باہر آپڑی اب تو سب کو بہت پریشانی ہوئی..... انھوں نے لڑکی کو ٹی وی سمیت قبر میں دفن کر دیا.....

اب اس کا جو حشر ہوا ہو وہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے..... (بحوالہ ٹی وی کی تباہ کاریاں، رسالہ ختم نبوت جلد ۷ شمارہ ۱۸)

واقعہ نمبر 2 دو دوست تھے ایک جدہ میں رہتا تھا دوسرا ریاض میں..... دونوں میں گہری دوستی تھی..... دونوں ہی دیندار و پرہیزگار تھے۔ ریاض والے دوست کے گھر والوں نے بہت ضد کی کہ وہ گھر میں ٹی وی لے آئے..... اپنے بچوں اور بیوی کے اصرار پر اس نے اپنے گھر والوں کے لئے ٹی وی خرید لیا..... کچھ دنوں کے بعد اس کا انتقال ہو گیا..... جدہ والے دوست نے اس کو تین مرتبہ خواب میں دیکھا، ہر مرتبہ اس کو عذاب کی حالت میں پایا اور اس نے خواب میں تینوں مرتبہ اس جدہ والے دوست سے کہا:

''خدا کے لئے میرے گھر والوں سے کہو کہ وہ گھر سے ٹی وی نکال دیں..... کیونکہ جب سے ان لوگوں نے مجھے دفن کیا ہے مجھ پر اس ٹی وی کی وجہ سے عذاب مسلط ہے، کیونکہ میں نے خرید کر گھر میں رکھا تھا وہ لوگ اس بے حیائی سے مزے لے رہے ہیں اور میں عذاب میں

گرفتار ہوں.....''

جدہ والا دوست جہاز کے ذریعہ ریاض پہنچا اور اس کے گھر والوں کو خواب سنایا اور یہ بھی بتایا کہ میں نے تین مرتبہ ایسا دیکھا..... گھر والے سن کر رونے لگے..... اس کا بڑا بیٹا اٹھا اور غصہ میں ٹی وی کو اٹھا کر پٹخا..... اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے..... اٹھا کر کوڑے کے ڈبے میں پھینک دیا.....

جدہ والا دوست جب واپس پہنچا تو اس نے پھر دوست کو خواب میں دیکھا اس بار وہ اچھی حالت میں تھا..... اس کے چہرے پر ایک رونق تھی، اس نے اپنے ہمدرد دوست کو دعا دی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تجھے بھی مصیبتوں سے نجات دلائے جس طرح تو نے میری پریشانی دور کرائی..... (رسالہ ختم نبوت)

آگ سے مزین ٹی وی سے مجھے داغا جاتا ہے

واقعہ نمبر 3 فیصل آباد میں ایک شخص نے بچوں کے لئے ٹی وی خریدا..... یہ شخص مر گیا تو اس نے خواب میں اپنے پڑوسی سے کہا:

''ہر روز ٹی وی کے پرزے آگ میں گرم کر کے ان سے مجھے عذاب دیا جا رہا ہے، خدا کے لئے میرے حال پر رحم کرو، اس ٹی وی کو گھر سے نکالو...''

ایک شخص اپنی روسیاہی کا قصہ لکھ کر بغرض استفتاء خود دار الافتاء میں آیا..... جس کا خلاصہ یہ ہے:

''وہ اس کی بیوی اور بیٹی وی سی آر دیکھ رہے تھے..... کچھ دیر بعد بیوی بستر پر جا کر سو گئی تو اس نے اپنی بیٹی سے منہ کالا کیا اور مکمل طور پر کیا.....''

بیوی کو علم ہو گیا ہو گا..... اس نے استفتاء پر مجبور کیا ہو گا، ورنہ ٹی وی..... وی سی آر کے سامنے یہ بہت معمولی بات ہے..... واللہ اعلم روزانہ کتنے ایسے واقعات ہو رہے ہیں.....

ایسی قوم طرح طرح کے عذابوں میں نہ پسے تو اور کیا ہو؟......

آفرین ہے ان سنگ دل والدین پر جو سب کچھ سننے دیکھنے کے باوجود بچوں کی تفریح اور ذہنی نشو نما کے لئے گھر میں ٹی وی رکھنا ضروری سمجھتے ہیں......

7 ساتواں گناہ: انگریزی لباس پہننا

انگریزی لباس سے مراد یہاں پر شرٹ اور پینٹ کا پہننا ہے...... بہت سے لوگ اس کو گناہ ہی نہیں سمجھتے حالانکہ یہ گناہ ہی کئی گناہوں کا مجموعہ ہے البتہ کچھ شرائط کے ساتھ پینٹ کا پہنا بھی جائز ہے لیکن یہ شرائط بہت کم دیکھنے میں آتی ہیں...... پینٹ پہننے کی مذمت کیوں کی گئی ہے اس کی بہت سی وجوہات ہیں جس میں سے کچھ وجوہات یہاں لکھی جاتی ہیں:

غیر مذہب والوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا

1 ایک حدیث میں ہے کہ:

"من تشبه بقوم فهو منهم"

"یعنی جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے......" (ابوداؤد)

نیز فرمایا کہ:

" کافروں کا لباس مت پہنو......" (ابوداؤد)

بخاری و مسلم میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وضع قطع میں یہود و نصاری کی مخالفت کرو......"

اور خود اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

"یا ایھا الذین آمنو لا تکونو کالذین کفروا" (آل عمران)

"اے ایمان والوں تم ان لوگوں کی مانند نہ ہونا جنہوں نے کفر کیا......"

مولانا الیاس رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آپ ﷺ نے اپنے خون کو بہا کر اس دین کو سرسبز کیا ہے اس محبوب کے طریقے پر چلنے میں ہمیں مزہ نہیں آتا جنہوں نے آپ ﷺ کو تکالیف پہنچائی ان کے طریقوں پر چلنے میں ہمیں مزہ آتا ہے.....

ایک وہ دور تھا جس میں غیر قوم مسلمانوں کی تہذیب، مسلمانوں کا تمدن، مسلمانوں کا لباس اپنانا چاہتی تھی اور آج ہم دوسری قوموں کے اثرات اور انکی تہذیب وتمدن کو اپنا رہے ہیں..... (خطبات احتشام ص ۸۵)

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانے میں عیسائیوں نے کہا:

امیر المومنین! ہمیں مسلمانوں کا لباس اچھا لگتا ہے اسے استعمال کرنے کی اجازت دیجیے! حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا نہیں..... کیوں؟ تاکہ مسلم قوم اور غیر قوم میں واضح امتیاز رہے..... بہر حال فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انھیں اس کی اجازت نہیں دی..

میرے دوستو! ایک وہ دور تھا کہ غیر قوم ہماری نقل اتارتی تھی پر آج افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم غیروں کی نقل اتار کر فخر محسوس کرتے ہیں.....

دوسری وجہ اعضاء کا ظاہر ہونا

2 پینٹ پہننے میں دوسرا گناہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے بدن کے وہ اعضاء جو شرعی ستر میں داخل ہیں ان کی ہیت ظاہر ہوتی ہے! کیونکہ چست پینٹ کے پہنے سے سارے اعضاء کی جسامت کا پتہ چل جاتا ہے ایسا کرنا جائز نہیں ہے..... کیونکہ ناف سے لے کر گھٹنے تک ستر ہے اور ستر کا واضع کرنا یہ جائز نہیں ہے.....

تیسری وجہ! ظلمت کثیر کا ہونا

3 اہل علم جو پینٹ پہنے سے منع کرتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس دور میں یہ لباس غیر مسلموں کے لباس کے علاوہ دور کے فیشن ایبل لباس ہے اور اس حقیقت

سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس لباس میں ظلمات بہت زیادہ ہیں بندہ کا خود مشاہدہ ہے کہ بہت سے لوگ آفس جانے کے لئے یہ لباس پہنتے ہیں حالانکہ شرعی داڑھی بھی رکھی ہوتی ہے لیکن ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس لباس کی نحوست کی وجہ سے داڑھی تک کٹ جاتی ہے..... اب قارئین کے لئے دو استفتاء لکھے گئے ہیں جن کو پڑھ کر اس عمل کی اور وضاحت ہو جائے گی.....

استفتاء بنوری ٹاؤن

محترم جناب مفتی انعام الحق صاحب

السلام علیکم!

جناب عالی!

''گذارش ہے کہ مجھے ایک مسئلے کے بارے میں فتوی درکار ہے۔ میرا مسئلہ درج ذیل ہے:

سوال: شرٹ یا پتلون یا سفاری سوٹ آیا کہ یہ لباس مسلمانوں کے ہیں یا یہود و نصاری کے؟ اس کے بارے میں علمائے وقت کا متفقہ فتوی کیا ہے.....

الجواب ومنہ الصدق والصواب

واضح رہے کہ شرٹ پتلون یا سفاری سوٹ فساق و فجار اور غیر مسلم کفار کا لباس ہے اور شلوار قمیض (کرتہ) مسلمان دیندار سلف صالحین اور اکابر کا لباس ہے..... اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ صالحین دیندار اور نیک کاروں کے لباس کو اختیار کریں..... اور فساق و فجار کفار کے لباس اور طور طریق سے حتی المقدور پرہیز اور اجتناب کریں کیونکہ حدیث شریف میں ہے:

''من تشبہ بقوم فھو منھم''

''جس شخص نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی اس کا حشر بھی ان کے ساتھ ہوگا..''

اور غیر مسلموں کا لباس اور شعار اختیار کرنا ان کے ساتھ محبت کی علامت ہے جو شرعاً ممنوع اور حرام ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

''یا ایھا الذین آمنو لا تتخذو ا الیھود والنصاری اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین''

''اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست مت بناؤ وہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے دوست اور رفیق ہیں..... وہ تمہارے دوست نہیں اور تم میں سے جو ان کو دوست بنائے گا وہ انہی میں سے ہو جائے گا..... تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نہیں ہدایت کرتا ظالم لوگوں کو.....''

کیونکہ یہود و نصاریٰ اور کافروں کو دوست بنانے یا ان کی مشابہت اور مماثلت اختیار کرنے سے مسلمانوں کے دل بھی ان کی طرح سخت ہو جاتے ہیں اور احکام شریعت کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے..... جیسا کہ علامہ ابن حجر مکی ہیثمی نے اپنی کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر ص ۱۱ج میں مالک بن دینار محدث کی روایت سے ایک نبی کی وحی نقل کی ہے وہ یہ ہے:

''مالک بن دینار کہتے ہیں کہ انبیاء سابقین میں سے ایک نبی کی طرف اللہ کی طرف سے یہ وحی آئی کہ آپ اپنی قوم سے کہہ دیں کہ میرے دشمنوں کے گھسنے کی جگہ میں گھسیں اور نہ میرے دشمنوں جیسا لباس پہنیں اور نہ میرے دشمنوں جیسے کھانے کھائیں اور نہ میرے دشمنوں جیسی سواریوں پر سوار ہوں یعنی ہر چیز میں ان سے ممتاز اور جدا رہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بھی میرے دشمنوں کی طرح میرے دشمن بن جائیں....'' (کتاب الزواجر ج ا ص ۱۰)

انگریزوں کی مشابہت کے مقاسد

واضح رہے کہ غیروں کی سی وضع قطع اور ان جیسا لباس اختیار کرنے میں بہت سے مفاسد ہیں:

1 پہلا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسلمان اور کافر میں ظاہراً کوئی امتیاز نہیں رہے گا..... حقیقت یہ ہے کہ تشبہ بالکفار کی دہلیز اور اس کا دروازہ ہے.....

2 غیروں کی مشابہت اختیار کرنا غیرت کے خلاف بھی ہے.....

3 کافروں کا لباس اختیار کرنا درپردہ انکی برتری کو تسلیم کرنا ہے.....

4 اپنی کمتری اور غلامی کا اقرار اور اعلان کرنا ہے جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا..... کیونکہ اسلام غالب ہوتا ہے، تابع اور مغلوب نہیں ہوتا.....

5 نیز اس تشبہ بالکفار کا ایک نتیجہ یہ ہوگا کہ رفتہ رفتہ کافروں سے مشابہت کا دل میں میلان اور داعیہ پیدا ہوگا جو صراحۃً ممنوع ہے..... جیسا کہ قرآن میں ہے:

''ولا ترکنو اا لی الذین ظلموا فتمسکم النار وما لکم من دون اللہ من اولیاء ثم لا تنصرون''

''ان لوگوں کی طرف مت جھکو جو ظالم ہیں مبادا ان کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے تم کو آگ نہ لگے اور اللہ کے سواء کوئی تمہارا دوست اور مددگار نہیں پھر تم کہیں مدد نہ پاؤ گے.....''

کفار کی مشابہت سے بچو! فرمان محمدؐ

مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ ہمارے امیر لشکر عتبہ بن فرقد کے نام فاروق اعظم کا یہ فرمان پہنچا:

''یا عتبہ بن فرقد ایاکم والتنعم وزی اھل الشرک ولبوس الجریر''

(صراط مستقیم ص ۶۰)

''اے عتبہ بن فرقد! تم سب کا یہ فرض ہے کہ اپنے آپ کو عیش پرستی اور کافروں اور مشرکوں کی لباس اور ہیئت اور وضع وقطع سے اپنے کو دور اور محفوظ رکھیں اور ریشمی لباس کے استعمال سے پرہیز کریں.....''

غرض کہ مسلمانوں پر ضروری ہے کہ فاسق وفاجر غیر مسلم اور کافروں کے لباس کو ہرگز ہرگز اختیار نہ کریں ورنہ قیامت کے دن ان کے ساتھ حشر ہوگا.....

واللہ اعلم

الجواب الصحیح کتبہ

محمد عبدالسلام عفا اللہ عنہ محمد انعام الحق

دارالافتاء جامع علوم السلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵ (ماہنامہ بینات)

حصہ دوم

رحمت الٰہی کی وسعت

باب نمبر 11

اسماءِ حسنیٰ اور رحمت الٰہی

قرآن میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے بیسیوں اوصافی نام ہیں احادیث میں اسماء الہیہ ۹۹ گنائے گئے ہیں ان ناموں میں بڑی تعداد انہی ناموں کی ہے جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لطف وکرم، مہربانی ومحبت کا اظہار ہے.....

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بہت سے ناموں سے عذاب وشدت جھلکتی ہے اس کے بارے میں حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب نے فرمایا:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا کوئی نام عذاب پر دلالت نہیں کرتا

بلکہ باری تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں کوئی ایسا نام نہیں ہے جو عذاب پر دلالت کرتا ہو، سارے اسماء گرامی یا رحمت پر دلالت کرتے ہیں، یا ربوبیت پر دلالت کرتے ہیں، یا قدرت پر دلالت کرتے ہیں لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے اسماء حسنیٰ میں سے کوئی نام ایسا نہیں جو عذاب پر دلالت کرنے والا ہو، اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی اصل صفت رحمت کی ہے، وہ اپنے بندوں پر رحیم ہے وہ رحمٰن ہے وہ کریم ہے ہاں! جب بندے حد سے گذر جائیں تو پھر بے شک اس کا غضب بھی نازل ہوتا ہے اس کا عذاب بھی برحق ہے جیسا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں بیان ہوا ہے لیکن باری تعالیٰ کی جو صفات بیان کی گئی ہیں اور جو اسماء حسنیٰ سے موسوم ہیں ان میں عذاب کا ذکر صراحۃً موجود نہیں ہے..... (اصلاحی خطبات ج ا ص ۲۰۳)

بعض لوگ ''جبار'' اور ''قہار'' کے معنی بہت ظلم کرنے والا اور بہت قہر کرنیوالے کے لیتے ہیں حالانکہ قہار اور جبار کے یہ معنی نہیں ہیں.....

جابر اور جبار کے معنی

ایک انصاری صحابی کا نام جابر ہے بعض لوگوں کو شبہ ہوتا ہے کہ جابر تو ظالم آدمی کو کہتے ہیں تو پھر ان صحابی کا نام ''جابر'' کیسے رکھ دیا گیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام گرامی ''جبار'' کے بارے میں بھی یہ شبہ ہوتا ہے اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ننانوے اسماحسنی میں سے ایک نام ''جبار'' بھی ہے اور اردو میں ''جبار'' کے معنی ہیں بہت ظلم کرنے والا' اس لئے عام طور پر لوگوں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے ''جبار'' کا لفظ کیسے استعمال کیا گیا؟...

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ عربی زبان میں ''جابر'' کے وہ معنی نہیں ہیں جو اردو میں ہیں اردو میں جابر کے معنی ظالم کے آتے ہیں لیکن عربی میں ''جابر'' کہتے ہیں ٹوٹی ہوئی چیز کو جوڑنے والا' ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑنے کو ''جبر'' کہتے ہیں' اور جو شخص ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑے اس کو ''جابر'' کہتے ہیں تو ''جابر'' کے معنی ہوئے ٹوٹی ہوئی چیز کو جوڑنے والا' اور یہ کوئی غلط معنی نہیں ہیں' بلکہ بہت اچھے معنی ہیں..... اسی طرح ''جبار'' کے معنی ہوئے بہت زیادہ ٹوٹی ہوئی چیزوں کو جوڑنے والا' تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا جو نام ''جبار'' ہے' اس کے معنی معاذ اللہ ظلم کرنے والے یا عذاب دینے والے کے نہیں ہیں بلکہ اس کے معنی یہ ہے کہ جو چیز ٹوٹ گئی ہو' اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ جوڑنے والے ہیں.....

اسی لئے آنحضرت ﷺ نے جو بہت سے دعائیں تلقین فرمائی ہیں ان میں سے ایک میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس نام سے پکارا گیا ہے کہ:

''یاجابر العظم الکسیر''

اے ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے والے..... (الحزب الاعظم ملا علی قاری' ص ۲۲۳)

ہڈیوں کو جوڑنے والی ذات صرف ایک اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہے اس معنی میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو ''جبار'' کہا جاتا ہے نہ کہ اُس معنی میں جیسا کہ لوگ سمجھتے ہیں.....

لفظ ''جبار'' کی تعریف

1 ''ھو الذی یصلح احوال خلقه بقدرته القاهرة''

یعنی جبار وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کے بگڑے ہوئے احوال کو اپنی قدرتِ غالبہ سے درست فرمادے بس وہ ارادہ کرلیں امت کے بڑے گناہ گار کو ولی (دوست) بنانے کا تو وہ اللہ والا بن جائے گا.....

لفظ ''قہار'' کی تعریف

2 اسی طرح باری تعالیٰ کے اسما حسنیٰ میں ایک نام ''قہار'' ہے اردو کی اصطلاح میں ''قہار'' اس کو کہتے ہیں جو لوگوں پر بہت قہر کرے' غصہ کرے اور لوگوں کو بہت تکلیف پہنچائے' لیکن باری تعالیٰ کے اسما گرامی میں جو لفظ ''قہار'' ہے وہ عربی زبان والا قہار ہے' اردو زبان کا نہیں..... اور عربی زبان میں ''قہار'' کے معنی ہیں غلبہ پانے والا' غالب جو ہر چیز پر غالب ہو' اس کو قہار کہتے ہیں یعنی وہ ذات جس کے سامنے ہر چیز مغلوب ہے اور وہ غالب ہے..... (ایضاً)

قہار کی تعریف

قہار کی تعریف مفسرین نے یہ کی ہے:

''الذی یکون له کل شیٔ مسخراً تحت قدره وقضائه وقدرته''

قہار وہ ذات ہے کہ ساری کائنات جس کی قدرت کے تحت ہے کائنات کی ہر ہر شیٔ اس کی طاقت کے تحت مسخر ہے ہر چیز اس کی قدرت میں ہے.....

اسم رحمٰن ورحیم کی عاشقانہ شرح

3 قرآن مجید کھولنے کے ساتھ ہی خدا کی جن صفتوں پر سب سے پہلے نگاہ پڑتی ہے وہ رحمٰن ورحیم ہیں ان دولفظوں کے تقریباً ایک ہی معنے ہیں یعنی رحم والا، مہربان، لطف و کرم والا، پھر یہی اوصاف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (محبوب مہربان رحم والا) قرآن مجید کی ہر سورہ کے آغاز میں پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے ہرنماز میں کئی کئی دفعہ ان کی تکرار ہوتی ہے..... کیا اس سے بڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ کے متعلق اسلام کے تخیل کو واضح کرنے کیلئے کوئی دلیل مطلوب ہے؟.....

لفظ ''اللہ'' کے بعد اسلام کی زبان میں خدا کا دوسرا اسم بھی لفظ ''رحمٰن'' ہے جو رحم وکرم اور لطف ومہر کے معنی میں صفت مبالغہ کا صیغہ ہے.....

''قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى''

اس کو محبوب کہو مہربان کہو جو کہہ کر پکارو اس کے سب ہی نام اچھے ہیں.....

لفظ ''رحمان'' قرآن میں ۱۹۹ مرتبہ آیا ہے یہ ''رحیم'' کی طرح رحمت سے بنا ہے

رحمت کے چار معانی

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کی چار تفسیر کی ہے کہ اے اللہ! اب جب ہم نے آپ سے معافی مانگ لی تو چار قسم کی رحمت عطا فرمایئے:

1. توفیق طاعت، عبادت وفرمانبرداری کی توفیق دے دیجئے.....
2. فراخی معیشت، میری روزی بڑھادیجئے گناہ کی وجہ سے جو روزی میں برکت نہیں تھی اب روزی میں برکت ڈال دیجئے.....
3. بے حساب مغفرت کا فیصلہ فرمادیجئے.....
4. دخول جنت، جنت میں داخلہ دیجئے، یہ چار معنی ہیں رحمت کے..... (امید مغفرت ورحمت)

رحمت الٰہی پر ایک عجیب واقعہ

ایک عورت بڑے والہانہ انداز میں اپنے بچہ کو بار بار اٹھا کر سینے سے لگاتی اور دودھ پلاتی تھی..... دیکھنے والوں کو محسوس ہوتا تھا کہ ماما کے جذبہ سے اس کا سینہ بھرا ہوا ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تھا.....

لَلّٰهُ اَرْحَمُ لِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا (بخاری ومسلم بحوالہ معارف الحدیث)

(خدا) کی قسم! اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات میں اپنے بندوں کے لئے اس سے زیادہ پیار اور رحم ہے جتنا کہ اس ماں اپنے بچے کے لئے ہے.....

حضرت بہلول رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا رحمٰن کے معنی بن مانگے دینے والی ذات کے ہیں اور رحیم کے معنی نہ مانگو تو ناراض ہونے والی ذات کہ ہیں ماں سے زیادہ کوئی مہربان نہیں ہوتا اس سے ایک دفعہ مانگو دے گی دو دفعہ مانگو دے گی تین دفعہ مانگو دے گی بالآخر ناراض ہوجائے گی..... مگر وہ رب رحیم ایسی مہربان ذات ہے اسے بار بار مانگو تو خوش ہونے والی ذات ہے..... اگر نہ مانگو تو ناراض ہونے والی ذات ہے..... (مجالس بہلول صفحہ ۲۵۴)

الرحیم کی عاشقانہ شرح

4 اَلرَّحِیْم رحم سے بنا ہے یہ وہ نام ہے جو رحمٰن کے ساتھ بہت بڑا تعلق رکھتا ہے رحم کا اطلاق عموماً درماندہ، بے کس، عاجز، ناتواں، مصیبت رسیدہ پر کیا جاتا ہے...

ابوداؤد و ترمذی میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمُکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ''

خواجہ حالی مرحوم نے اسی کا ترجمہ اس شعر میں کیا ہے:

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

ترمذی میں ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا:

''لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا''

جو کوئی چھوٹے پر رحم نہیں کرتا، جو بڑے کی توقیر نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں.....

رحم کے مواقع استعمال معلوم کرنے کے لئے غور کرو کہ نوح عَلَیْہِ السَّلَامْ نافرمان بیٹے کو بلاتے ہیں کشتی میں سوار ہوتے ہوئے وہ کہتا ہے کہ میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا اور بچ جاؤں گا..... اس کے جواب میں نوح عَلَیْہِ السَّلَامْ فرماتے ہیں:

''لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ''

آج کوئی نہیں جو امر الٰہی سے کسی کو بچائے ہاں اللہ ہی رحم فرمائے جس پر وہی بچ سکتا ہے..... (اسماء الحسنیٰ مولانا منصور)

''سبقت رحمتی'' کی تفسیر

شاہ عبد القادر صاحب رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی شاہ ولی اللہ محدث رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کے بیٹے نے فرمایا کہ عرش اعظم کے سامنے لکھا ہوا ہے:

''سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ''

میری رحمت اور میرے غصہ میں جو دوڑ ہوئی تو میری رحمت آگے بڑھ گئی.....

شاہ عبد القادر صاحب مصنف تفسیر موضح القرآن اور شاہ صاحب کے بیٹے لکھتے ہیں کہ عرش اعظم پر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے یہ کیوں لکھایا ہے؟ فرمایا کہ یہ شاہی رحم کے طور پر لکھایا ہے اس کا نام کیا ہے از قبیل مراحم خسروانہ۔ مراحم جمع ہے رحمت کی..... از قبیل مراحم خسروانہ کے معنی ہیں شاہی رحم کے طور پر۔ اگر میرا کوئی بندہ قانون سے بخشا جا سکتا تو میں اپنے شاہی رحم کو محفوظ رکھتا ہوں اس شاہی رحم سے اس کو معاف کر دوں گا۔ جیسے جب کوئی مجرم قانون سے نجات نہیں پاتا اور سپریم کورٹ سے پھانسی کی قطعی سزا ہوتی ہے تو اب آگے

کیونکہ کوئی اور عدالت نہیں ہے لہٰذا سلطان مملکت سے رحم کی درخواست کرتا ہے اور اخباروں میں آتا ہے کہ مجرم نے سپریم کورٹ میں ہارنے کے بعد پھانسی کی سزا سن کر اب مملکت کے بادشاہ سے رجوع کیا ہے اور شاہی رحم کی بھیک مانگی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے شاہی رحم کی بھیک کو محفوظ کرلیا ہے..... (مواعظ حسنہ)

اے یحییٰ تو میرے لئے کیا لایا

حکایت یحییٰ بن اکثم رحمۃ اللہ تعالیٰ بہت بڑے عالم گزرے ہیں امام کے درجے کے عالم ہیں..... ان کی وفات ہوئی تو بعض اہل اللہ انہیں خواب میں دیکھا اور خواب بھی کشف جیسا تھا..... یہ دیکھا کہ ان کی اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے پیشی ہوئی.....

حق تعالیٰ نے فرمایا کہ:

اے یحییٰ! کیا چیز لے کر آئے ہو ہمارے لئے؟ جواب دیا کہ اے اللہ تبارک وتعالیٰ میں نے پچپن ۵۵ حج کئے ہیں..... فرمایا، ہمیں ایک بھی قبول نہیں..... انہوں نے کہا کہ اے باری تعالیٰ! میں ایک سو باون ۱۵۲ قرآن ختم کئے ہیں..... فرمایا کہ ہمیں ایک بھی قبول نہیں..... انہوں نے کہا کہ یا اللہ میں نے اتنی نمازیں پڑھی ہیں..... فرمایا کہ ہمیں ایک بھی قبول نہیں ہے..... غرض یحییٰ نے پوری زندگی کے اعمال ذکر کئے..... باری تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک بھی قبول نہیں کیا..... اور بتاؤ کیا لے کر آئے ہو؟ آپ عاجز ہوگئے..... آخر میں کہا اے اللہ! اب تو بس تیری ہی رحمت کا سہارا لے کر آیا ہوں اور کچھ لے کر نہیں آیا فرمایا کہ اب بات تو نے ٹھیک کہی ہے:

''وَجَبَتْ لَکَ رَحْمَتِی''

میری رحمت تیرے لئے واجب ہوگئی ہے.....

جا تیرے لئے جنت اور مغفرت ہے..... (خطبات حکیم الاسلام ج نہم صفحہ ۱۱۱ و رسالہ قشیریہ)

رحمت الٰہی پر شبلی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا واقعہ

مقربین کے ساتھ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا خاص معاملہ ہوتا ہے..... حضرت شبلی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے الہام فرمایا:

''اے شبلی! کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے عیب لوگوں کے سامنے ظاہر کردوں تو دنیا میں تجھے کوئی منہ لگانے والا نہ رہے؟''

انہوں نے جب یہ الہام سنا تو جواب میں کہا کہ:

''یا اللہ! کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیری رحمت کھول کر لوگوں پر ظاہر کردوں تجھے دنیا میں کوئی سجدہ کرنے والا نہ رہے؟''

پھر الہام ہوا کہ:

''اے شبلی نہ تو میری بات کہنا نہ میں تیری بات کہوں گا..''

(اصلاحی بیانات صفحہ ۱۱۰، حضرت مولانا ذوالفقار نقشبندی صاحب)

ساری عمر تو سنتی رہی کہ اللہ دیگا

کہتے ہیں نیشاپور میں ایک بوڑھی رہتی تھی جس کا نام عراقیہ تھا..... وہ گھروں میں جاکر بھیک مانگتی تھی..... جب دنیا سے رخصت ہوگئی تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا، پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے کہا، مجھے انہوں نے کہا ''کیا لائی؟'' میں نے کہا ''آہ'' ساری عمر تو سنتی رہی کہ خدا تعالیٰ دیگا اور اب کہتے ہو کیا لائی؟ فرمایا سچ کہتی ہے فرشتو اس کے پاس سے چلے جاؤ.....

(حیات صوفیہ صفحہ ۵۳ اونفحات الانس صفحہ ۶۵)

الغفار والغفور

5 اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی یہ صفات بھی گزشتہ صفات کی طرف بندوں سے محبت پر

دلالت کرتی ہے.....

عفور کے معنی چھپانا، ڈھانپ دینا ہے.....

غَـفَـرَ الْـمَتَـاعَ فِي الْوِعَـاءِ کپڑے صندوق میں رکھ دیئے

غـفـر الشَّيـب بـالـخضـاب سفید بالوں کو خضاب سے چھپادیا

اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کا نام غفار اسلئے ہے کہ وہ اپنے بندوں کے گناہوں کو چھپادیتا ہے چھپادینے کا مطلب یہ ہے کہ ہم لوگ گندی، قابل نفرت چیز پر مٹی ڈال دیتے ہیں اور اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ہماری آلودگی کو اپنی بخشش سے دور کردیتا ہے، اسی مصدر سے غفور بھی آتا ہے اور غفار الذنب بھی۔ غَفَّار قرآن میں تین مقامات پر آیا ہے غفور اور غفار دونوں اسماء غفران سے بطور صیغہ مبالغہ مستعمل ہوتے ہیں۔ غفار کا تعلق مغفور بندوں کی تعداد سے ہے یعنی غفار وہ ہے جو لاتعداد گناہوں کو معاف کردے.. غفور وہ ہے جس کی عطاء بخشش لا انتہا ہے...

(ب) غافر وہ ہے جو بروز محشر گناہوں پر پردہ ڈال دے گا..... اور غفار وہ ہے جو بندوں کے گناہوں کو ملائکہ کی بھی آنکھوں سے چھپادے اور غفور وہ ہے جو بندوں کے دل سے بھی گناہوں کی یاد اور ان کا الم اور احساس کھودے.....

قرآن مجید میں یہ اسم:

☆ اِسم رَحِیم کے ساتھ 75 دفعہ

☆ اِسم عَزِیز کے ساتھ 2 دفعہ

☆ اِسم عفو کے ساتھ 5 دفعہ

☆ اِسم حلیم کے ساتھ 1 دفعہ

☆ اِسم ودود کے ساتھ 1 دفعہ

☆ صفت ذوالرحمۃ کے ساتھ 1 دفعہ

☆ مفرد 5 دفعہ (کل 90 دفعہ آیا ہے)

غفور وہ ذات ہے جو بندوں کے دل سے بھی گناہوں کی یاد اسکا احساس بھلا دے.....

اسی طرح قرآن ایک جگہ ارشاد باری ہے" وھو الغفور الودود" غفور کے معنی بخشش کے ہیں اور ودود کے معنی بہت زیادہ محبت کرنے کے ہیں اسمیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے غفور کے بعد ودود نازل کر کے یہ بتایا کہ ہم تمہیں جو جلد معاف کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم تم س بے حد محبت کرتے ہیں.....

الغفار سے متعلق آیت غافر الذنب قابل التوب کی تفسیر کرتے ہوئے ایک اللہ والے لکھتے ہیں کہ:

وہ غافر الذنب بطور اکرام کے اور قابل التوب ہے بطور انعام کے شدید العقاب ہے بطور عدل کے ذی الطول ہے بطور احسان کے.....

اور بعض لکھتے ہیں کہ:

ان الفاظ کی تفسیر یوں ہے غافر ذنب المذنبین یعنی گنہگارون کے گناہ بخشنے والا قابل التوب ای توبة التائبین یعنی رجوع کرنے والوں کی توبہ کو قبول فرمانے والا شدید العقاب للکافرین یعنی کفار کو سخت عذاب کرنے والا ذی الطول علی المومنین یعنی اہل ایمان کے حق میں احسان وانعام کرنے والا.....

غفور کے معنی چونکہ بخشش کے ہیں لہٰذا اس مناسب سے بندہ نے یہاں دو احادیث لکھی ہیں.....

مغفرت کا گناہ سے وسیع ہونا

حدیث 1 ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی کہ:

''رب مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی من عملی''

اے میرے پروردگار تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت وسیع ہے کہاں تک گناہ

کروں ہزار برس بھی کروں گا تو محدود ہوں گے اور تیری رحمت کی کوئی حد نہیں ہے۔ میرے گناہوں کی تیری رحمت کے سامنے کیا قدر و قیمت ہے نیز میرے عمل محدود ہیں بلکہ کوئی چیز نہیں مگر تیری رحمت ان سے بہت وسیع ہے.....

تم گناہ کرتے کرتے تھک جاؤ گے مگر

حدیث 2 ایک حدیث میں آتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

ایک آدمی نے بہت گناہ کئے اور جب ندامت ہوئی تو کہا یا رب ابھی یہ نہیں کہا کہ میری مغفرت کر دیجئے فقط یا رب! کہا......

فوراً حق تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ایعلم انَّ لهٗ رَبًّا یؤاخذہ''

اچھا یہ جان گیا کہ اس کا بھی کوئی رب ہے جو اس کی پکڑ کرے گا.....

فرمایا اگر یہ جان گیا تو قبل اس کے کہ مغفرت مانگے اس سے پہلے ہی میں اس کی مغفرت کر دیتا ہوں..... (بخاری و مسلم بحوالہ خطبات حکیم الاسلام جلد ۲ صفحہ ۲۲۴)

الکریم:

صفت کریم کرم سے ہے اور اسکے معنیٰ بے مانگے عطا کرنے والا اور قدرت کے باوجود معاف کر کے کرم کرنے والے کے ہیں.....

کریم کی چار عجیب تعریفات

بندہ کے پیر و مرشد نے صفت کریم سے متعلق فرمایا کہ:

ملا علی قاری رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے مشکوۃ کی شرح مرقاہ میں کریم کی چار تعریفیں کی ہیں:

1. ''الذی یُعطی بدون آلاستحقاق و المنّہ''

کریم وہ ہے جو نالائقوں پر بھی مہربانی کردے.....

2 ''اَلَّذِیْ یَتفضَّلُ عَلَیْنَا بِدُوْنِ مَسْئَلَةٍ وَلَا وَسِیْلَةٍ''

جو ہم پر مہربانی کردے بدون سوال اور وسیلہ کے.....

3 ''اَلَّذِیْ یَتفضَّلُ عَلَیْنَا وَلَا یَخَافُ نَفَادَ مَاعِنْدَہ''

جو ہم پر مہربانی کردے اور اپنے خزانے کے ختم ہونے کا اس کو اندیشہ ہی نہ ہو کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ غیر محدود خزانے والا ہے.....

4 ''اَلَّذِیْ یَتَفَضَّلُ عَلَیْنَا فَوْقَ مَاْنَتَمَنّٰی بِہٖ''

جو ہم پر اتنی مہربانی کردے کہ جو ہماری تمناؤں سے بھی زیادہ ہو.....

مانگو ایک بوتل دے دی ایک مشک! ایک بوتل شہد کوئی مانگے اور کریم دے دے ایک مشک اللہ تبارک وتعالیٰ اس طرح سے دیتا ہے..... (مرقات بحوالہ مواعظ حسنہ)

ایک اور اللہ والے نے لکھا ہے کہ کریم وہ ہے جو قدرت رکھتا ہو عذاب دینے کی مگر معاف کردے..... اور جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے! اور جب دینے لگے تو توقع سے بڑھ کر دے..... یہ نہ دیکھے کتنا دے رہا ہے جب اس کے سامنے حاجت پیش کی جائے تو اسے منظور کرے.....

صفت کریم کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ فرمایا کہ:

''یایھا الانسان ماغرک بربک الکریم''

اے انسان تجھے کس چیز نے اپنے کریم رب سے غافل کر رکھا ہے.....

حضرات مشائخ فرماتے ہیں کہ:

کریم وہ ذات ہے جو بلا اظہار منت احسان کرے.....

حضرت جنید تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

کریم وہ ذات ہے جو بندہ کو کسی وسیلہ کا محتاج نہ رہنے دے

اور بعض لکھتے ہیں کہ:

کریم وہ ذات ہے جو اہل عصیان کو قبول توبہ سے ناامید نہ کرے.....

کریم وہ ذات ہے جو اس امر کی پرواہ نہ کرے کہ کس کو دیتا ہے.....

بعض کہتے ہیں کہ:

کریم وہ ذات ہے جو باوجود عصیان کے احسان کرے.....

الرؤف:

حضرت مولانا اصغر علی روحی تبارک وتعالیٰ نے لکھا ہے کہ

یہ اسم مصدر سے مشتق ہے جس کے معنی شدت رحمت کے اور شدت مہربانی کے بھی ہیں یہ اسم قرآن شریف میں دس مقامات پر آیا ہے..... بقول مولانا کے فرمایا کہ رؤف اس ذات کو کہتے ہیں جو شفیق و مہربان اور بے انتہا بے مثل رحم کرنے والی ہو.....

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن میں اپنی صفت رؤفیت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

''اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَؤُفٌ الرَّحِیْم''

اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں پر بہت زیادہ مہربانی اور بہت زیادہ رحمت کرنے والا ہے.....

صفت رؤف پر ایک عجیب حدیث

بخاری و مسلم میں ایک حدیث لکھی ہے کہ:

ایک قیدی عورت بچوں سے بے انتہا محبت کرتی تھی جب وہ کسی بچے کو دیکھتی اس کو اٹھا کر پیار کرتی یہ منظر دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا تمہارا کیا خیال یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے صحابہ نے نفی کی.....

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللّٰہُ اَرْحَمُ بِعِبَادِہٖ مِنْ ھٰذِہٖ بِوَلَدِھا''

جس قدر یہ عورت اپنے بچے پر رحم وشفقت کر رہی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ رحم کرنے والے ہیں..... (بخاری ومسلم)

ایسا ہی ایک واقعہ مشکوۃ میں لکھا ہے اسمیں آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ ماں سے ۷۰ گنا زیادہ بندے پر مہربان ہیں..... (مشکوۃ)

المؤمن:

ایک اللہ والے نے فرمایا کہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا نام مومن اس لئے رکھا ہے کہ اس نے لوگوں کو عذاب سے امان دیا ہے..... (حسن ظن ڈاکٹر حبیب اللہ مختار)

باب نمبر 12

درس رحمت قرآن مجید کی روشنی میں

الرحمٰن الرحیم کی تفسیر

آیت نمبر 1 حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم آیت رحمت ہے اسی لئے یہ ایسے واقعات اور حالات میں پڑھی جاتی ہے جہاں رحمت کا مظاہرہ ہو..... اور جہاں خدا کے قہر کا مظاہر ہو وہاں یہ آیت رحمت نہیں پڑھی جاتی ہے.....

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کی تمام سورتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت رحمت کو نازل فرمایا ہے.....

لیکن سورۂ براۃ یا سورۂ توبہ میں یہ آیت نازل نہیں فرمائی اس لئے کہ سورۂ توبہ میں اللہ کے غضب وقہر کا اظہار ہے اسی لئے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ

آپ کسی جانور کو ذبح کر رہے ہوں مرغی ہو یا بکری یا وہ جانور جا جائز ہو خبردار! اس موقع پر ''بسم اللہ الرحمن الرحیم '' نہ پڑھے اس کا پڑھنا جائز نہیں..... اس لئے کہ ''بسم اللہ الرحمن الرحیم '' آیت رحمت ہے اور آپ کا یہ عمل کہ ہاتھ میں چھری ہے جاندار کی جان لے رہے ہیں اگرچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ذبح کی اجازت دی لیکن یہ موقع آیت رحمت کے پڑھنے کا نہیں ہے یہاں صرف ''بسم اللہ اللہ اکبر '' پڑھا جائے..... اس لئے کہ ''بسم اللہ الرحمن الرحیم '' آیت رحمت ہے اور آپ کا عمل عمل قہر ہے اور اگر آپ نے اللہ کا نام نہیں لیا اور ''بسم اللہ اللہ اکبر ''نہیں کہا تو وہ ذبیحہ بھی جائز نہ ہوگا..... بہرحال یہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لیا جائے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑائی بیان کی جائے اور اس کی

کبریائی کا اظہار کیا جائے.....

میرے دوستو! یہ آیت، آیتِ رحمت ہے اس کی تاریخ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیتِ رحمت دو پیغمبروں پر نازل فرمائی.....

ایک سرکار دو عالم ﷺ پر اور ایک حضرت سلیمان علیہ السلام پر اسی لئے قرآن مجید میں ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' دو الگ الگ آیتیں ہیں..... فرمایا:

''اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ''

یہ سورۂ نمل میں ہے اور ایک وہ جسے تلاوت کے شروع میں آپ دیکھتے ہیں اور پڑھتے ہیں یہ الگ مستقل آیت ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ تراویح میں قرآن جب ختم کیا جاتا ہے تو ایک سورۃ کے ساتھ شروع میں ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' زور سے پڑھی جاتی ہے اور اگر کسی نے زور سے ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' کی تلاوت نہیں کہ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس نے تمام آیتوں کی تلاوت تو کی ہے لیکن ایک آیت کی اس نے تلاوت نہیں کی ہے اور وہ ایک آیت رہ گئی ہے.....

حضور ﷺ پر یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے کہ سب سے پہلے عرب میں ''باسمک اللھم'' کہنے کا رواج تھا اے اللہ تیرے نام سے!

جب قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی:

''قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ''

اے محمد کہہ دیجئے کہ اللہ کو ''اللہ'' کہہ کر پکارو یا اللہ کو ''رحمٰن'' کہہ کر پکارو.....

اس سے واضح ہوتا ہے کہ سب سے بہتر نام جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو پسند ہیں وہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور رحمٰن ہیں.....

''الرحمٰن الرحیم'' پر ایک واقعہ

امام فخر الدین رازی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے ''الرحمن الرحیم '' کی تفسیر میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ:

قیامت والے دن اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے کہ فلاں شخص کو لیکر آ ؤ اس کا مقدمہ پیش کرو چنانچہ فرشتے اس شخص کے پاس جائیں گے اور اس سے کہیں گے کہ آپ کی پیشی ہے وہ کہے گا کہ میں تو اپنا انجام جانتا ہوں میں نے تو ساری عمر میں کوئی نیکی کا کام نہیں کیا میرے تو مقدمے میں ہی جان نہیں ہے جب وہ بندہ اللہ کے دربار میں پیش ہوگا تو (اللہ تبارک وتعالیٰ پر قربان جائیں وہ رحیم وکریم ذات باوجود بندے کے کثرتِ گناہوں کے اس پر کتنا مہربان ہے) اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے..... ''اے فلاں ابن فلاں ہم نے تمہیں تمھاری ایک نیکی کی بدولت بخش دیا.....''

یہ حکم سن کو وہ گناہ گار بڑا حیران ہوگا' کہے گا اے اللہ میں تو بڑا گناہ گار ہوں میں تو بخشش کے قابل بھی نہیں ہوں مجھے وہ نیکی بتلا دیجئے جسکی بدولت یہ فیصلہ کیا گیا ہے.....

اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے ''اما تذکر لیلۃ '' تجھے وہ رات یاد نہیں ہے کہ آدھی رات کو تمھاری آنکھ کھلی اور تو نے کروٹ بدلتے ہوئے '' اللہ'' کہا تھا اور اس رات تم نے جس اخلاص سے اللہ کہا تھا وہ ہمیں اتنا پسند آیا کہ اس کی برکت سے ہم نے تمہیں بخش دیا..... (تفسیر کبیر)

قل یا عبادی الذین اسرفوا.....الخ کی عاشقانہ تفسیر

آیت نمبر 2 ''قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ''

''کہہ دیں اے میرے وہ بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی

رحمت سے مایوس نہ ہو..... یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ سارے گناہ بخش دے گا وہ بے شک وہی ہے بخشنے والا مہربان.....''

تشریح: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مجھے اس آیت کے مقابلہ میں ساری دنیا (اوراس کی نعمتوں) کا لینا بھی پسند نہیں..

''یَاعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعاً اِنَّهٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ''

''اے میرے بندو! جنھوں نے (گناہ کرکے) اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے (اور اپنے کو تباہ کرلیا ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو اللہ سارے گناہوں کی بخشش کر دیتا ہے وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے.....''

ایک شخص نے عرض کیا:

حضرت جن لوگوں نے شرک کیا ہے کیا ان کیلئے بھی یہی ارشاد ہے؟ آپ نے پہلے کچھ سکوت کیا پھر تین دفعہ فرمایا:

''الا ومن اشرک''

''سن لو مشرکوں کیلئے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ ارشاد ہے سن لو مشرکوں کیلئے بھی یہی ارشاد ہے ہاں مشرکوں کیلئے بھی میرے مالک کا یہی ارشاد ہے.....''

(مسند احمد بحوالہ معارف القرآن ج۵ ص۳۳۲)

اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ''یا ایھا العصاۃ'' (اے گنہگارو) نہیں کہا بلکہ ''یاعبادی'' (اے میرے بندو) فرمایا' بجائے اخطئوا (خطا کار) اسرفوا (اسراف کیا) رمایا..... اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

''قُلْ یَاعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ''

''اے محمد ﷺ آپ میرے گنہگار بندوں کو بتا دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کرلیں، ظلم کر لئے، بے شمار گناہ کر لئے

''لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ''

تم میری رحمت سے ناامید نہ ہو

''اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا''

یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا اب مشیت کی بھی قید نہیں ہے اس قید کو بھی ہٹا رہا ہوں تا کہ میرے گناہ گار بندے مایوس نہ ہوں ''ان'' تاکید ہے الذنوب پر الف لام استغراق کا ہے یعنی کوئی گناہ ایسا نہ ہوگا جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نہ بخش دے اور جمیعاً میں تاکید ہے..... تین تاکیدوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم تمام گناہوں کو بخش دیں گے

''اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ''

یہ جملہ تعلیلیہ ہے معرض علت میں ہے یعنی وجہ بھی بتا دی کہ ہم کیوں بخش دیں گے کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا، بڑی ہی رحمت والا ہے اور اپنے نام پاک غفور کو رحیم پر مقدم فرمایا کہ معلوم بھی ہے ہم بندوں کو کیوں بخش دیتے ہیں؟..... بوجہ رحمت کے اپنی شان رحمت کی وجہ سے ہم تمہاری مغفرت فرماتے ہیں تمہارے گناہ محدود ہیں میری مغفرت محدود نہیں ہے تمہارے گناہ محدود ہیں میری رحمت محدود نہیں ہے جیسے چڑیا سمندر سے ایک قطرہ اٹھالے جو نسبت اس قطرہ کو دریا سے ہے اتنی بھی تمہارے گناہوں کو میری غیر محدود رحمت ومغفرت سے نہیں.....

بقول حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے کراچی کے ایک کروڑ انسانوں کا پیشاب پاخانہ کراچی کے سمندر میں جاتا ہے لیکن ایک لہر آتی ہے اور سب اٹھا کر لے جاتی ہے اور سب پاک کر دیتی ہے یہ سمندر تو محدود ہے اللہ کی رحمت ومغفرت کے غیر محدود سمند

رکا کیا عالم ہوگا ایک موج آئے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے سب گناہوں کو بہالے جائے گی..... (مواعظ حسنہ)

اس آیت کی تشریح پر حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مقصود اس آیت سے لوگوں کی نا امیدی کو دور کرنا ہے جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گناہ پر عذاب تو ہونا ہی ہے پھر توبہ سے کیا فائدہ حالانکہ جو ہم سمجھتے ہیں ایسا نہیں ہے.....

رحمتی وسعت......الخ کی تفسیر

3 ''میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے''.....

اس کی تشریح پر مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

قرآنی تعلیمات کے مطابق کائنات کا کوئی ذرہ سایہ رحمت سے محروم نہیں ہے...

ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

یعنی ہر چیز کو میری رحمت کا حصہ ملتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو شیطان لعین بھی اکڑنے لگا کہ میں بھی تو اشیاء میں سے ایک شے ہوں لہٰذا مجھے بھی رحمت سے حصہ ملے گا اور ایسے ہی یہود و نصاریٰ نے اکڑنا شروع کیا..... پھر جب بعد والا حصہ:

''فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ''

(الاعراف ۱۵۶)

''تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام تو ضرور لکھوں گا جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہماری آیتوں کی تصدیق کرتے ہیں.....''

نازل ہوا جس کا حاصل یہ ہے کہ میں اپنی رحمت ان لوگوں کیلئے مخصوص کروں گا جو شرک سے بچتے' زکوٰۃ دیتے اور ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ابلیس یہ سن کر مایوس ہو

گیا البتہ یہود ونصاری کہنے لگے کہ ہم شرک سے بچتے ہیں زکوۃ بھی دیتے ہیں اس کی آیات پر ایمان بھی رکھتے ہیں تو پھر تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد پاک نازل ہوا:

''اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ''

''جولوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں''

یعنی جولوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں کہ تو یہ سن کر یہود ونصاری بھی مایوس ہو گئے اور رحمت صرف مؤمنین کیلئے باقی رہی..... (تنبیہ الغافلین)

شیخ محی الدین کا واقعہ

شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ بہت بڑے اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں بڑے علماء میں بھی ہیں ایک مرتبہ شیطان نے ان سے کہا کہ:

میں بھی تو کوئی چیز ہوں اگر چہ ناچیز ہوں تو رحمت مجھ پر بھی وسیع ہو جائے گی بس میں بھی بخش دیا جاؤں گا.....

شیخ نے فرمایا کہ:

تو جہنمی ہے لیکن تجھ سے بحث نہیں کروں گا اور اپنے مریدین کو حکم فرمایا کہ شیطان سے کبھی بحث نہ کرنا کیونکہ اگر شیطان سے بحث کرنا مفید ہوتا تو اللہ تبارک وتعالیٰ ''اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم'' پڑھنے کا حکم نہ فرماتے بلکہ یہ حکم ہوتا کہ جب شیطان وسوسہ ڈالے تو اس کو لپٹ کر پٹک دینا یعنی تم بھی دلائل کے ساتھ اس سے بحث ومباحثہ ومناظرہ کر کے اس کے وسوسوں کا جواب دینا لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ بس تم اعوذ باللہ پڑھو میری پناہ مانگو کہ اے خدا اس شیطان مردود سے مجھے پناہ نصیب فرما.....

اس بات کو محدث عظیم ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے مرقاۃ شرح مشکوۃ میں بہت عمدہ سمجھایا ہے کہ:

شیطان کی مثال اس کتے کی سی ہے جو بڑے لوگوں کے بنگلوں پر کھڑا رہتا ہے.....
محدث عظیم ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ:
ابلیس اللہ تبارک وتعالیٰ کا کتا ہے..... گیٹ آؤٹ کیا ہوا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کے دربار سے باہر ہے مردود کیا ہوا..... جب دنیا کے بڑے لوگ بڑے کتے پالتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ تو سب سے بڑے ہیں ان کا کتا بھی اتنا ہی بڑا ہے..... یہ وسوسے ڈالتا ہے اگر اس سے لڑوگے اور چپ کرانا چاہوگے تو وہ اور بھونکے گا جیسے کتے اور بھونکتے ہیں اگر کوئی ڈانٹنا شروع کرے اور خاموش کرنا چاہے تو یہ شیطان اللہ تبارک وتعالیٰ کا کتا ہے یہ کسی کے قابو میں نہیں آسکتا جب تک کہ وہ ''اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم'' نہ پڑھے.....
لہٰذا اللہ تبارک وتعالیٰ سے کہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ پھر شیطان کو حکم دے دیتے ہیں اس کی برکت سے پھر شیطان اس پر قابو نہیں پاتا۔ اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود اپنی ذات پاک سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے شیطان سے لڑنے کا حکم نہیں دیا.....
بہر حال عرض کرنا یہ تھا کہ حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:
شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو کسی مصلحت سے شیطان کو جواب نہیں دیا' غالباً اس وقت اپنے مریدین کو ادب سکھانا تھا اور ان کی تربیت کے لئے وہی مناسب تھا...
لیکن فرمایا کہ شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ کی برکت سے میری سمجھ میں اس کا جواب آ گیا' یہ نہیں کہا کہ یہ میرا کمال ہے اگر کوئی غیر تربیت یافتہ خشک ملا ہوتا تو کہتا کہ دیکھو شیخ ابن عربی کو جواب نہیں آیا میرا کمال ہے کہ مجھے جواب آ گیا..... لیکن ہمارے بزرگوں کا کمال یہ ہے کہ اپنے کو مٹایا۔ فرمایا کہ شیخ ابن عربی کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے دل میں اس کا جواب ڈال دیا..... اور وہ یہ ہے کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت شیطان پر بھی وسیع ہے لیکن کیسے؟..... اس کو ایک مثال سے سمجھئے اگر کوئی شخص کسی کو سو

(۱۰۰) جوتے مارنے کی طاقت رکھتا ہے..... لیکن اٹھانوے مار کر دو چھوڑ دیتا ہے تو اس کا کرم اور مہربانی اور اس کی رحمت ہے یا نہیں؟.....

حکیم الامت فرماتے ہیں کہ:

خدائے تعالیٰ شیطان کو جہنم میں جتنا عذاب دیں گے اس سے زیادہ عذاب دینے پر اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ قادر ہے یا نہیں؟..... ظاہر ہے کہ قادر ہے کیونکہ اس کی قدرت و طاقت لامحدود و لامتناہی ہے پس جتنا عذاب شیطان کو دیں گے اس سے زیادہ عذاب دینے پر خدا قدرت رکھتا ہے اگر وہ قدرت اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ ظاہر کرتے تو اس کو عذاب اس سے بھی زیادہ شدید ہوتا پس جتنی قدرت عذاب دینے کی ہے اتنا عذاب نہ دینا یہ بھی رحمت ہے اس طرح شیطان پر بھی اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کی رحمت وسیع ہے..... سبحان اللہ کیا علوم ہیں ہمارے اکابر کے.....

(بدگمانی اور اس کا علاج)

دوران مطالعہ بندہ کو ایک حدیث اس آیت کے مفہوم سے متعلق ملی اس کو بندہ نے قارئین کے لئے لکھا ہے:

حدیث پاک کا مفہوم ہے:

''اِنَّ رَحْمَتِیْ وُسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ''

میری رحمت ہر چیز پر غالب ہے.....

پس اگر ایک شخص کو ہزار سال کی عمر دی جائے اور وہ ایک لمحہ بھی معصیت و نافرمانی کے بغیر نہ گزارے تو بھی اس کے گناہ تھوڑے ہوں گے اللہ کی رحمت زیادہ ہے..... اگر وہ سچی توبہ کریگا تو قبول ہوگی..... بلکہ فرمایا: اے میرے بندے تیرے گناہ ساری دنیا کے درختوں کے پتوں سے زیادہ ہیں..... تیرے گناہ آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں..... تیرے گناہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہیں..... تیرے گناہ ساری دنیا کی ریت کے ذرات سے بھی زیادہ ہیں پھر بھی تیرے گناہ تھوڑے ہیں میری رحمت زیادہ ہے..... بلکہ یوں

فرمایا: اے میرے بندے تو نے توبہ کی پھر توڑ بیٹھا..... پھر توبہ کی پھر توڑ بیٹھا صد بار توبہ شکستی باز آ..... اے میرے بندے اگر تو نے سو دفعہ توبہ کی اور سو دفعہ توڑ بیٹھا..... میرا در اب بھی کھلا ہے تو آ جا توبہ کر لے میں تیری توبہ قبول کرونگا..... (مکتوبات فقیر ص ۱۴۸)

آیت نمبر 4 ''وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ''

وہ ایسا مالک ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے.....

اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ رحیم وکریم ہے وہ ارحم الراحمین ہیں اس کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہوں، برابر توبہ کا اہتمام کرتے رہیں، گناہ ہو جائے تو پھر فوراً توبہ کریں۔ مولانا شاہ وصی اللہ صاحب یہ شعر پڑھا کرتے تھے.....

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اٹھے اٹھ کر چلے

ایک آیت میں فرمایا:

آیت نمبر 5 '' وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْما''

وہ (اللہ تبارک وتعالیٰ) ہے مسلمانوں پر مہربان

اسی طرح یہ آیت کریمہ ہے:

آیت نمبر 6 ''وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللہ''

''اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ کون گناہوں کو بخش سکتا ہے.....''

اور ایک آیت یہ ہے:

آیت نمبر 7 ''غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ''

''یعنی (اللہ تبارک وتعالیٰ) گناہوں کو بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے.....''

ایک اور آیت میں ارشاد ہے:

آیت نمبر 8 ''وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَاتَفْعَلُوْنَ''

''وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے جانتا ہے.....''

ایک دوسری آیت میں فرمایا:

آیت نمبر 9 ''كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ''

''تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت کولکھ لیا ہے.....''

آیت نمبر 10 ''وَسِعَتْ رَحْمَتِيْ كُلَّ شَيْءٍ فَسأَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ''

''اور میری رحمت ہر چیز کو محیط ہے پس اسے ان لوگوں کیلئے لکھ دوں گا (واجب کردوں گا) جو متقی ہیں.....''

اسی طرح فرمایا:

آیت نمبر 11 ''اِنَّ اللهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُفٌ الرَّحِيْمٌ''

''اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں پر بہت مہربان اور رحمت کرنے والے ہیں.....''

قاصد خاص کو حکم ہوتا ہے کہ ہمارے گنہگار بندوں کو ہماری طرف سے سلام پہنچاؤ اور تسلی کا یہ پیام دو کہ اس کا باب رحمت ہر وقت کھلا ہے.....

آیت نمبر 12 ''وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْءً بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَاَصْلَحَ فَاِنَّهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ'':

''اے پیغمبر! جب تیرے پاس وہ آئیں جو میری آیتوں پر یقین رکھتے ہیں تو ان کو کہہ کہ تم پر سلامتی ہو تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر از خود اپنے بندوں پر مہربان ہونا لازم کرلیا ہے کہ جو کوئی تم میں سے براہ نادانی برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور نیک بنے تو بیشک

وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے..... (انعام)

آیت نمبر 13 ''اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً یَّرْجُوْنَ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ لِیُوَفِّیَھُمْ اُجُوْرَھُمْ وَیَزِیْدَھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ اِنَّہٗ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ''

''بلاشبہ! جو تلاوت کرتے ہیں کتاب اللہ کی' اور قائم رکھتے ہیں نماز اور اس مال میں سے جو ہم نے ان کو عطا کیا ہے مخفی اور علانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے (جائز) امیدوار ہیں جو کبھی ہلاک نہ ہوگی..... تاکہ حق تعالیٰ ان کی اجرتیں ان کو عطا کریں اور مزید عطا کرے ان کو اپنے فضل سے بلاشبہ! وہ نہایت مغفرت والا اور بڑا قدردان ہے''.....

آیت نمبر 14 ''اَمَّنْ ھُوَ قَانِتٌ آنَاءَ الَّیْلِ سَاجِداً وَّقَائِماً یَّحْذَرُ الْاٰخِرَۃَ وَیَرْجُوْا رَحْمَۃَ رَبِّہٖ قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَایَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُوْلُوْا الْاَلْبَابُ''

''کیا وہ شخص جو نماز میں مصروف ہوتا ہے رات کے اوقات میں درآں حالیکہ وہ (کبھی) سجدہ گذار ہوتا ہے اور (کبھی) قیام کرتا ہے اور ڈرتا ہے (حساب) آخرت سے' اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے' کہو کیا برابر ہوسکتے ہیں وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے..... واقعہ یہ ہے کہ نصیحت تو دانشمند ہی قبول کرتے ہیں.....

آیت نمبر 15 ''وَلَا تَایْئَسُوْا مِنْ رُّوْحِ اللّٰہِ' اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رُّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ''

''اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو کہ مایوس نہیں ہوتے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے مگر کافر لوگ''.....

آیت نمبر 16 ''اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ''

''بے شک آپ تواب بھی ہیں اور رحیم بھی ہیں''

اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے تواب کا ذکر رحیم سے پہلے کیا ہے اس میں ایک عجیب نکتہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ جس پر اللہ تبارک وتعالیٰ رحم نازل کرتے ہیں اسی کو توبہ کی توفیق دیتے ہیں اور توبہ کے ساتھ ہی رحمت نازل ہوتی ہے یہ دونوں پڑوسی کی طرح ہیں یعنی جس نے توبہ کی وہ سایہ رحمت میں آ گیا ایک سیکنڈ کی بھی دیر نہیں ہوتی.....

غفور الرحیم کی حقیقت

آیت نمبر 17 ''ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ لِلَّذِیْنَ عَمِلُوا السُّوٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّکَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ الرَّحِيْمٌ''

''پھر آپ کا رب ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے جہالت سے برا کام کیا پھر اس کے بعد توبہ کرلی اور اپنے اعمال درست کر لئے تو آپ کا رب اس کے بعد بڑی مغفرت کرنے والا بڑی رحمت کرنے والا ہے.....''

یہ پوری آیت ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے ''غفور الرحیم'' ہونے کو ذکر کیا گیا ہے' اللہ تبارک وتعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کے لئے دو شرطیں ہیں:

ایک توبہ..... دوسرے عمل کی اصلاح.....

یعنی جن لوگوں نے غلطیاں کی ہیں' گناہ کئے ہیں بدعنوانیاں کی ہیں سب کرنے کے بعد احساس ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے توبہ کرلی..... اور اپنے عمل کی اصلاح کر لی ایسے شخص کے لئے فرمایا کہ ہم مغفرت کردیں گے' معاف کردیں گے' اور انعامات بھی دیں گے.....

باب نمبر 13

درس رحمت احادیث کی روشنی میں

اگر تیرے گناہ زمین آسمان کو بھی بھر دیں

حدیث قدسی میں آتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

1 ''یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفر تنی غفرت لک ولا ابالی'' (مشکوۃ)

اے میرے بندے (مایوس نہ ہو) اگر تیرے گناہ زمین کی وسعتوں کو بھر دیں اور اوپر اٹھتے چلے جائیں اور پھر خلا کو بھر دیں اور خلا سے نکل کر آسمان کے کناروں تک چلے جائیں حتیٰ کہ ساری کائنات تیرے گناہوں سے بھر کر آسمان کے کنارے تیرے گناہ چھونے لگیں..... پھر تجھے ندامت آجائے اور تیرے آنسو نکل جائیں اور تو، توبہ کے لئے ہاتھ اٹھائے، میں ایسا کریم، میں ایسا سخی، میں ایسا رحیم ہوں کہ:

"غفرت لک ولا ابالی"

''میں تیرے سارے گناہوں پر قلم پھیر دوں گا اور مجھے کوئی نہیں پوچھ سکتا''.....

ایک اور جگہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میں تو تیرے توبہ کا منتظر ہوں کہ تو میری طرف آ تو سہی.....

میرے عزیز! اللہ تبارک وتعالیٰ اس انسان سے ماں سے زیادہ محبت کرنیوالے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ سے زیادہ رحیم، اللہ تبارک وتعالیٰ سے زیادہ کریم اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے زیادہ اس انسان سے محبت کرنیوالا کوئی نہیں ہے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی چاہت یہ ہے کہ میرا بندہ مجھ سے اس حال میں ملے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو اسی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ

نے اس حدیث میں بے انتہا رحمت کا اظہار فرمایا ہے.....

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم دل ماں سے زیادہ رحم کرتا ہے

2 ''وعن عامر الرام قال بينا نحن عنده يعني عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ اقبل رجل عليه كساء وفي يده شئ قد التف عليه فقال يا رسول الله مررت بغيضة شجر فسمعت فيها اصوات فراخ طائر فاخذتهن وضعتهن في كسائي فجاء ت امهن فاستدارت علىٰ رأسي فاكشفت لها عنهن فوقعت عليهن فلننتهن بكسائي فهن اولآء معي قال ضعهن فوضعتهن وابت امهن الا لذومهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتعجبون لرحم ام الافراخ فراخها فوالذى بعثني بالحق الله ارحم بعباده من ام الافراخ بفراخها ارجع بهن حتى تضعهن من حيث اخذتهن معهن فراجع بهن'' (رواہ ابوداؤد و الفصل الثالث)

''اور حضرت عامر رامی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (تیر انداز) کہتے ہیں کہ (ایک دن) جبکہ ہم نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک شخص آیا جس کے جسم پر ایک کملی تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس پر اس نے اپنی کملی لپیٹ رکھی تھی اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس سے گزر رہا تھا کہ میں نے اس جھنڈ میں سے پرندوں کے بچوں کی آوازیں سنیں، چنانچہ میں نے انہیں پکڑ لیا اور اس اپنی کملی میں رکھ لیا اتنے میں بچوں کی ماں آ گئی اور میرے سر پر پھرنے لگی میں نے اس کی سامنے بچوں کے اوپر سے کملی کھول دی (تا کہ وہ انہیں دیکھ کے) وہ اپنے بچوں کو دیکھتے ہی ان پر آ گری اور میں نے ماں اور بچوں کو اپنی چادر میں لپیٹ لیا اور اب وہ سب میرے پاس ہیں''.....

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ان کو یہاں رکھو میں نے ان کو وہاں رکھ دیا اور ان پر سے اپنی کملی ہٹا دی..... ماں سب چیزوں کو چھوڑ کر بچوں سے چمٹ گئی ہم سب اپنے بچوں کے

ساتھ اس ماں کی اس محبت کو نظر تعجب دیکھ رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ اس پر تعجب کر رہے ہو کہ ان بچوں کی ماں اپنے بچوں پر کس قدر رحم دل واقع ہوئی ہے..... قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے..... اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچوں پر رحم کرتی ہے.....

اور جاؤ ان بچوں کو وہیں لے جا کر رکھ دو جہاں سے تم نے ان کو پکڑا تھا اور ان کی ماں کو ان کے ساتھ ہی چھوڑ دو' چنانچہ وہ ان سب کو لے گیا' اور جہاں سے پکڑا تھا وہیں چھوڑ آیا..... (ابوداؤد)

اگر تم نے پیدا کیا ہے تو پکڑ لو

3 امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

جب کوئی انسان گناہ کرتا ہے تو زمین کی وہ جگہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے کہتی ہے آپ مجھے اجازت دیں تو میں اسے دھنسا دوں..... آسمان کی وہ چھت اللہ تبارک وتعالیٰ سے کہتی ہے آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس پر گر پڑوں.....

تو اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ ان سے فرماتے ہیں

ٹھہر جاؤ اسے مہلت دو' ان کان عبدکم فشأنکم به ''اگر تم نے پیدا کیا ہے تو پکڑ لو ''وان کان عبدی ''اگر میرا بندہ ہے' فمنی والی عبدی ''میرے بندے اور میرے درمیان دخل نہ دو' ان اتانی نهاراً قبلته'' کسی دن توبہ کرے گا ''ان اتانی لیلاً قبلته'' کسی رات جب توبہ کرے گا' لوجد الله تواباً الرحیما '' وہ دیکھے گا کہ اس کا رب معاف کرنے والا ہے..... (فضائل توبہ و استغفار)

کھوٹہ سکہ مغفرت کا سبب بن گیا

4 بخاری ومسلم کی روایت میں حضرت ابی مسعود البدری کہتے ہیں کہ:

مغفرت کا گناہوں سے وسیع ہونا

9 اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

''رب مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجیٰ عندی من عملی''

اے میرے پروردگار! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت وسیع ہے..... کہاں تک گناہ کروں..... ہزار برس بھی کروں گا تو محدود ہوں گے..... اور تیری رحمت کی کوئی حد ہی نہیں ہے..... میرے گناہوں کی تیری رحمت کے سامنے کیا قدر و قیمت ہے نیز میرے عمل محدود ہیں..... بلکہ کوئی چیز نہیں مگر تیری رحمت ان سے بہت وسیع ہے.....

تم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہو

مگر ہم معاف کرتے کرتے تھک نہیں سکتے

10 حدیث میں آتا ہے کہ ایک آدمی نے بہت بڑا گناہ کیا..... اور ندامت ہوئی تو کہا یا ربی ابھی یہ نہیں کہا کہ ''میری مغفرت کر دیجئے'' فقط ''یارب'' کہا اور فوراً حق تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ایعلم ان له ربا یواخذه''

اچھا یہ جان گیا کہ اس کا بھی کوئی رب ہے جو اس کی پکڑ کریگا.....

فرمایا اگر یہ جان گیا تو قبل اس کے کہ مغفرت مانگے، اس سے پہلے ہی مغفرت کر دیتے ہیں..

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ:

اے لوگو! تم گناہ کرتے کرتے تھک جاؤ گے اللہ بخشتے بخشتے نہیں تھکیں گے..... اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے..... اس لئے آدمی سے جب غلطی ہو تو فوراً توبہ کرلے..... بس معاملہ صاف ہو گیا.....

اور یہ ایسا ہی ہے جیسے راستے پر لگا ہوا آدمی ٹھوکر لگی گر پڑا اٹھا کپڑے جھاڑ کر پھر چلنا شروع کر دیا..... (بخاری ، مسلم)

آپ میرے بندوں کو میری رحمت سے مایوس نہ کریں

11 حضرت عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ:

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے..... اور ہم باہم خوش طبعی میں ہنس رہے تھے تو ارشاد فرمایا:

تمہیں ہنسی سوجھتی ہے، حالانکہ دوزخ تمہارے پیچھے لگی ہوئی ہے..... بخدا میں تمہیں پھر ہنستا ہوا نہ دیکھوں.....

یہ فرما کر واپس تشریف لے گئے..... اور ہم تھے کہ گویا سروں پر پہاڑ گر گیا تھوڑ دیر بعد تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

آپ میرے بندوں کو مری رحمت سے کیوں مایوس کرتے ہیں میرے بندوں کو سنا دیجئے کہ میں بہت ہی بخشنے والا مہربان ہوں اور بے شک میرا عذاب بھی بڑا دردناک ہے.....

ایک تفسیر میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے اپنے اصحاب کے پاس آئے تو انہیں دیکھا کہ وہ ہنس رہے ہیں..... فرمایا: کیا تم ہنس رہے ہو؟..... اگر تمہیں ان چیزوں کا علم ہو جاتا جن کا مجھے علم ہے تو تم تھوڑا ہنستے اور بہت روتے پھر آپ چلے گئے..... جب واپس لوٹے، فرمایا ابھی جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ آیت لائے:

''نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ''

''میرے بندوں کو بتا دو کہ میں غفور رحیم ہوں.....''

رحمت الٰہی سے ناامیدی ہلاکت ہے

12 ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:
اگر میں دنیا میں عذاب لانے کا ارادہ کردوں تو سب سے پہلے اس کو عذاب دوں گا جو میری رحمت سے ناامید ہوچکے ہیں.....

گناہوں کے ۹۹ دفاتر والے کی مغفرت

13 حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ میری امت میں سے ایک آدمی منتخب کرکے سب کے سامنے لائے گا..... جس کے گناہوں کے ننانوے دفتر ہوں گے..... ہر دفتر حد نگاہ تک لمبا ہوگا، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کیا تم ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟..... کیا نامۂ اعمال لکھنے والے میرے فرشتوں نے تم پر ظلم تو نہیں کیا؟..... کہے گا اے میرے رب بالکل نہیں، پھر ارشاد ہوگا کہ کیا تمہارا کوئی عذر یا نیکی ہے؟..... تو وہ آدمی پریشان ہوگا اور کہے گا اے میرے رب! کوئی نہیں ہے تو ارشاد ہوگا ہاں تیری ایک نیکی ہمارے پاس موجود ہے اور آج کسی پر ظلم نہیں ہوگا..... پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا اس میں لکھا ہوگا:

''اشهد ان لااله الا الله وان محمداً عبده و رسوله''

تو کہا جائے گا تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا..... پھر وہ سارے دفتر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے..... اور اس پرچے کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا تو فرمایا وہ سب دفتر اوپر اٹھ جائیں گے..... اور پرچہ بھاری ہوجائے گا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام نامی سے کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی.....

(منہاج القاصدین ۵۹۶)

خوشخبری سناؤ

14 جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ:

جب لوگوں کے سامنے تم ان کے پروردگار سے کچھ بیان کرو، ایسی چیز بیان نہ کرو جس سے انہیں گھبراہٹ ونفرت ہو.....

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میں آسان درگزر کرنے والے (دین) حنفی کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں.....''

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میں پسند کرتا ہوں کہ اہل کتاب یہ جانے کہ ہمارے دین میں سہولت ہے.....''

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

آسانی کرو تنگی نہ کرو، بشارت سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ.....

اے میرے فرشتوں! مجھے حیا آتی ہے کہ میں اپنے بندے کی خطا بخش نہ دوں

15 سعدی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ:

جب کوئی بندہ گنہگار اپنی خطا کا مقر ہوکر خداوند کریم سے معافی کا خواستگار ہوتا ہے تو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ملائکہ سے فرماتا ہے:

''یا ملائکتی قدا استحییت من عبدی ولیس له غیری''

''اے میرے فرشتو! مجھے حیا آتی ہے اپنے بندے سے کہ میں اس کی خطا بخش نہ دوں..... کیونکہ اس کے لئے سوائے میرے در کے اور کوئی در ایسا نہیں ہے کہ اس میں جا کر

سوال کرے اور اپنی حاجت پوری کرے..... "

صاحبو! ایسے کریم اور رحیم پر قربان کیوں نہ ہوں اس لئے کہ گناہ تو ہم کرتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے گناہوں کو دیکھ کر شرماتا ہے.....

ایک حصہ رحمت کے اثرات

16 "**عن ابی هريرة رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول: جعل الله الرحمة مائة جزء' فامسک عنده تسعة وتسعين' وانزل فی الارض جزء واحد' فمن ذلک جز يتراحم لخلائق حتی ترفع للابته حافر هاعن ولد هاخشيتة ان تصيبه**" (صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب فی سعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ:

میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو رحمت پیدا فرمائی ہے اس کے سو حصے کئے ہیں، ان سو میں سے صرف ایک حصہ رحمت کا اس دنیا میں اتارا ہے، جس کی وجہ سے لوگ آپس میں ایک دوسرے پر رحمت کا ترس کھانے اور شفقت کا معاملہ کرتے ہیں، جیسے باپ اپنے بیٹے پر رحم کر رہا ہے یا ماں اپنے بچوں رحم کر رہی ہے' بھائی بھائی پر رحم کر رہا ہے۔ بھائی بہن پر رحم کر رہا ہے، یا ایک دوست دوسرے دوست پر کر رہا ہے، گویا دنیا کے جتنے لوگ بھی آپس میں شفقت اور رحم کا معاملہ کر رہے ہیں..... وہ ایک حصہ رحم کا نتیجہ اور طفیل ہے..... جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس دنیا میں نازل فرمایا، حتیٰ کہ گھوڑی کا بچہ جب دودھ پینے کے لئے آتا ہے تو وہ گھوڑی اپنا پاؤں اٹھا لیتی ہے' تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دودھ پینے کے دوران یہ پاؤں بچے کو نہ لگ جائیں..... یہ اس سوویں حصے کا ایک جز ہے..... اور ننانویں حصے رحمت کے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پاس محفوظ رکھے ہوئے ہیں، ان کے ذریعہ آخرت میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت کا مظاہر فرمائیں گے...

اس حدیث کے ذریعہ حضور اقدس ﷺ نے ہمیں یہ بتادیا کہ یا تم لوگ اس ذات کی رحمت سے مایوس ہوتے ہو..... جس ذات نے تمہارے لئے آخرت میں اتنی ساری رحمتیں اکھٹی کر کے رکھی ہوئی ہیں' اس ذات سے مایوسی کا اظہار کرتے ہو؟..... کیا وہ اپنی رحمت سے تم کو دور کر دے گا؟.....

یحیٰ بن معاذ رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ:

اے اللہ! تو نے ہمارے لئے ایک رحمت اتاری اور اس سے ہمیں اکرام بخشا یعنی اسلام نصیب ہوا..... تو جب ہم پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا تو ہم کیسے تیری مغفرت کے امیدوار ہوں گے.....

ایمان کے ذرے والا شخص جہنم میں داخل نہ ہو سکے گا

17 حضرت معاذ بن جبل اور انسؓ بن مالکؓ سے اخبار مشہور میں ہے کہ:

جس نے [illegible] جنت میں داخل ہو گیا اور جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوا اسے آگ نہیں چھوئے گی اور جو اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اسکے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرتا ہو اس پر آگ حرام کر دی گئی اور جس کے دل میں ایمان کا ایک ذرہ بھر بھی ہو وہ آگ میں داخل نہ ہوگا۔

میری رحمت تمہارے گناہوں پر حاوی ہے

18 ''وعن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لما خلق الله الخلق كتب فی كتاب فهو عنده فوق العرش: ان رحمتی تغلب غضبی' وفی رواية غلبت غضبی وفی رواية سبقت غضبی'' (متفق علیہ)

رحمت اور غضب کی دوڑ

حضرت ابو ہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جب اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو (اس نے اس کتاب میں جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے) لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی..... اور ایک روایت میں ہے میرے غضب پر غالب ہے..... اور ایک روایت میں ہے کہ میری رحمت میرے غضب سے سبقت لے چکی ہے..... (بخاری، مسلم)

19 حضرت عطاء بن یسار کی حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اور ان کی حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مروی حدیث ہے کہ:

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے کوئی چیز ایسی پیدا نہیں کی مگر یہ کہ ایسی چیز بھی بنائی جو اس پر غالب آئے اور اپنی رحمت کو ایسا کیا کہ وہ اس کے غضب پر غالب آتی ہے.....''

مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے آپ پر یہ لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آئے گی..... (قوت القلوب ص ۷۹۸)

اگر کافر کو اللہ کی رحمت کا پتہ چل جائے

20 ایک دوسری روایت میں ہے:

''لو یعلم الکافر ما عند اللہ من الرحمہ ما قنة من جنة احد''

''اگر کافر اللہ کی رحمت کی وسعت جان لے تو اس کی رحمت سے کوئی ایک بھی مایوس نہ ہو.....'' (بخاری ومسلم)

بڑے بڑے کبیرہ گناہ پر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے معافی کا قلم پھیر دیا' جب کہ آیات الٰہی سامنے آئیں اور لوگوں نے نافرمانی کی (مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے معاف فرمادیا)

چنانچہ فرمایا:

''ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ''

''پھر بنالیا بچھڑا (یعنی معبود) بعد اس کے کہ آئیں ان کے پاس نشانیاں پھر ہم نے وہ بھی معاف کیا.....''

رحمت الٰہی سے معمور ایک عجیب حدیث

21 حضرت ابو ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد نبوی نقل کرتے ہیں کہ:

اگر مومن کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی سزائیں کیسی کیسی ہیں تو کوئی بھی اس کی جنت کی خواہش نہیں کر سکتا اور اگر کافر اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کو جان لے تو اس کی رحمت سے کوئی بھی ناامید نہ ہوتا.....

یحییٰ بن معاذ کا ذکر ہے کہ فرمایا کرتے:

اے اللہ! اگر تیرا ثواب فرمانبرداروں اور تیری رحمت گنہگاروں کے لئے ہے تو میں گو فرمانبرداروں میں سے نہیں..... مگر تیرے ثواب کا ضرور امیدوار ہوں..... اور میں گنہگاروں میں سے ہوں لہٰذا تیری رحمت کی بھی امید رکھتا ہوں.....

اور انہی سے یہ بھی منقول ہے کہ فرمایا کرتے تھے:

اے اللہ! تو نے جنت کو پیدا فرمایا اور اسے اپنے اولیاء کے لئے دعوت قرار دیا..... اور کافروں کو اس سے مایوس کر دیا..... اور تو نے فرشتے ایسے بنائے کہ انہیں اس کی حاجت نہیں اور تو خود اس سے غنی ہے پھر اگر ہم جیسوں کو بھی عطا نہ فرمائی تو آخر یہ کن لوگوں کو ملے گی.....

بغیر رحمت کے جنت میں داخل ہونا ممکن نہیں

22 حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

''حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے سوال کیا کہ کیا کوئی شخص بھی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا؟ آپ نے فرمایا: (ہاں) کوئی شخص بھی اللہ کی

رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا..... آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا آپ بھی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں نہیں جائیں گے؟..... آپ نے اپنے سر مبارک پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ہاں میں بھی نہیں جاؤں گا الا یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لیں یہ بات بھی آپ نے تین مرتبہ فرمائی.....'' (مشکوۃ ص ۱۱۵)

الغرض انسان کی مغفرت کا اصل سبب تو اللہ کی رحمت ہے لیکن چونکہ دنیا دارالاسباب ہے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اعمال کو نجات کا ظاہری سبب بنا دیا ہے..... اور وہ انسان کی مغفرت اس کے کسی ایسے عمل کے سبب فرما دیتے ہیں جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا ذیل میں مغفرتِ خداوندی کے چند واقعات ذکر کئے جاتے ہیں جن سے اصل حقیقت کا اظہار ہوتا ہے.....

لیکن واقعات سے پہلے اس حدیث کی شرح کے بارے میں کچھ عرض کرنا ہے وہ یہ کہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:

''اگر خدا تعالیٰ کی رحمت نہ ہوتی نہ ہم ہدایت پاتے نہ ہمیں نماز کی توفیق ملتی نہ روزہ کی..... ہم ہیں ہی کیا چیز ہماری کیا اوقات کہ ہم کسی عمل کو کر کے اس پر ناز کریں بس یہ تو ہمارے اللہ کی رحمت ہے جو ہمیں اعمال کی توفیق ملتی ہے.....''

پیاسے کتے کو پانی پلانے کے سبب سے فاحشہ کی مغفرت

23 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک کنجری (فاحشہ عورت) کی مغفرت کردی گئی (سبب یہ ہوا کہ) وہ ایک کتے کے پاس سے گزری جو شدت پیاس کے سبب زبان نکالے کنوئیں کے کنارے پر کھڑا تھا..... عورت کو اس کتے پر ترس آیا' اور اس نے سوچا کہ یہ کتا اللہ

تبارک وتعالیٰ کی مخلوق ہے..... اور پیاس سے بے چین ہے اس کتے کو پانی پلانا چاہئے اس نے ڈول تلاش کیا تو کوئی ڈول وہاں نہیں ملا آخر اس نے اپنے پاؤں سے ایک چمڑے کا موزہ اتارا اور کسی طرح اس کنویں سے پانی بھرا اور اس کتے کو پلا دیا..... اور اس کی پیاس دور کردی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ صرف اس عمل پر اس کی مغفرت فرمادی..... (مشکوۃ ص ۱۶۸ بخاری ج ۱)

بتائیے! اگر وہ عورت یہ سوچتی کہ میں تو ایک فاحشہ عورت ہوں' میں تو جہنم کی مستحق ہوں اگر میں نے کتے کو پانی پلانے کا یہ چھوٹا سا عمل کر بھی لیا تو کونسا انقلاب آجائے گا..... اگر وہ یہ سوچتی تو اس عمل سے بھی محروم ہو جاتی اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں اس کی نجات نہ ہوتی بہرحال اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس عمل پر اس کی نجات فرمادی.....

اللہ کا انسان سے شکوہ

حق تعالیٰ نے اپنے ایک معزز نبی پر وحی بھیجی کہ:

اے میرے نبی تم جو لوگ کہ گنہگار ہیں (مگر مشرک نہیں ہیں) آپ انہیں میری وسیع رحمت کی خبر دیدو اور جو لوگ کہ مجھ سے بھاگتے ہیں اور میری یاد اور میری بندگی نہیں کرتے انہیں میری طرف رجوع کراؤ اور جو لوگ کہ میری طلب میں ہیں انہیں سیدھی راہ کی طرف راہ دکھاؤ اور جو میرے گنہگار بندے ہیں انہیں صاف طور پر کہدو کہ تم توبہ کرو تمہارے لئے قبولیت کا بچھونا بچھا رکھا ہے ان سے کہدو کہ میری بے اندازہ بخشش کے مقابلے میں ان کے گناہ کچھ بھی قابل وقعت نہیں ہیں کہ میرے کرم کی دھواں دھار بارش کا ایک چھوٹا سا قطرہ ان کے گناہوں کے بڑے سے بڑے انبار کو باقی نہ چھوڑے گا.....

اے میرے پیارے نبی! جبکہ یہ میرا برتاؤ گنہگاروں کے ساتھ ہے تو جو کہ نیک لوگ ہیں ان کے ساتھ کیسا خوبی بھرا برتاؤ ہوگا.....

اے میرے مقدس نبی! ان لوگوں کیلئے مبارک بادی ہے کہ جنہوں نے اپنے دل میری محبت سے لبریز کر لئے اور اپنے تمام اوقات میرے لئے خرچ کر دیئے کہ جن کے دن روزے میں گذرتے ہیں اور جن کی راتیں قیام میں بسر ہوتی ہیں میں ان کی ہر ہر بات سے اطلاع رکھتا ہوں اور میرے مقرب فرشتے ان کا مشاہدہ کرتے ہیں..... اور میری جنت ان کی مشتاق اور میری رحمت سے ان کے دل معمور ہیں وہ میری مناجات کے وقت کبوتروں جیسا نالہ کرتے ہیں اور یتیموں پر رحم کھا کر روتے ہیں انکی آہ و نالہ کی آواز میرے نزدیک فرشتوں کی تسبیح سے افضل ہے..... مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ میں انہیں قسم قسم کی نعمتوں سے بھر پور کر دوں گا.....

اے میرے معصوم نبی! جو گنہگار ہے وہ مجھ سے بھاگ کر کہاں جا سکتا ہے بلکہ قیامت آخر کو وہ میری ہی طرف رجوع ہو گا اور میں اس کے کئے کو اس پر ظاہر کروں گا.....

مجھے اپنی عزت کی قسم اگر میں چاہوں تو اس کے منہ کے لعاب کو میں اس کے گلے میں پھنسا دوں جس سے اس کا گلا گھٹ جائے یا اس کے بدن کے کپڑوں میں آگ لگا دوں جس سے وہ جل جائے مگر میں نے اسے قیامت کے دن تک مہلت دے رکھی ہے اور اس دن کسی قسم کا عذر سنا نہ جائے گا.....

میرے سوا میرے بندے کا کون ہے؟

24 حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

جب بندہ اپنی جان پر گناہ کر کے ظلم کرتا ہے اور پھر نادم ہو کر اپنے دونوں ہاتھ اونچے کرتا اور یا رب یا رب کہتا ہے تب فرشتے اس کی آواز کو روک دیتے ہیں اور اوپر کی جانب کو چڑھنے نہیں دیتے..... پھر وہ یا رب یا رب کہتا ہے اور فرشتے روک دیتے ہیں غرضیکہ تین دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے مگر چوتھی دفعہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے فرشتو تم میرے بندے کی اس پیاری آواز کو مجھ سے کب تک روکو گے چونکہ میرے بندہ کو اس بات کا یقین ہو چکا ہے کہ میرے

سوا اس کا پروردگار اور میرے سوا اس کے گناہ کا بخشنے والا کوئی نہیں ہے..... لہٰذا میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اسے بخش دیا..... (انوار العارفین ص ۳۴۴)

قیامت کا دن اور رحمت الٰہی

25 حدیث میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ آخرت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت موسلا دھار برسے گی قیامت والے دن اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت اتنی برسے گی اور ایسا اللہ تبارک وتعالیٰ رحمت کا معاملہ فرمائیں گے کہ شیطان بھی سر اٹھا کر دیکھے گا.....

(حیرت کے باعث)

بوڑھے مسلمان پر خصوصی رحمت

26 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے ہیں..... عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟..... ارشاد فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ:

"اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص کو عذاب دینے سے شرماتے ہیں جو اسلام میں بوڑھا ہوا تو خود وہ شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی سے کیوں نہیں شرماتا جو اسلام میں بوڑھا ہو گیا ہے....." (تنبیہ الغافلین ص ۹۳)

رحمت الٰہی پر عجیب حدیث

27 "اذا بلغ عبدی خمسین سنة حاسبته حساباً یسیراً"

"جب یہ میرا بندہ بچاس برس کا ہو جائے' میرے نبی کا کلمہ پڑھتا ہو تو میں پھر اس کا حساب آسان کر دیتا ہوں....."

فرمایا میں بھی داخل نہیں ہوسکتا مگر جب کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت مجھے ڈھانپ لے''

(بخاری ومسلم)

جنت کا ٹکٹ: مہربانی کرنا

32 جنت میں وہی شخص جائے گا جو رحمدل ہو..... صحابہؓ نے عرض کیا:

یارسول اللہ! یوں تو ہم سب ہی مہربانی کرتے ہیں؟..... ارشاد فرمایا صرف اپنے اوپر رحم کرنا مرادنہیں بلکہ عامۃ الناس پر مہربانی کرنا مراد ہے..... پھر اللہ تبارک وتعالیٰ بھی ان پر مہربانی فرماتے ہیں.....

خطاونسیان ورحمت الٰہی

33 ''عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : ان اللہ تجاوز لی عن امتی الخطأ والنسیان وما استکرھوا علیہ''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے لئے امت سے غلطی اور بھول چوک اور جس چیز پر اسے زبردستی مجبور کردیا گیا ہو درگزر فرمایا.....''

(ابن ماجہ)

رحمت الٰہی پر ایک صحابیؓ کا سوال

34 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''ایک دیہاتی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! بروز قیامت کون مخلوق کا حساب کرے گا آپ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ تو اس دیہاتی نے کہا کہ قسم ہے رب کعبہ کی! کہ پھر تو ہم نجات پاگئے آپ نے دریافت کیا اے اعرابی یہ کیسے؟..... اس نے جواب دیا اس

لئے کہ کریم جب قابو پالیتا ہے تو معاف کر دیتا ہے.....'' (حیاۃ الصحابہ)

جان سے زیادہ مہربان اللہ

35 ایک غزوہ میں رسول مقبول ﷺ تشریف لے جا رہے تھے کہ:

ایک عورت کو آگ سلگاتے ہوئے دیکھا اس کا بچہ بھی پاس بیٹھا ہوا تھا وہ اس کو آگ سے بچاتی تھی حضور ﷺ نے یہ منظر دیکھ کر صحابہؓ سے فرمایا کہ تمہارے خیال میں یہ بات آسکتی ہے کہ یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے صحابہ نے عرض کیا نہیں..... حضور ﷺ نے فرمایا: بخدا اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے بندہ سے ماں سے بھی زیادہ محبت ہے.....

(صبر و شکر ص ۳۹۴)

جو لوگ اطاعت کرنے والے ہیں ان سے تو خدا کو محبت کیوں نہ ہو خدا کی رحمت تو نافرمان کے ساتھ بھی بہت کچھ ہے کیا خدا کو قدرت نہیں کہ بجلی گرا کر سب نافرمانوں کو ایک دم سے ہلاک کر دے مگر ہلاک کرنا تو کیسا اکثر کوئی ظاہری تکلیف بھی تو ظالموں کو نہیں ہوتی.....

شیخ سعدی نے سچ کہا ہے اور خوب کہا ہے کہ:

اے کریمے کہ از خزانہ غیب — گبر و ترسا وظیفہ خورداری
دوستاں را کجا کنی محروم — تو کہ بادشمناں نظر داری

اے بخشش کرنے والے تو اپنے خزانہ غیب سے یہودی اور آتش پرست تک کو روزی دیتا ہے..... پھر تو اپنے دوستوں کو اپنے الطاف سے کیونکر محروم کرے گا جب کہ تو دشمنوں پر بھی نظر رکھتا ہے (خطبات حکیم الامت)

اگر کوئی نوکر ہماری نافرمانی کرے تو ہمارا بس چلے تو بدوں خون پیئے نہ رہیں اور اسی پر اکتفا نہ کریں' بلکہ اس کے ساتھ اس کے خاندان بھر سے انتقام لیں پھر بھی دل ٹھنڈا نہ ہوتو

کیا خدا تعالیٰ اپنے نافرمانوں کو برباد نہیں کر سکتے؟..... ان کو کون سی چیز مانع ہے مگر باجود اس قدرت وعظمت کے ان کی تو یہ شان ہے.....

سچے دل سے اللہ کہنے کا انعام

36 عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آدمی پر آگ حرام کر دی جس نے سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا".....

اللہ کو ایک ماننے کی فضیلت

37 انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس آدمی نے "لا الٰہ الا اللہ" کہا اور جس کے دل میں ایک جو کے برابر بھی بھلائی ہوئی، اسے آگ سے نکالا جائے گا، پھر اس کو نکالا جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھلائی ہوئی، پھر آگ سے اسے نکالا جائیگا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھلائی ہوئی..... (منہاج القاصدین)

بارش کے قطروں سے زیادہ گناہ

38 ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما رہے تھے کہ:

ایک اعرابی نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت گنہگار ہوں۔ بیان ختم کرنے کے بعد مدنی تاجدار سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، کیا تیرے گناہ ستاروں سے بھی زائد ہیں؟ اس نے جواب دیا ہاں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ بارش کے قطروں سے بھی زائد ہیں؟ اس نے جواب دیا، ہاں..... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، کیا درختوں کے پتوں سے بھی زائد ہیں؟ اس نے جواب دیا، ہاں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، کیا تیرے گناہ

اللہ کی رحمت سے بھی زیادہ ہیں؟..... اس سوال پر وہ خاموش ہو کر رونے لگا سرکار ﷺ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ کہو اللہ تبارک وتعالیٰ تمام گناہ معاف فرمادے گا..... (انیس الواعظین)

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ چاہے گناہ جتنے زیادہ ہوں اگر بندہ اسے پکارتا ہے اور اسی سے امید قائم کرتا ہے تو وہ بخش دے گا اور ان گناہوں کو کوئی اہمیت نہیں دیگا.....

بندے کے گناہ چاہے جتنے بڑے ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ کے عفو و کرم کے سامنے ان کی کوئی حقیقت نہیں..... اس کی بخشش ان گناہوں سے کہیں زیادہ بڑی ہے.. (گنجینۃ الحکمت)

اللہ کی رحمت گناہوں سے بڑی ہے

39 مستدرک حاکم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور دو یا تین بار ہائے میرے گناہ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہو:

''اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک أوجی عندی من عملی''

اے اللہ! آپ کی بخشش میرے گناہوں سے بڑی ہے اور آپ کی رحمت میرے نزدیک میرے عمل سے زیادہ پُرامید چیز ہے.....

اسنے پڑھ لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر دہراؤ وہ دہرا چکا' تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر دہراؤ (یعنی تین بار) وہ دہرا چکا تو آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں معاف فرمادیا (مستدرک وگنجینۃ الحکمت)

دعا پر 3 چیزوں کا انعام

40 مسند احمد و حاکم میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی مسلمان کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع

رحمی نہ ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے تین چیزوں میں ایک ضرور عطا فرماتا ہے..... یا تو اس کی دعا جلد قبول کر لیتا ہے یا آخرت کے لئے جمع کر دیتا ہے یا پھر اسی جیسی کوئی برائی اس سے پھیر دیتا ہے لوگوں نے عرض کیا تب تو ہم زیادہ دعا کریں گے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے بھی زیادہ دینے والا ہے"..... (مسند احمد)

میرے بندے میں نے تجھے معاف کیا

41 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ:

"مومن کو قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے قریب لا کر مخلوق سے آڑ میں کر لے گا پھر اسے اس کا ایک ایک گناہ بتائے گا اور فرماتا جائے گا کہ کیا تم اسے مانتے ہو؟ وہ اثبات میں جواب دیتا جائے گا اور پھر بندہ دائیں بائیں دیکھے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے میں نے تجھے معاف کیا....."

ایک عربی شاعر کہتا ہے:

ترجمہ: اے پروردگار! اگر میرے گناہ بہت اور بڑے ہو گئے تو میں جانتا ہوں کہ آپ کی بخشش ان سے زیادہ بڑی ہے.....

اگر صرف نیکی کرنے والا آپ سے آس لگائے تو مجرم کسے پکارے گا اور کس سے آس لگائے گا؟.....

میرا صرف ایک ہی وسیلہ ہے' آپ سے امید اور آپ کی بہترین بخشش پھر یہ کہ میں آپ پر ایمان رکھتا ہوں.....

میری رحمت میرے غضب پر حاوی ہے

42 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان اللہ کتب کتابا یوم خلق السموات والارض ان رحمتی تغلب غضبی و فی روایۃ فھو موضوع عندہ فوق العرش'' (ابن ابی الدنیا)

''بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا یہ لکھ دیا تھا کہ میری رحمت میرے غضب سے زیادہ اور ایک روایت میں (یہ اضافہ بھی ہے) کہ (اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا یہ فیصلہ لکھ کر) اپنے پاس عرش پر رکھ دیا ہے.....'' (جنت کے حسین مناظر)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو عذاب نہیں دیں گے مگر؟

43 جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان الام لاتلقی ولدھا فی النار فاکب رسول اللہ ﷺ یبکی ثم رفع رأسہ الینا فقال ان اللہ عزوجل لا یعذب من عبادہ الاالمار المتمرد الذی یتمرد علی اللہ ویابی ان یقول لا الہ الا اللہ''

''ماں اپنے بچے کو بھی آگ میں نہیں ڈالتی اس کے بعد حضور اکرم ﷺ خوب روتے رہے پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر ہماری طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو عذاب نہیں دیں گے (یعنی دوزخ میں نہیں ڈالیں گے) مگر سرکش متکبر کو اور وہ جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کرے.....''

یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے اگر اس کا مضمون درست ہو تو اس حدیث کو پڑھ کر قارئین رحمت خداوندی کو دیکھ کر گناہوں میں ملوث نہ ہوں ورنہ رحمت کے سہارے پر گناہوں پر سرکشی کرنے والوں میں شریک ہو جائیں گے اور سرکش پر رحمت نہ ہونے اور دوزخ میں جانے کا آپ اسی حدیث میں پڑھ چکے ہیں.... (بخاری ومسلم وطبرانی)

ابلیس کو بھی رحمت کی امید ہونے لگے گی

44 حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

''مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے دین کے معاملہ میں گناہ میں ملوث ہونے والا اور احمق حماقت میں مبتلا بھی ضرور جنت میں داخل ہوگا..... اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ شخص بھی جنت میں ضرور داخل ہوگا جس کے کولہوں کو آگ جلادے گی..... اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن اتنا وسیع پیمانہ پر رحمت کا معاملہ فرمائیں گے کہ ابلیس کو بھی رحمت کی امید ہونے لگے گی کہ شاید اس کو بھی رحمت حاصل ہوجائے.....

(البدایہ والنہایہ ابن کثیر ج ۲ ص ۲۵۳ بحوالہ طبرانی)

مؤمن کی بخشش کا بہانہ

45 حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن گنہگار بندے کو اپنے قریب بلائیں گے اور اس پر اپنے بازو کا پردہ ڈالیں گے اور تمام مخلوقات سے اس کو چھپالیں گے اور پردے ہی میں اس کا اعمال نامہ عطا کریں گے اور فرمائیں گے (اے آدم زاد اپنے) نامہ اعمال کو پڑھو۔ تو وہ (اپنے اعمال نامہ کو پڑھتے ہوئے) نیکی کو پڑھے گا تو اسکی وجہ سے اسکا چہرہ روشن ہوجائے گا اور دل خوش ہوجائے گا.....

اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے اے میرے بندے کیا تمہیں اس نیکی کا علم ہے تو وہ عرض کرے گا ہاں اے پروردگار میں (اس کو) جانتا ہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے میں نے تم سے اس نیکی کو قبول کیا تو وہ سجدہ میں گر پڑے گا..... تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے اپنا سر اٹھاؤ اس نیکی کو اپنے اعمال نامہ میں رہنے دو..... پھر وہ شخص (اعمال نامہ پڑھتے ہوئے اپنے) گناہ کے پاس سے گذرے گا تو اس کی وجہ سے شرم کے مارے خود ہی اس کا

چہرہ سیاہ ہو جائے گا اور اس سے اس کا دل گھبرا جائے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ پوچھیں گے اے میرے بندے اس (گناہ) کو پہچانتے ہو؟..... تو وہ عرض کرے گا ہاں یارب پہچانتا ہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے گے میں اس گناہ کو تم سے زیادہ جانتا ہوں میں نے اس کو تمہاری خوشی کے لئے معاف کیا.....

پس مخلوقات اس کی کسی حالت (شرمندگی اور خوشی) کو نہیں دیکھیں گے سوائے سجدوں کے، حتی کہ مخلوقات سے ایک دوسرے کو ندا کریں گی خوشخبری ہو اس بندے کے لئے جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی کبھی نافرمانی نہیں کی..... کیونکہ ان کو اس صورتحال کا پتہ نہ چلے گا کہ اس مؤمن کا اس کے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے درمیان کیا معاملہ گذرا اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے رکا رہا.....

جنت میں داخلہ صرف رحمت کے سبب ہوگا

46 علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ:

جنت میں مسلمانوں کا داخلہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ہوگا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لن یدخل احدکم الجنة بعمله"

تم میں سے کوئی شخص اپنے اعمال کی بناء پر جنت میں داخل نہیں ہوگا.....

لیکن جنت کے اعلیٰ درجات نیک اعمال کی کثرت کے مطابق عطاء کئے جائیں گے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں مروی ہے کہ:

"ان اهل الجنة اذا دخلوها نزلوا فيها بفضل اعمالهم"

"یعنی جب جنت والے جنت میں داخل ہوں گے تو اس میں اپنے اعمال صالحہ کے مراتب کے مطابق فائز ہوں گے....."

شانِ بخشش کا ظہور

47 حضرت ابوایوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی وفات کے وقت فرمایا کہ:

میں نے ایک بات رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنی تھی اور تم سے اب تک چھپائی تھی (اب جبکہ میرا آخری وقت ہے وہ میں تم کو بتاتا ہوں اور وہ امانت تمہارے سپرد کرتا ہوں) میں نے حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے تھے کہ ''اگر بالفرض تم سب (ملائکہ کی طرح) بے گناہ ہو جاؤ اور تم سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو تو اللہ اور مخلوق پیدا کرے گا جن سے گناہ بھی سرزد ہوں گے..... پھر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ان کی مغفرت کا فیصلہ فرمائے گا اور اس طرح اس کی شان غفاریت کا ظہور ہوگا..... (صحیح مسلم)

اس حدیث سے یہ سمجھنا کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کو معاذ اللہ گناہ مطلوب ہیں اور وہ گنہگاروں کو پسند کرتا ہے..... اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس ارشاد کے ذریعہ گناہوں اور گنہگاروں کی ہمت افزائی فرمائی ہے..... بڑی جاہلانہ غلط فہمی ہوگی..... انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد ہی یہ ہے کہ لوگوں کو گناہوں سے بچایا جائے اور اعمال صالح کی ترغیب دی جائے..... (معارف الحدیث)

مشرکوں اور کافروں کے لئے پروانہ رحمت

48 حضرت ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ:

میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے تھے کہ '' مجھے اس آیت کے مقابلہ میں ساری دنیا (اور اس کی نعمتوں) کا لینا بھی پسند نہیں.....

''یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعاً اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ''

''اے میرے بندو جنہوں نے (گناہ کر کر کے) اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے (اور اپنے آپ کو تباہ کر لیا ہے) تم اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو اللہ تبارک وتعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے.....''

عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا مشرکوں کے لئے بھی یہی ارشاد ہے؟ آپ ﷺ نے پہلے تو کچھ سکوت فرمایا پھر تین دفعہ فرمایا الا ومن اشرک سن لو مشرکوں کے لئے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہی ارشاد ہے سن لو مشرکوں کیلئے بھی یہی ارشاد ہے ہاں مشرکوں کے لئے بھی میرے مالک کا یہی ارشاد ہے..... (مسند احمد)

بڑی بشارت

اس حدیث میں جس آیت کا حوالہ ہے، یہ سورۂ زمر کی آیت ہے..... بلاشبہ اس میں ہر قسم کے گنہگاروں کے لئے بڑی بشارت ہے خود ان کا مالک و پروردگار ان ہی کو مخاطب کر کے فرما رہا ہے کہ تم بھی میری رحمت سے ناامید نہ ہو آگے اس کا تکملہ یہ ہے:

''وَاَنِیْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ وَاتَّبِعُوْا اَحْسَنَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِنْ رَّبِّکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ''

''اور رخ کر لو اپنے پروردگار کی طرف قبل اس کے کہ تم عذاب میں گرفتار ہو جاؤ اور پھر کوئی تمہاری مدد اور حمایت نہ کر سکے اور جو بہترین ہدایت تمہارے لئے تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے اسکی پیروی اختیار کر لو اس وقت کے آنے سے پہلے جب اچانک خدا کا عذاب نازل ہو کر تم کو اپنی گرفت میں لے لے اور تمہیں پہلے سے پتہ بھی نہ ہوگا''

اس تکملہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہر قسم اور ہر درجہ کے مجرموں اور گنہگاروں کے لئے اللہ کی رحمت کا دروازہ کھلا ہوا ہے..... کسی کے لئے بھی دروازہ بند نہیں ہے.....

شرط یہ ہے کہ عذاب یا موت کے آنے سے پہلے توبہ کرلیں اور نافرمانی کی راہ چھوڑ کر ہدایت ربانی کی فرمانبرداری اختیار کرلیں.....

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ''رحمت خداوندی'' کا ''منشور عام'' سب کے لئے ہے' کافر اور مشرک بھی اس کے مخاطب ہیں.....

غضب پر رحمت کا غلبہ

49 رجاء میں حضور نبی کریم ﷺ سے ایسی بشارتیں مروی ہیں جو کہ عام لوگوں کے سامنے ذکر کرنا مناسب نہیں بلکہ جو ظاہر ہو چکیں ان کا ہم ذکر کرتے ہیں...

ایک حدیث میں ہے:

جہنم اللہ تعالیٰ کا کوڑا ہے

50 اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہنم کو اپنے فضل ورحمت سے ایک کوڑا بنا کر پیدا کیا..... اس سے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کو جنت کیطرف ہنکاتا ہے۔ میں نے مخلوق کو پیدا کیا تاکہ وہ مجھ سے فائدہ حاصل کریں اور میں نے ان سے فائدہ حاصل کرنے کی خاطر مخلوق کو پیدا نہیں کیا..... (قوت القلوب)

رحمت الٰہی سے وسیع کوئی چیز نہیں

51 حضرت عطاء بن یسار کی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ان کی حضور نبی کریم ﷺ سے مروی حدیث میں ہے:

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے کوئی چیز ایسی پیدا نہیں کی مگر یہ کہ ایسی چیز بھی بنائی جو اس پر غالب آئے اور اپنی رحمت کو ایسا کیا کہ وہ اس کے غضب پر غالب آتی ہے.....''

رحمت غضب پر حاوی ہے

52 ایک خبر مشہور ہے:

مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے آپ پر یہ لکھ دیا کہ میری رحمت' میرے غضب پر غالب آئے گی.....

لا الٰہ الا اللہ جنت میں داخلے کا پروانہ ہے

53 حضرت معاذ بن جبل اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اخبار مشہور میں ہے کہ:

جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہو اسے آگ نہیں چھوئے گی..... اور جو اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اسکے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرتا ہو اسپر آگ حرام کردی گئی..... اور جسکے دل میں ایمان کا ایک ذرہ بھر بھی ہو وہ آگ میں داخل نہ ہوگا..... (قوت القلوب)

ایک دوسری روایت میں ہے

54 اگر کافر اللہ کی رحمت کی وسعت جان لے تو اس کی رحمت سے کوئی ایک بھی مایوس نہ ہو.....

بڑے بڑے کبیرہ گناہوں پر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے معافی کا قلم پھیر دیا' جب کہ آیات الٰہی سامنے آئیں اور لوگوں نے نافرمانی کی مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے معاف فرما دیا..... چنانچہ ارشاد فرمایا:

''ثُمَّ اتَّخَذُوا لْعِجلَ مِنْ بَعْدِ مَاجَآءَ تْھُمُ الْبَیِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِکَ''

''پھر بنالیا بچھڑا (معبود) بعد اس کے کہ آئیں ان کے پاس نشانیاں' پھر ہم نے وہ بھی معاف کیا.....''

حضرت ضحاک رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ:

بندہ پیشی کے وقت اپنے پروردگار تعالیٰ کے قریب ہوگا تو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فرمائے گا: میرے بندے! کیا تو نے اپنے اعمال شمار کرر کھے ہیں؟..... وہ جواب دے گا: اے میرے خدا! میں انہیں کیسے شمار کرسکتا ہوں' یہ تیرے ہی بس میں ہے اور تو ہی تمام اشیاء کا حافظ ہے..... پھر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی دنیا کی گھڑیوں میں کیے ہوئے تمام گناہ یاد کرائے گا اور فرمائے گا تو میرا بندہ ہے..... اس لئے میں نے جو تمہیں بتادیا اور یاد کرایا اس کا اقرار کرلو'..... وہ عرض کرے گا: ہاں میرے مالک..... پھر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فرمائے گا:

''میں نے ہی دنیا میں تیری پردہ پوشی کی اور تیرے گناہوں کی بدبو نہیں نکلنے دی اور نہ ہی تیرے چہرہ پر کوئی دھبہ لگایا..... آج کے دن تیرے مجھ پر ایمان اور میرے مرسلین (علیہم السلام) کی تصدیق کے باعث میں تجھے بخش دوں گا.....''

55 حضرت محمد حنیفہ نے اپنے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا..... فرمایا:

جب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر یہ آیت نازل ہوئی:

''فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ'' ''سو کنارہ پکڑو اچھی طرح کنارا''

تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اے جبرائیل! یہ اَلصَّفْحَ الْجَمِيْل کیا ہے؟.....

انہوں نے جواب دیا:

اے محمد! جو تجھ پر ظلم کرے جب تو اسے معاف کردے تو پھر اس پر عتاب نہ کرے.....

پھر جناب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اے جبرئیل! تو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اپنے اس قدر وکرم کے ساتھ زیادہ لائق ہے کہ جس کو وہ معاف فرمادے اس پر عتاب نہ کرے، بتاتے ہیں کہ حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَامُ رو پڑے اور

حضور اکرم ﷺ بھی روئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت میکائیل علیہ السلام کو دونوں کی طرف بھیجا اور فرمایا:

''تمہارا پروردگار تم کو سلام فرما رہا ہے اور تم دونوں کو یہ فرما رہا ہے کہ ''جس کو میں معاف کردوں اس پر میں کیوں کر عتاب کروں؟ یہ وہ بات ہے کہ جو میرے کرم سے مشابہ نہیں ہے.. '' (قوت القلوب)

حقیقی عالم

56 نبی ﷺ نے فرمایا ہے

''عالم وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے مایوس بھی نہ کرے اور نہ ان کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی پکڑ کے انداز سے بے خوف ہونے دے..... (منہاج القاصدین ص۳۴)

پیغام مغفرت

57 حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب شیطان کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا:

''فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّکَ رَجِیْم''

کہ ہو جا دفع دور ہو جاؤ' تو مردود ہے' نکل جا میرے دربار سے' تو شیطان نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے جلال اور غصہ کی حالت میں مہلت مانگی..... کہنے لگا:

''رَبِّ اَنْظِرْنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ '' اے اللہ! آپ مجھے قیامت تک کے لئے مہلت دے دیجئے..... فرمایا:

''نَّکَ مِنَ الْمُنْذَرِیْنَ''

تجھے مہلت دے دی تو شیطان نے قسم کھا کر کہا اچھا اس آدم کی وجہ سے مجھے اس دربار سے نکالا گیا..... اے اللہ میں اسے گمراہ کروں گا اور ورغلاوں گا

''وَلاتجدُ اَکْثَرَ هُمْ شَاکِرِیْنَ''

اے اللہ! تو دیکھے گا کہ ان میں سے اکثر تیرے ناشکرے ہوں گے.....

جب شیطان نے قسم کھا کر کہا تو رب کریم کی رحمت جوش میں آئی اور فرمایا:

شیطان تو قسمیں کھاتا ہے کہ میرے بندوں کو بہلا کر اور ورغلا کر میرا نافرمان بنائے گا تو ذرا میری بات بھی سن لے بہ تقاضائے بشریت گناہ کرتے رہیں گے..... کرتے رہیں گے..... کرتے رہیں گے..... لیکن اگر اپنی موت سے پہلے پہلے میرے در پر آ کر سچی توبہ کرلیں گے فَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مجھے اپنی عزت کی قسم مجھے اپنے جلال کی قسم میں ان کی توبہ کو قبول کرلوں گا.....

شیطان نے بھی قسمیں کھائیں تو رحمان نے بھی قسمیں کھائیں' سبحان اللہ' اللہ تو نے ہمیں بخشنے کی قسمیں کھائی ہوئی ہیں۔ بلکہ فرمایا ''لا اخذیکم'' کہ میں تمہیں کافروں اور غاصبوں کے سامنے بھی ذلیل اور رسوا نہیں کروں گا۔ بلکہ اس پروردگار نے تو یہ پیغام بھی بھیجا کہ اے میرے بندے! تیرے گناہ اگر آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں..... اگر تیرے گناہ ساری دنیا کی ریت کی ذرات کے برابر ہیں..... اگر تیرے گناہ ساری دنیا کے درختوں کے پتوں کے برابر ہیں تو تیرے گناہ پھر بھی تھوڑے ہیں میری رحمت اس سے بھی زیادہ ہے تو توبہ کرلے گا تو میں تیری توبہ کو پھر بھی قبول کرلوں گا.....

بندہ کو بین الخوف والرجار ہنا چاہئے

58 ''قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المؤمن ماعند اللہ من العقوبۃ ماطمع بجنتہ احد ولو یعلم الکافر ماعند اللہ من الرحمۃ ماقنط من جنتہ احد'' (متفق علیہ)

''اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''اگر مومن یہ جان لے کہ خدا کے ہاں کس قدر عذاب ہے تو پھر کوئی شخص اس کی جنت کی امید بھی نہ

رکھے (یعنی عذاب کی فراوانی اسے جنت سے مایوس کر دے) اور اگر کافر یہ جان لے کہ اللہ کی رحمت کس قدر ہے تو پھر کوئی اس کی جنت سے ناامید نہ ہو.....'' (بخاری، مسلم)

اس حدیث کا منشاء درحقیقت اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت اور اس کے عذاب کی کثرت کو ظاہر کرنا ہے تا کہ مومن تو اس کی رحمت پر اعتماد کر کے نہ بیٹھ جائے اور اس کے عذاب سے بالکل بے خوف اور نڈر نہ ہو جائے اور کافر اس کی رحمت سے ناامیدی نہ اختیار کر لے اور توبہ کرنا نہ چھوڑے.....

اور حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ بندہ کو چاہئے کہ وہ **بین الخوف والرجاء** (خوف اور امید کے درمیان) رہے یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت پر امید بھی رکھے اور اس کے عذاب سے بھی ڈرتا رہے..... چنانچہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا ''اگر قیامت کے دن یہ اعلان کیا جائے کہ ایک شخص جنت میں داخل ہوگا تو میں امید رکھوں گا کہ وہ شخص میں ہوں اور اسی طرح اگر یہ اعلان کیا جائے کہ ایک شخص دوزخ میں داخل کیا جائے گا تو میں گمان رکھوں گا کہ وہ شخص میں ہی ہوں..... (مظاہر حق)

میانہ روی اختیار کرنے کا حکم

59 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کسی کا عمل اسے (آگ سے) نجات نہیں دے گا (یعنی صرف عمل ہی نافع نہیں ہوگا بلکہ جب حق تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت بھی شامل حال ہوگی تب ہی عمل بھی فائدہ دے گا)

صحابہؓ نے عرض کیا:

''کہ کیا آپ کو بھی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل باوجود کامل ہونے کے نجات نہیں دلائے گا)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے..... لہٰذا تم لوگ اپنے اعمال کو تیر کی طرح راست و درست کرو عمل میں میانہ روی اختیار

کرو (یعنی کسی عمل کو کمی و زیادتی کے ساتھ نہ کرو) دن کی ابتدائی حصہ میں بھی عبادت کرو دن کے آخری حصہ میں عبادت کرو اور رات میں بھی کچھ عبادت کرو (یعنی نماز تہجد پڑھو) اور عبادت میں بھی میانہ روی اختیار کرو.. اپنی منزل کو پالو گے.. (بخاری ومسلم)

رحمت الٰہی کے بغیر صرف عمل جنت کی سعادت کا ضامن نہیں

60 "وعن جابر قال قال رسول الله ﷺ لا یدخل احد منکم عمله الجنة ولا یجیره من النار ولا انا الابرحمة الله" (رواہ مسلم)

"اور حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روای ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کا عمل نہ اسے جنت میں داخل کرے گا..... اور نہ اسے دوزخ سے بچائے گا اور نہ مجھے میرا عمل جنت میں داخل کرے گا) ہاں وہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کے ساتھ ہوگا....."

(مسلم)

حدیث کے آخری الفاظ الا برحمۃ اللہ ہاں جو اللہ کی رحمت کے ساتھ ہو' کا مطلب یہ ہے کہ جنت میں داخل ہونے اور دوزخ سے نجات کی سعادت کا باعث وہ عمل ہوگا جسکے ساتھ باری تعالیٰ کی رحمت بھی شامل ہو لہٰذا جنت میں داخل ہونا تو صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی فضل وکرم سے اس کی رحمت ہی کی بنا پر ہوگا البتہ جنت میں جو درجات ملیں گے..... وہ اعمال کے مطابق ملیں گے یعنی جس کا عمل جس درجہ کا ہوگا اسے وہی درجہ ملے گا..... (مظاہر حق)

جزاء اور سزا میں رحمت الٰہی کا ظہور

61 حضرت ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"جب کوئی بندہ اسلام قبول کرتا ہے اور اس کا اسلام اچھا ہوتا ہے (یعنی نفاق سے پاک صاف ہوتا ہے) کہ اس کا ظاہر اور باطن یکساں ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے وہ تمام گناہ دور کر دیتا ہے..... جو اس نے قبول اسلام سے پہلے کئے تھے اور اس کے بعد اسے بدلہ ملتا

ہے..... جس کا حساب یہ ہے کہ ایک نیکی کے بدلہ میں دس سے لیکر سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں (یعنی اسلام لانے کے بعد وہ بھی جو عمل کرتا ہے) بلکہ سات سو سے بھی زیادہ اور برائی کا بدلہ اسی کے مانند ملتا ہے (یعنی جتنی برائی کرتا ہے وہ اتنی ہی لکھی جاتی ہیں) بلکہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ اس سے بھی درگذر کرتا ہے.....'' (بخاری)

یہ محض اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ کی رحمت کا ظہور ہے اور اس کے فضل و کرم کا اثر ہے کہ وہ ایک نیکی پر دس گنا سے سات سو گنا تک جزاء سے نوازا جاتا ہے بلکہ جس کو چاہتا ہے اس کی مشقت و ریاضت اور صدق و اخلاص کے موافق اس سے بھی زیادہ جزاء سے بہرہ مند فرماتا ہے..... مگر بدی کی سزا اس بدی کے بقدر دیتا ہے چنانچہ جو جتنی برائی کرتا ہے اسے صرف اتنی ہی سزا ملتی ہے بلکہ جس کو چاہتا ہے اس کی اس برائی کو معاف فرما دیتا ہے اور اسے اتنی سزا سے بھی بچا لیتا ہے.....

لوح محفوظ میں نیکی اور برائی کے بارے میں کیا لیکھا ہے؟

62 حضرت ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ راوی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

''اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھی (یعنی فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ لوح محفوظ میں نیکیوں اور برائیوں کے بارے میں یہ تفصیل لکھ دیں کہ) جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور وہ اس پر عمل نہ کرسکے (یعنی ارادہ کے باوجود وہ کسی عذر کی بناء پر اس نیکی کو کرنے پر قادر نہ ہوسکے) تو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ اس کے لئے اپنے ہاں اس ارادہ ہی (کو ایک پوری نیکی لکھ لیتا ہے..... اور جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور پھر اس نیکی کو کرے تو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ اس کے لئے اپنے ہاں دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں لکھ لیتا ہے (یعنی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ چاہتا ہے اپنے فضل و کرم سے بحسب اخلاص اور ادائیگی شرائط و آداب اس سے بھی زیادہ ثواب لکھتا ہے) اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ

کرے اور پھر (خدا کے خوف کی وجہ سے) اس برائی میں بھی مبتلا نہ ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے اپنے ہاں ایک پوری نیکی لکھ لیتا ہے..... اور جس شخص نے کسی برائی کا ارادہ کیا تو پھر اس برائی میں مبتلا بھی ہو گیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کیلئے ایک ہی برائی لکھتا ہے.....''

(بخاری و مسلم)

نیکیوں سے مراد وہ اعمال ہیں جن کو کرنے سے ثواب ملتا ہے اور برائیوں سے مراد وہ اعمال ہیں جن کو کرنے سے عذاب کا مستحق ہوتا ہے.....

جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور وہ نیکی کسی وجہ سے نہ کر سکے تو اس کے لئے بھی ایک نیکی اس لئے لکھی جاتی ہے کہ کسی بھی عمل کا ثواب نیت پر موقوف ہے اور مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر اور افضل ہوتی ہے بلکہ یوں کہئے کہ اصل تو نیت ہی ہے عمل کا درجہ اس کے بعد ہے کیونکہ عمل کے بغیر صرف نیت پر ثواب دیا جاتا ہے..... مگر نیت کے بغیر صرف عمل پر ثواب نہیں دیا جاتا ہے اتنا فرق ضرور ہوتا ہے کہ بغیر عمل کے نیت پر جو ثواب ملتا ہی وہ مضاعف نہیں ہوتا.....

نیکی پر ثواب کے مضاعف ہونے کی مقدار کو سات سو تک تو بیان کیا جاتا ہے اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ ثواب میں کتنا اضافہ کرتا ہے اس کی آخری حد اور مقدار کسی کو معلوم نہیں ہے کیونکہ سات سو کے بعد کے مقدار کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مبہم رکھا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ کسی چیز کی طرف رغبت دلانے کے لئے اس کو معین کر کے ذکر کرنے کے بجائے مبہم ذکر کرنا اور زیادہ موثر ہوتا ہے اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ:

''فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ''

برائیوں سے تائب ہو کر نیکیاں کرنے والے کی مثال

63 حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص برائیاں کرتا ہے اور پھر نیکیاں کرنے لگے اور اس کی حالت اس شخص کی سی ہے جس کی جسم پر تنگ زرہ ہو اور اس زرہ کے حلقوں نے اس (کے جسم) کو بھینچ رکھا ہو..... پھر وہ نیکی کرے اور اس کی زرہ کا ایک حلقہ کھل جائے پھر وہ دوسری نیکی کرے اور دوسرا حلقہ کھل جائے..... یہاں تک کہ (اسی طرح) اس کے حلقے کھلتے چلے جائیں اور وہ ڈھیلی ہو کر زمین پر گر پڑے..... (شرح السنۃ)

حدیث کا حاصل یہ ہے کہ برائی کرنے سے سینہ تنگ ہو جاتا ہے اور برائی کرنے والا نہ صرف یہ کہ اپنے تمام امور میں ضمیر کی صحیح رہنمائی سے محروم ہوتا ہے جس کے نتیجے میں اس کی تمام فکری راہوں پر یقین واعتماد اور سکون استقلال کے نور کے بجائے، تحیر وگھبراہٹ اور اضطراب وعدم استقلال کے تاریک سائے ہوتے ہیں..... بلکہ وہ لوگوں کی نظروں میں بے وقعت اور کمتر ہو جاتا ہے اور تمام ہی نیکی پسند انسان اسے غصہ اور حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہیں اس کے برعکس نیکی کرنے سے سینہ کشادہ اور فراخ ہوتا ہے..... اور نیکی کرنے والا اپنے ہر کام میں آسانی وسہولت اور یقین واعتماد کے سکون آمیز اثرات محسوس کرتا ہے نیز یہ کہ وہ لوگوں کی نظروں میں محبوب وپسندیدہ اور باوقعت رہتا ہے.....

حدیث بالا میں اسی بات کو تنگ زرہ سے مشابہت دی گئی ہے کہ تنگ زرہ پہننے سے جسم تنگی اور بے چینی میں مبتلا ہو جاتا ہے..... اور اس زرہ کا بدن پر سے کھلنا فراخی اور خوش دلی کا باعث ہوتا ہے..... (مظاہر حق)

باب نمبر 14

رجا اور حسن ظن سے متعلق احادیث: امید کی حقیقت

امام غزالی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:

مستقبل میں بھلائی کی امید کا نام ''رجا'' ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس امید کو تمنا' غرور یا حماقت کہیں' احمق لوگ ان میں فرق نہیں کرتے اور سبھی کو امید کا نام دیتے ہیں..... حالانکہ ایسا ہے نہیں بلکہ اگر کوئی شخص اچھا بیج ڈھونڈ کر نرم زمین میں بوئے اور اس زمین کو کانٹے گھاس وغیرہ سے صاف رکھے اور وقت پر اس کی سیرابی کا اہتمام کرے اور اس کی امید رکھے کہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی حوادث و آفات سے بچائیں گے تو پیداوار حاصل کروں گا تو اس کو امید اور رجا کہتے ہیں..... اور اگر سڑا ہوا بیج بو یا زمین سخت ہو اور اس کو خودرو گھاس وغیرہ سے صاف بھی نہ کرے یا اس کی سیرابی کا اہتمام بھی نہ کرے اور پھر پیداوار کی توقع رکھے تو یہ غرور اور حماقت ہے رجا نہیں لیکن اگر اچھا بیج صاف ستھری زمین میں بوئے لیکن اسے سیراب نہ کرے اور مینہ برسنے کی تمنا رکھے اور جگہ ایسی ہو جہاں بالعموم بارشیں نہ ہوتی ہوں لیکن بارش کر برسنا محال بھی نہ ہو تو اس کو آرزو اور تمنا کہتے ہیں..... اسی طرح جو شخص ایمان کا صحیح بیج سینہ کے میدان میں بوئے..... اور سینہ کو برے اخلاق سے صاف رکھے اور عبادت سے ایمان کے پودے کو سینچتا رہے اور اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی سے آس وابستہ رکھے کہ وہی آفتوں سے بچانے والا ہے..... اور مرتے دم تک یہ شخص محتاط رہے اور ایمان کی سلامتی کا پروانہ لے کر دنیا سے رخصت ہو تو یہ امید رجا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ مستقبل میں جو نیکی ممکن ہو اس میں کوتاہی نہ کرے اور احتیاط کا دامن ملحوظ رکھے اس لئے کہ کھیت کی حفاظت سے غافل ہونا ناامیدی کی نشانی ہے امید کی نہیں اور اگر ایمان کا بیج ہی خدانخواستہ سڑا ہوا ہو

یعنی یقین کامل کی دولت سے محروم ہو یا یقین کامل تو ہو لیکن برے اخلاق سے سینے کو پاک نہ کرے اور عبادت سے سیرابی کا اہتمام نہ کیا جائے تو رحمت کی امید حماقت ہے.....

(کیمیائے سعادت)

شیطانی دھوکہ

اور گناہ کرتے ہوئے رحمت کی امید رکھنا یہ شیطان کا دھوکہ ہے اس لئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''الاحمق من اتبع نفسه هوا ھاو تمنی علی اللہ''

''وہ شخص احمق ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کی امید رکھتا ہے.....''

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک طویل حدیث میں آتا ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا:

اے اللہ کے رسول ﷺ! مخلوق کے حساب کا کون والی ہے؟ (یعنی کون حساب لے گا) آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ اس نے عرض کیا: کیا وہ خود (حساب کتاب) لے گا؟..... آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں.....

راوی بتاتے ہیں..... اس پر اعرابی مسکرادیا حضور اکرم ﷺ نے پوچھا اے اعرابی کس بات سے ہنستے ہو؟..... اسنے عرض کیا:

کریم جب قدرت حاصل کرتا ہے تو معاف کرتا ہے.....

ایک روایت میں ہے کہ:

درگزر کرتا ہے اور جب حساب لیتا ہے تو تسامح کرتا ہے.....

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

اس نے سچ کہا یاد رکھو اللہ تبارک وتعالیٰ سے بڑھ کر کوئی کرم کرنے والا نہیں وہ سب سے بڑھ کر کرم کرنے والا ہے.....

گمان کے مطابق فیصلہ

مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ:

''قیامت کے دن ایک بندہ کو دوزخ کا حکم ہوگا وہ کہے گا میرا گمان اس طرح نہیں تھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کہے گا تیرا گمان کیا تھا؟.....وہ کہے گا میرا گمان تو یہ تھا کہ تو مجھے بخش دے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا اس کو چھوڑ دو.....''

معلوم ہونا چاہئے کہ امید کی دوا کے یہ دو آدمی بطور خاص محتاج ہیں:

ایک وہ آدمی جس پر ناامیدی غالب آ چکی ہو کہ وہ عبادت چھوڑ دے.....

دوسرا وہ جس پر خوف غالب آ چکا ہو یہاں تک کہ نفس اور اہل کو نقصان پہنچائے.....

(منہاج القاصدین)

ناامیدی کا گناہ

ایک آدمی پر خوف کا اس قدر غلبہ ہوا کہ اس کے ہوش جاتے رہے اور وہ ناامید ہو بیٹھا..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسے فرمایا:

اے آدمی! تیرے گناہ سے زیادہ تیری اپنے رب سے ناامیدی بڑا گناہ ہے.....

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ فرمایا اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت ہی میں گناہگار بندے کو چین ملتا ہے اور ناامیدی اختیار کرنا تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے اس لئے کہ اس طرح اس نے اپنے جی سے ہی خدا کی صفات مرجوہ (یعنی امید و کرم) کو کاٹ دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس فعل کی مذمت فرمائی چنانچہ (قنوطیت) سب سے بڑا جرم اور سب سے بڑا گناہ ہے.....

(قوت القلوب)

''وعن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما انہ سمع رسول اللہ ﷺ قبل موتہ بثلاثۃ ایام یقول لایموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ عزوجل''

(رواہ مسلم)

''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کی وفات سے تین روز پہلے سنا آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے کہ ''تم میں سے کوئی ہرگز نہ مرے مگر اس حال میں کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے حسن ظن رکھتا ہو کہ حق تعالیٰ معاف فرما دیں گے اور بخش دیں گے.....''

حق تعالیٰ سے امید رحمت وعفو رکھنا فرض عین ہے

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس سے معاملہ کرتا ہوں..... (بخاری ومسلم)

ایک روایت میں ہے کہ:

جو گمان بھی رکھے کوئی گمان رکھنے والا (منہاج القاصدین)

مسلم کی ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے کسی آدمی کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ اس کا اللہ تبارک وتعالیٰ کے متعلق اچھا گمان ہو..... (مسلم)

رحمت الٰہی کی حقیقت

بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کی کوئی انتہا نہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت ہمارے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے..... لیکن یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اب جتنے چاہو گناہ کرتے رہو ساری زندگی گناہوں میں گزار دو بس ایک دن پیاسے کتے کو پانی پلا دیں گے تو سب

گناہ معاف ہو جائیں گے..... یہ سوچ بالکل غلط ہے اس لئے کہ ایک تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا قانون ہے اور ایک اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا قانون تو یہی ہے کہ جو شخص گناہ کرے گا اس کو اس گناہ کا عذاب بھگتنا ہوگا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت اور کرم یہ ہے کہ کسی بندے کے کسی عمل کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرما دے..... لیکن اس کرم اور رحمت کا کچھ پتہ نہیں ہے کہ کس عمل پر کس وقت ہو گی؟..... اور کس وقت نہیں ہو گی؟..... لہذا اس بھروسے پر آدمی گناہ کرتا رہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں کوئی عمل قبول ہو جائے گا اور گناہ معاف ہو جائیں گے یہ بات نہیں ہے.....

بلکہ جتنا ہم اپنی ذات سے گناہ سے بچ سکتے ہیں بچیں چاہے وہ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ:

میرے بندے تو چھوٹے گناہ کو چھوٹا نہ سمجھ بلکہ تو یہ سوچ کہ تو کس کے سامنے گناہ کر رہا ہے.....

اگر اللہ تبارک وتعالیٰ چھوٹے گناہ پر پکڑ کرلے تو ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کا کیا بگاڑ سکتے ہیں..

اللہ تعالیٰ کی رحمت پر بھروسہ کر کے توبہ نہ کرنا بڑی غلطی ہے

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

بعضے لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت اور معافی کے ناز پر توبہ نہیں کرتے حالانکہ رحمت اور معافی کی خبریں اس لئے دی گئیں ہیں کہ توبہ نہ کرنے والے کو نا امیدی نہ ہو اور یہ خبریں اس لئے نہیں ہیں کہ اور دلیر ہو کر گناہ کرو بلکہ خدا تعالیٰ کا احسان اور رحمت کی خبریں سننے کا اثر تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ اور بھی تابعداری زیادہ کرتے نہ کہ اور گستاخی اور نہ نافرمانی کی جائے..... چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں کوئی کسی کے ساتھ احسان کرتا ہے تو وہ اور زیادہ محبت اور تابعداری کرتا ہے نہ گستاخی اور نافرمانی..... (تسہیل المواعظ)

رحمت الٰہی پر ایک اثر انگیز مضمون

میرے عزیزو! شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے اس کی تو یہ چاہت ہے کہ کوئی بھی انسان اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کا محبوب نہ بنے لہٰذا پہلے تو وہ کسی کو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کی نافرمانی میں لگاتا ہے..... جب وہ شخص اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کی نافرمانی کر لیتا ہے تو شیطان اسے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کی رحمت سے مایوس کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے بہت سے لوگ توبہ اسی وجہ سے نہیں کرتے کیونکہ وہ شیطان کے کہنے پر یہ سوچتے ہیں کہ ۴۰ سال تو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کی نافرمانی میں گزار دیئے اب جہنم تو طے ہے لہٰذا کیوں نہ چند برس اور عیاشی کر لی جائے..... اس طرح کر کے شیطان لوگوں کو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کی رحمت سے مایوس کرتا ہے..... حالانکہ ایک حدیث میں اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے رحمت الٰہی کی وسعت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"لو بلغت ذنوبک عنان السماء ...."

"اے میرے بندے اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں"

یعنی مفہوم یوں بنا کہ اے میرے بندے اگر تیرے گناہ زمین کو بھر دیں ساری زمین تیرے گناہوں سے بھر جائے حتیٰ کہ یہ خلا جو زمین آسمان کے درمیان ہے وہ بھی تیرے گناہوں سے بھر جائے اور پھر تیرے گناہوں کا سمندر بلند ہوتے ہوتے آسمان تک پہنچ جائے.....

"ثم استغفرتنی" "پھر تو استغفار کر لے اپنے گناہوں پر"

یعنی مفہوم یہ ہوا کہ پھر تجھے اپنے گناہوں پر ندامت پیدا ہو جائے کہ میں نے اس اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کی نافرمانی کی جس کی مجھ پر لاتعداد نعمتیں ہیں میں نے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کا رزق کھایا اس رزق سے جو آنکھوں میں قوت پیدا ہوئی پھر ان ہی آنکھوں کو اللہ

تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کی نافرمانی والی جگہوں پر استعمال کیا یہ احساس بندگی پیدا ہوا پھر دو آنسوں بھا کے توبہ کر لے.....

''غفرت لک ولا ابالی''

''میں تیرے تمام گناہ کو معاف کر دوں گا مجھے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے.....''

اس حدیث سے رحمت الٰہی کی وسعت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ اپنے بندوں پر کتنا مہربان ہے رحیم ہے.....

مفتی شفیع صاحب رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ نے کبیرہ گناہوں کی فہرست میں کبیرہ گناہ کی علامات میں ایک علامت یہ بھی لکھی ہے کہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا کبیرہ گناہ ہے..

گناہوں کی کثرت پر رحمت الٰہی سے مایوس نہ ہو

حضرت تھانوی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ نے ایک وعظ میں ارشاد فرمایا کہ:

بعض لوگ اپنے گناہوں کی کثرت کی وجہ سے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جاتے ہیں اور یوں سمجھنے لگتے ہیں کہ میرے گناہ بہت ہیں' بہت ہیں' بہت ہیں' اب یہ بے چارہ نادان بچہ سمجھتا ہے کہ اتنے گناہ کیسے معاف ہوں گے؟..... فرمایا: اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی سر سے پاؤں تک گندگی میں ملوث تھا..... گندگی اور نجاست میں اس کا پورا بدن لت پت تھا..... اب وہ دریا کے کنارے کھڑا ہے اور دریا کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ میں کس منہ سے تجھ میں اتروں میں تو اتنا گندا ہوں..... اتنا گندا ہوں' اگر میں تجھ میں اتر گیا تو میری گندگی تجھ کو بھی گندا کر دے گی' اور میری نجاست کی وجہ سے تو بھی نجس ہو جائے گا' ناپاک ہو جائیگا.....

اس کے جواب میں دریا کہتا ہے کہ ارے تیرے جیسی گندگیاں ہزاروں یہاں چلتی ہیں تو آ کر تو دیکھ تیری گندگی بھی صاف ہو جائے گی اور میرا بھی کچھ نہیں بگڑے گا..... ایک

آدمی کے نہانے سے سمندر گندا ہو جاتا ہے؟ دریا گندا ہو جاتا ہے؟.....

رحمت الٰہی کا ایک قطرہ سمندر کے برابر گناہ دھو دیتا ہے

حضرت رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے تھے کہ:

یہی مثال ہے سمندر تو ایک مخلوق ہے اس میں دنیا بھر کی گندگی ڈال دی جائیں تب بھی وہ ناپاک نہیں ہوتا بلکہ ساری غلاظتوں کو ختم کر دیتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کا ہمارے گناہوں سے کیا بگڑتا ہے؟..... اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کا چھینٹا ساری دنیا کے گناہوں کی گندگی دھونے کیلئے کافی ہے اس لئے یہ نادانی کی بات ہے کہ آدمی اپنے گناہوں کی کثرت کو دیکھ کر رحمت خداوندی سے مایوس ہو جائے غرضیکہ ہم لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ کی مغفرت کے طالب ہیں، اور جو لوگ رحمت الٰہی سے مایوس ہیں ان کے بارے میں ایک حدیث میں آتا ہے کہ:

اگر دنیا میں عذاب بھیجنے کا ارادہ کرتا تو ان پر اتارتا جو میری رحمت سے مایوس ہو چکے ہیں..

میرے دستو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کے اندر تعسر کا مادہ رکھا ہے، ماں ناراض ہو جائے تو منانے میں ہفتہ لگ ہی جاتا ہے' باپ ناراض ہو جائے تو زور لگے گا' بیوی ناراض ہو جائے تو پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں ایسا نہیں ہے اللہ تبارک وتعالیٰ تعسر سے پاک ہے.....

ایک شخص نے ۷۰ سال اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی میں گزار دیئے اب ۷۰ سال کے بعد وہ ندامت سے کہتا ہے کہ:

''اے اللہ تو میرے گناہوں کو معاف کر دے''

تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے یہ نہیں کہتے کہ ''میں نہیں معاف کرتا تو نے ۷۰ سال نافرمانی کی'' بلکہ جب بندہ توبہ کرتا ہے کہ ''اے اللہ معاف کر دے'' تو ایک سیکنڈ میں اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں.....

خلاصہ: ساری زندگی بھی اگر کوئی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی کرتا رہے لیکن بس ندامت سے دو آنسو بہالے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے سارے گناہوں کو معاف کر دیں گے.....

اللہ تعالیٰ تو بندے کی توبہ پر خوش ہوتے ہیں

ایک بندہ جب توبہ کرتا ہے تو آسمانوں پر چراغاں ہو جاتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فرشتوں کے ذریعے ساتوں آسمانوں پر یہ اعلان کراتے ہیں میرے ایک بندے نے صلح کر لی میرا ایک روٹھا ہوا بندہ واپس آ گیا.....

حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات صمد (بے نیاز) ہے اس کو کسی کی ضرورت نہیں، سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اسے خالق اور مالک سے بگاڑ کر زندگی گذارنے والا خود بڑا ہی نادان ہے یہ نادان بھی اگر مانگتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسکو بھی دیتے ہیں:

''ان سألتني اعطيتك'' ''تو مانگتا ہے تو میں دیتا ہوں''

کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات عالی تعسر سے پاک ہے.....

باب نمبر 15

رحمت الٰہی پر صوفیاء کے اقوال

ملفوظ نمبر 1 حضرت وہب بن منبہ رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ

میں نے تورات میں چار سطریں مسلسل دیکھیں، جن میں پہلی سطر کا مضمون یہ ہے کہ جو شخص اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کی کتاب پڑھتا ہے اور پھر بھی یہ گمان رکھے کہ اس کی بخشش نہ ہوئی ہوگی تو وہ شخص اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کی آیات کے ساتھ مذاق کرنے والا ہے..... (تنبیہ الغافلین)

ملفوظ نمبر 2 حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ انجیل میں یہ مضمون لکھا ہے کہ:

اے ابن آدم! جیسا تو رحم کریگا ویسا ہی تجھ پر رحم کیا جائیگا تو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کی رحمت کی امید کیسے رکھتا ہے جب کہ تو خود اسکے بندوں پر رحم نہیں کھاتا..... (تنبیہ الغافلین)

ملفوظ نمبر 3 حضرت ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے منقول ہے کہ وہ بچوں سے چڑیاں خرید کر چھوڑ دیتے اور فرمایا کرتے تھے "جا عیش کر"......

ملفوظ نمبر 4 شفیق زاہد فرماتے ہیں کہ:

جب تو کسی شخص کا برا تذکرہ کرتا ہے اور اس پر مہربانی کا کوئی قصد نہیں کرتا تو تیرا حال اس سے بھی برا ہے اور جب تو کسی مرد صالح کا ذکر کرتا ہے مگر طاعت خداوندی کی چاشنی اپنے قلب میں محسوس نہیں کرتا تو تو اچھا آدمی نہیں ہے.....

ملفوظ نمبر 5 رحم کرنا: حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ:

اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کسی بے رحم پر رحم نہیں فرماتے اور جو کسی کو معاف نہیں کرتا اس کی بخشش نہیں فرماتے جو کسی کی توبہ کی پرواہ نہیں کرتا اس کی توبہ قبول نہیں فرماتے.....

ملفوظ نمبر 6 بعض صحابہ سے روایت ہے کہ:

رحمن رحم کرنے والوں پر مہربان ہوتا ہے..... تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا.....

ملفوظ نمبر 7 ایک حدیث پاک میں ہے کہ:

جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتے.....

ملفوظ نمبر 8 حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں ہے کہ:

''عالم وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیطرف سے مایوس نہ کرے اور نہ انہیں خدا تعالیٰ کی گرفت سے بے خوف کرے.....''

أيا صاحب الذنب لاتقنطن
فان الالــه رؤف رؤف

''اے گنہگار شخص نا امید اور مایوس مت ہو کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ مہربان ہے بڑا ہی مہربان ہے.....''

ملفوظ نمبر 9 حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے گناہوں کی کثرت کی سبب مایوسی کا شکار ہے فرمایا

''میاں مایوس نہ ہو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت تیرے گناہوں سے بہت بڑی ہے.....

ملفوظ نمبر 10 ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

''قیامت والے دن اللہ تبارک وتعالیٰ کی اتنی رحمت برسے گی کہ شیطان بھی یہ خیال کریگا کہ شاید مجھے بھی جنت میں داخل کر دیا جائیگا.....

ملفوظ نمبر 11 ابن قیم رحمۃ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ:

ایک شخص کو مرتے وقت جب کلمہ پڑھنے کو کہا گیا تو اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ ایک کلمہ سے کیا ہوگا؟..... میرے تو اس قدر گناہ ہیں کہ ان کو ہزار کلمے بھی نہیں دھو سکتے یہ

مایوسی ہی تو تھی جس نے اس کو کلمہ سے باز رکھا اور خدا کی رحمت سے مایوسی کفر ہے تو بعض دفعہ کثرت گناہ انسان کو مایوس بنا کر کفر تک پہنچا دیتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے..... (آمین)

بدنصیب ہیں وہ لوگ جو اللہ کی رحمت سے مایوس ہو چکے

ملفوظ نمبر 12 محمد بن المنذر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ:

ہر رات جب تاریکی بڑھ جاتی ہے اور رات کا اندھیرا چھا جاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے عرش سے اعلان کرتا ہے میں جواد ہوں اور کون ہے مجھ جیسا؟..... میں خلق پر رحم کرتا ہوں اور ان کی خواب گاہوں میں ان کی حفاظت کرتا ہوں گویا کہ انہوں نے میری نافرمانی نہیں کی، میں ان کی نگرانی اپنے ذمہ لیتا ہوں گویا انہوں نے میری معصیت نہیں کی، میں جواد ہوں اور میری طرح کون ہے؟..... میں نافرمانوں پر مہربانی کرتا ہوں تا کہ وہ توبہ کریں تو میں انہیں بخشوں تو ہائے بدنصیبی ان کی جو میری رحمت سے مایوس ہیں اور وائے تیرہ بختی ان کی جو میری نافرمانی کریں اور میری حدود سے تجاوز کریں کہاں ہیں امت محمدیہ میں سے توبہ کرنے والے؟ اور ایسا ہر رات ہوتا ہے.....

شاعر ابونواس رحمت الٰہی کے بارے میں کہتا ہے:

ذنوبی ان فکرت فیها کثیرة ورحمة ربی من ذنوبی اوسع
وماطمعی فی صالح ان عملته ولکنني فی رحمة الله اطمع
هو الله مولای الذی هو خالقی وانی لـه عبد اقر واخضع
فان یک غفران فذالک رحمة وان تکن الاخری فما انا اصنع

میں سوچتا ہوں کہ میرے گناہ بہت زیادہ ہیں اور رحمت میرے رب کی میرے گناہوں سے بھی زیادہ وسیع ہے.....

اپنے اعمال سے کوئی امید نہیں ہے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کی زیادہ امید ہے..

وہ خدا ہی ہمارا رب ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا میں اس کا بندہ ہوں اقرار کرنے والا اور برے حال والا.....

پس اگر وہ بخش دے تو یہ اس کی رحمت ہے اور اگر نہ بخشے تو میں کیا کرسکتا ہوں....

احمق کی علامت

ملفوظ نمبر **13** یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ:

اس سے بڑھ کر کوئی حماقت نہیں کہ آدمی دوزخ کا بیج بوئے اور جنت کی امید رکھے مقام نیکوں کا تلاش کرے لیکن کام گنہگاروں والے کرے اور بغیر نیک کام کے ثواب کی امید رکھے..... (کیمیائے سعادت)

رحمت الٰہی پر حضرت تھانویؒ کے اقوال

ملفوظ نمبر **14** حضرت مجدد الملت حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک طالب علم نے اپنی مایوس کن پریشانیوں کے بارے میں لکھا کہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ میری دستگیری فرمایئے ورنہ مجھ کو ہر وقت مردودیت ومطرودیت کا سخت اندیشہ ہے بلکہ بعض اوقات تو غالباً گمان وقوع کا ہو جاتا ہے معاذ اللہ منہ''

حضرت مجدد الملت نور اللہ مرقدہ نے تحریر فرمایا:

بروئے حدیث توبہ ''الندم توبۃ'' یہ استحضار وندامت قلبی توبہ ہے جو ہر نقص کا تدارک ہے اگر کپڑا میلا ہو جائے دھو ڈالنا اس کا تدارک ہے۔ اگر پھر میلا ہو جائے پھر دھو ڈالے یہی سلسلہ جاری رہے تو بھی رحمت ہے..... (تربیت السالک جلد دوم)

خدا تعالیٰ کی بخشش سے کسی حال میں مایوس نہ ہونا چاہئے

ملفوظ نمبر **15** تم اگر گناہوں کی پوٹ لے کر بھی حاضر ہو گئے تو ادھر کے ایک چھینٹے میں سب دھل جائیں گے اس کی ایسی مثال ہے.....

گر جہاں پر برف گردو سر بسر
تاب خود بگدازدش از یک نظر

یعنی اگر سارا عالم بھی برف سے پٹ جاوے تو عالمتاب آفتاب کے نکلتے ہی سب پانی ہو کر بہہ جاوے گی.....

اسی طرح اگر سارا عالم بھی گناہ سے بھر جاوے تو ادھر کی ایک نگاہ کافی ہے سبحان اللہ..... کیسی پاکیزہ مثال سے کتنے بڑے مسئلے کو بآسانی حل کر دیا واقعی بات یہ ہے کہ اہل اللہ پر چونکہ حقائق کا انکشاف ہوتا ہے اس لئے ان سے زیادہ بہتر کوئی بھی مثال پیش نہیں کر سکتا..... (اسلام اور زندگی)

خدا تعالیٰ کے غفور رحیم ہونے کے معنی کیا ہیں

ملفوظ نمبر **16** صاحبو! خدا تعالیٰ کا اس خبر دینے سے کہ ہم غفور رحیم ہیں مقصود یہ ہے کہ جو گناہ تم سے ہو گئے ہیں اس کی وجہ سے پریشان خاطر مت ہو اور توبہ کو بے کار نہ سمجھو ہم ان سب کو معاف کر دیں گے.....

چنانچہ حدیث میں ہے کہ:

جب حضور اکرم ﷺ رسول ہوئے تو آپ نے اول مکہ کے لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا تو لوگوں نے عرض کیا ہم آپ پر ایمان تو لے آئیں، لیکن جو گناہ ہم نے اس سے پہلے کئے ہیں ان پر تو ہم کو ضرور سزا ہو گی..... پس جب باپ دادا کا دین چھوڑا بدنامی بھی اٹھائی اور آخرت کا عذاب بھی باقی رہا تو ہم کو فائدہ ہی کیا ہوا اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

''یا عبادی الّذین اسرفوا علٰی الآیہ''

یعنی تم لوگ پچھلے گناہوں کا اندیشہ نہ کرو ہم غفور رحیم ہیں پچھلے گناہ بھی معاف کر دیں گے.....
(تسہیل مواعظ)

ملفوظ نمبر 17 حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تم حق تعالیٰ کی رحمت سے نا امید مت ہو اور امید ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے نیک کاموں کے لئے دل بڑھتا ہے اور توبہ کی توفیق کرنے کی ہمت ہوتی ہے اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی رحمت کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے.....
(بہشتی زیور)

ملفوظ نمبر 18 مفتی شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب نے کبیرہ گناہوں کی فہرست میں لکھا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے نا امید ہونا یہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے.....
(گناہ بے لذت)

ملفوظ نمبر 19 ایک اللہ والے نے فرمایا:

''لوگ گناہوں میں اس لئے پڑے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا نام غفور رکھا ہے نیز کہا گیا ہے اگر اللہ تبارک وتعالیٰ یوں فرماتا کہ میں گناہ معاف نہیں کروں گا تو کبھی کوئی مسلمان گناہ نہ کرتا.....''

رحمت الٰہی پر حکیم الاسلام قاری طیب صاحبؒ کے اقوال

ملفوظ نمبر 20 کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا..... جب تک اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو.....

ایک صاحب نے سوال کیا کہ جو یہ ہے کہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت سے بخشیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری بھی بخشش کا دارومدار رحمت خداوندی پر ہے.....

حضرت حکیم الاسلام رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے فرمایا کہ وہ لفظ فضل کا ہے رحمت کا نہیں.....

آپ نے فرمایا کہ:

''لن ینجی احد کم عملہ'' ''یعنی کس کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا...''

جب تک خدا کا فضل شامل حال نہ ہو اس پر حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے عرض کیا کہ کیا آپ کا عمل آپ کو نجات نہیں دے گا تو آپ نے فرمایا:

''الا اللہ ان یتغمدنی اللہ برحمتہ''

''جب تک اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی رحمت اور فضل نہ فرمائے میری نجات بھی نہیں.....''

تو اصل حدیث یہ ہے' اس سے معلوم ہوا کہ عمل موجب نہیں یعنی اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی پر واجب نہیں کہ جب اس نے اچھے اعمال کئے تو اللہ مجبور ہے کہ اسے جنت میں داخل کر دیں..... بلکہ اپنے فضل سے داخل کریں گے.....

اب یہاں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نجات کا مدار فضل پر ہے تو عمل کرنے سے فائدہ؟ کیا کسی کو کیا خبر کہ فضل ہوگا یا نہیں؟ بس اتنا عقیدہ کافی ہے کہ فضل ہوگا..... میں کہتا ہوں کہ عمل کرنا خود فضل کی دلیل ہے عمل نہ کرنا یہ دلیل ہے کہ فضل خداوندی اس کے اوپر نہیں ہے تو دنیا ہی سے فضل شروع ہو جاتا ہے فقط آخرت میں فضل نہیں ہوگا' جس کو عمل کی توفیق دیدی گئی' وہ فضل کے تحت آ گیا.....

رہا یہ کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کسی پر رحمت فرمائیں اور اس کے سارے گناہ مٹا دیں ان کو حق ہے وہ مختار ہیں ''لا یسئل عما یفعل'' مگر حق تعالیٰ شانہ جب فضل و رحمت فرمائیں گے تو وہ مختار مطلق ہیں جو چاہیں کریں لیکن پھر بھی کوئی وجہ ہوگی خواہ وہ ہماری سمجھ میں آئے یہ نہ آئے.....

مثلاً کسی نے ''لا الہ الا اللہ'' اتنے خلوص سے [illegible] ھا کہ ساری بدیاں' اس سے مٹتی چلی گئیں' تو وہاں ایمان کا وزن دیکھا جائے گا کہ کس د [illegible] ن ہے مگر اس کو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی

ہی جانتا ہے دوسرے نہیں جان سکتے ہیں..... ہم تو ظاہر میں یہی سمجھتے ہیں کہ ایک شخص ''لا الہٰ الا اللہ '' کا قائل ہے وہ مسلمان ہے..... لیکن کس درجہ کا ''لا الہٰ الا اللہ '' ہے' ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں بعض کا ''لا الہٰ الا اللہ '' اس درجہ کا ہوگا کہ انبیاء اور ملائکہ بھی نہیں پہچان سکیں گے کہ اس کے اندر ایمان ہے مگر حق تعالیٰ پہچان لیں گے کہ اس کے اندر ایمان کی رمق ہے...

چنانچہ حدیث جس میں آیا ہے کہ اہل جہنم کی شفاعت کر کے ان کو جہنم سے نکالا جائے گا تو لاکھوں اور کروڑوں آدمی جہنم سے نکلیں گے..... اور انبیاء اور ملائکہ دوزخ میں اندر جا جا کر نکالیں گے..... اور حق تعالیٰ کی طرف سے فرمایا جائے گا کہ جس میں ذرہ بھی ایمان دیکھو اسے بھی نکال لو' پھر فرمائیں گے کہ جس کے اندر معمولی ذرہ برابر بھی ایمان دیکھو اسے بھی نکال لو.....

''ادنیٰ ادنیٰ حب خردل''

پھر فرمائیں گے کہ جس کے اندر رائی کے ادنیٰ برابر ایمان ہو اسے بھی نکالو تو ان کو بھی نکالیں گے..... اب ملائکہ اور انبیاء علیہم السلام مطمئن ہو جائیں گے کہ اب کوئی اہل جنت میں سے جہنم میں باقی نہیں رہا اس لئے کہ آقا رحیم و کریم ہیں معاف ہی کر دے گا..... ہم کچھ بھی کریں تو جو امید میں غرق ہے وہ کبھی کام نہیں کرے گا.....

اور جو مایوس ہے وہ بھی کام نہیں کرے گا اور کہے گا کہ میں کتنا ہی کر لوں آقا کی جوتیاں ہی پڑیں گیں تو محنت اٹھانے کی کیا ضرورت ہے کام وہی کرے گا..... جس کو ایک طرف امید لگی ہوئی ہو کہ تنخواہ بھی ملے گی' انعامات بھی ملیں گے..... اور ایک طرف ڈر بھی لگا ہوا ہے کہ اگر میں نہ کروں گا تو میرا انجام کیا ہوگا..... تو وہی آدمی کام کرے گا کیونکہ ایمان چاہتا ہے کہ عمل کرو اس لئے ایمان کا بین بین راستہ رکھا گیا ہے تا کہ عمل کریں اسی لئے شریعت نے ہر چیز میں اعتدال کو پسند کیا ہے زیادہ خوف سے بھی روکا گیا ہے اس میں بھی اعتدال ہے حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی:

''اللّٰھم انی اسئلک خشیتک ماتحول بہ بینی و بین معاصی''

''اے اللہ میں آپ کا خوف چاہتا ہوں مگر اتنا کہ میرے اور میرے گناہ کے درمیان وہ حائل ہو جائے اتنا خوف نہیں چاہتا ہوں کہ مایوس ہو کر بیٹھ جاؤں صرف اتنا خوف چاہتا ہوں کہ گناہوں سے بچ جاؤں.....''

اور اتنی امید بھی نہیں چاہتا کہ بدعمل بن جاؤں اور عمل سے دست کش ہو کر بیٹھ جاؤں..... (مجالس قاری طیب صاحبؒ)

لاالٰہ الااللہ پر بھروسہ کر کے عمل چھوڑ دینا جائز نہیں ہے

ملفوظ نمبر 21 ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضور ﷺ نے جو یہ فرمایا کہ یہ اعلان کر دو کہ جس نے ''لاالٰہ الا اللہ'' کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلان کرنے گئے تو حضرت عمرؓ نے ان کی چھاتی پر ہاتھ مارا اور وہ گر گئے' اور فرمایا کہ اگر تم نے یہ اعلان کیا تو لوگ عمل چھوڑ دیں گے اس کا کیا مطلب ہے؟.....

حضرت حکیم الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

یہ انتظام کی بات تھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اعلان کر دو بلکہ یہ فرمایا کہ جو پہلے ملے اس سے کہدو اور پہلے اتفاق سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے..... ان سے انہوں نے کہدیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زور سے ان کی چھاتی پر مکا مارا وہ الٹے گر گئے..... اب وہ روتے ہوئے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عمل پورا ہو گیا کہ جو پہلے ملے اور ممکن ہے حضور کو اعجاز سے یا خدا کی طرف سے اطلاع ہوئی ہو کہ پہلے حضرت عمر ملیں گے اور وہ خود سنبھال لیں گے..... چنانچہ انہوں نے سنبھال لیا اور آ کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس طرح سے اعلان ہو گا تو لوگ بھروسہ کر بیٹھیں گے کہ بس ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھ لینا کافی ہے..... کسی عمل کی ضرورت نہیں تو قوم نئی نئی اسلام لائی ہے اگر

پہلے وہ عمل معطل ہوگیا تو کوئی عمل نہیں کر سکے گا..... اس واسطے آپ ایسے اعلان سے روک دیں یہ سن کر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب لوگ بھروسہ کر بیٹھیں گے تو اعلان مت کرو اعلان تو ہوگیا مگر آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اعلان کردو بلکہ یہ فرمایا تھا کہ جو پہلے ملے اس سے کہدو بھی اپنی بات معلوم ہوتی ہے کہ ''لا الـہٰ الا اللہ '' پر بھروسہ کر کے عمل چھوڑ دینا جائز نہیں ہے کہ اب تو میں کلمہ پڑھ چکا ہوں نجات ہی نجات ہے خواہ عمل کریں یا نہ کریں.....

پس معلوم ہوا کہ ''لا الـہٰ الا اللہ '' کے ساتھ عمل کرنا بھی ضروری ہے اور جن روایات میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''**من قال لا الہٰ الا اللہ دخل الجنۃ** ''

جس نے کلمہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ:

''**وان زنی وان سرق** ''

اگر چہ اس نے زنا اور چوری کیا ہو آپ نے فرمایا کہ اگر چہ زنا اور چوری کرے پھر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

''**وان زنی وان سرق**''

تو حضور نے فرمایا کہ:

''**وان زنی وان سرق**''

پھر یہی فرمایا تو دوبارہ حضرت ابوذر غفاری نے یہی کہا اور حضور ﷺ نے یہی جواب دیا..... پھر تیسری بار آپ نے فرمایا کہ:

''**وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر**''

چاہے ابوذر کی ناک کتنی ہی [illegible] تو تب بھی وہ نجات پائیگا..... تو یہ نجات کا مدار بتایا گیا ہے عمل کا لغو ہونا نہیں [illegible] روایات سے معلوم ہونگی.....

رحمت الٰہی پر مرشدی عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کے ارشادات

رحمت کا غیر محدود سمندر:

ملفوظ نمبر 22 ارشاد فرمایا کہ حضرت تھانوی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ کے پرانے خلیفہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ کراچی کے ایک کروڑ یعنی سولاکھ انسانوں کا پیشاب پاخانہ سمندر میں جاتا ہے ایک موج آتی ہے اور سب پیشاب پاخانہ کو پاک کر دیتی ہے..... سمندر کی ایک مخلوق ہے اور اس کی ایک موج میں یہ طاقت اللہ تبارک وتعالیٰ نے دی ہے کہ لاکھوں انسانوں کے پیشاب پاخانہ کو پاک کر دیتی ہے اور وہاں کوئی امام نہا کر نماز پڑھادے تو اس کی نماز صحیح ہوتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کے غیر محدود سمندر کی ایک موج ہمارے گناہوں کو کیسے پاک نہ کر دے گی..... (کمالات اشرفیہ)

عظیم الشان دروازہ رحمت:

ملفوظ نمبر 23 ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے توبہ کا دروازہ عطا فرما کر اپنے دائرہ قرب اور دائرہ مغفرت اور دائرہ محبوبیت کو وسیع فرمادیا..... ورنہ گنہگار بندے کہاں جاتے مایوس ہو جاتے اور

''اِنَّ اللہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ '' نازل فرما کر توبہ کا دروازہ بھی وسیع فرمادیا کیونکہ ''یحب ''مضارع ہے یعنی ہم موجودہ حالت میں بھی تمہیں معاف کر دیں گے اور آئندہ اگر غلطی کرو گے تو آئندہ کے لئے بھی معافی کی امید دلاتے ہیں..... مضارع میں حال واستقبال دونوں زمانہ ہوتا ہے..... اللہ نے صیغہ ماضی نازل نہیں فرمایا مضارع نازل فرمایا جس کے معنی ہوئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ محبوب رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو حالاً بھی استقبالاً بھی یعنی

حال میں بھی معاف کر کے اپنا محبوب بنالیں گے..... اور اگر مستقبل میں بھی اپنی خطاؤں پر نادم ہو کر توبہ کرو گے تو آئندہ بھی معاف کر دیں گے اور آئندہ بھی اپنا محبوب بنالیں گے اس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے دائرہ قرب و مغفرت و محبوبیت کو وسیع فرمادیا.....

توبہ رحمت کی سواری ہے:

ملفوظ نمبر **24** ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے گنہگار بندوں کے لئے ایک ایسی سواری بھیجی ہے جو عجیب و غریب ہے..... بقول مولانا جلال الدین رومی رحمہ اللہ تعالیٰ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے ایسے گنہگار بندوں کے لئے جو اپنے گناہوں کی وجہ سے بہت دور جا پڑے ہیں..... اور اس مایوسی کے قریب جا پہنچے ہیں جس کی وجہ سے مساجد میں جانا نیک عمل کرنا بھی چھوڑ دیا ہے..... شیطان نے انہیں مایوس کر کے ایک دم اللہ سے دور غفلت میں پھینک دیا ہے کہ اب وہ یہی سمجھتے ہیں کہ میری مغفرت کیا ہو گی لیکن وہ اگر توبہ کی سواری میں بیٹھ جائیں تو ایک لمحہ میں ان کی دوری حضوری سے تبدیل ہو جائے اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے ہو جائیں.....

ملفوظ نمبر **25** ایک بہت بڑے بزرگ مولانا شاہ وصی اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ:

اللہ کا راستہ طے کرنے کے یہ معنی نہیں کہ سالک سے کوئی خطا نہ ہو فرماتے ہیں.....

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اٹھے اٹھ کر چلے

اے اللہ مجھے گناہوں سے پاک کر دے

ملفوظ نمبر **26** ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ تعالیٰ جب حج کر رہے تھے تو آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے سوال کیا:

''اللهم انی اسئلک العصمة''

''اے خدا مجھے عصمت دیدے'' (مجھ سے کبھی کوئی گناہ نہ ہو)

کعبہ سے آواز آئی یا سلطان ابراہیم بن ادھم:

''ان الناس یسئلو ننی العصمة ''

''سارے انسان مجھ سے عصمت مانگتے ہیں اگر میں سب کو معصوم کردوں کسی سے کبھی کوئی خطانہ ہو.....''

''فعلیٰ من یتکرم و علی من یتفضل''

تو میری مہربانی میرا اکرم کس پر ہوگا؟..... (تجلیات جذب)

حق تعالیٰ کی صفت غفاریت پر اعتماد کا مطلب

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ لوگ گناہ اس نیت سے کریں کہ ہم پر مہربانی ہو..... نہیں اگر کوئی مرہم کی ڈبیہ آپ کو دے دیں کہ جو آگ سے جل جائے اس کے لئے ہمدرد کا یہ مرہم سو فیصد مفید ہے' تو کیا آپ اپنے ہاتھ کو آگ میں جلائیں گے کہ اس مرہم کو دیکھوں کہ مفید ہے یا نہیں جس طرح سے اللہ تبارک وتعالیٰ یقیناً رزاق ہے مگر آپ دکان کھولتے ہیں..... نوکری کرتے ہیں..... لہٰذا صفت غفار پر اتنا ہی بھروسہ کیجئے جتنا رزاق پر کرتے ہیں کیا صفت رزاق پر بھروسہ کر کے آپ نے دوکان بند کی ہے یا نوکی چھوڑی ہے..... جتنا بھروسہ صفت رزاق پر ہے اتنا ہی صفت غفار پر کیجئے..... یہ نہیں کہ صفت غفاریت کے بھروسہ پر گناہوں پر جری ہو جاؤ اور گناہوں سے بچنے کی محنت چھوڑ دو' اللہ تبارک وتعالیٰ رزاق ہے روزی تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہی دیتا ہے مگر محنت کرتے ہو یا نہیں..... اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ غفار ہے مگر گناہوں سے بچنے میں جان کی بازی لگادو.....

''جاھدُوْ فِیْ اللہ حقَّ جِھَادِہٖ''

''اتنی محنت کرو کہ مجاہدہ کا حق ادا کردو) پھر بھی اگر کبھی غلطی ہو جائے اس وقت خوب توبہ استغفار کرو.....'' (الیف)

جس کی مغفرت ہوتی ہے اس کے عیوب چھپا دیئے جاتے ہیں

مولانا رومی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عرض کرتے ہیں کہ:

اے اللہ! معافی دینے میں آپ بے حد کریم ہیں اور جس کو آپ معاف فرمادیتے ہیں اس کے عیوب کی پردہ پوشی فرماتے ہیں.....

علامہ آلوسی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے مغفرت کے معنی لکھے ہیں:

''ستر القبیح واظھار الجمیل''

جس کی اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مغفرت فرمادیتے ہیں اس کے عیوب کو چھپادیتے ہیں..... اور اس کی نیکیوں کو ظاہر فرمادیتے ہیں..... پس اے اللہ! ہمارے عیوب اور گناہوں کو بھی مخلوق کی نظر سے چھپا دیجئے کیونکہ آپ کی ہر صفت غیر محدود ہے اس لئے آپ کا پردۂ ستاریت بھی غیر محدود ہے اور ہمارے گناہوں کی تعداد کماً و کیفاً محدود ہے چاہے لاکھوں کروڑوں اور اربوں میں ہو..... تعداد کا استعمال محدود پر ہوتا ہے، غیر محدود کو دائرۂ تعداد میں نہیں لایا جاسکتا اس لئے ہمارے گناہوں کی تعداد کتنی ہی اکثریت میں ہو لیکن آپ کی غیر محدود مغفرت کے سامنے اقلیت میں ہے کیونکہ کثیر محدود اپنی اکثریت کے باوجود غیر محدود کے سامنے اقلیت میں ہوتا ہے..... اسی لئے حدیث پاک کی دعا ہے:

''اَللّٰھُمَّ اِنَّ رَحْمَتَکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ''

اے اللہ! آپ کی رحمت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے..... پس ہمارے محدود گناہوں کو اپنے غیر محدود پردۂ ستاریت میں چھپا دیجئے جیسے کسی چیونٹی پر کوئی مصیبت آرہی ہو..... مثلاً تیز بارش یا کوئی اور بلا آرہی ہو اور وہ کسی کریم سے کہے کہ اپنی دس گز کی چادر

میں مجھ کو چھپا لیجئے..... اس میں کہیں ذرا سی پناہ دے دیجئے کیونکہ آپ کی دس گز کی چادر کا چھوٹا سا گوشہ بھی میرے وجود کو چھپانے کے لئے کافی ہے اور مجھے اس میں چھپانا آپ کے لئے کچھ مشکل نہیں..... تو مولانا رومیؒ فرماتے ہیں کہ اے اللہ آپ ستار العیوب ہیں، غیر محدود پردۂ ستاریت کے مالک ہیں، میرے محدود لیکن کثیر گناہوں کو اپنے غیر محدود پردۂ ستاریت میں چھپا دیجئے..... اگلے مصرع میں مولانا فرماتے ہیں کہ:

انتقام از ما مکش اندر ذنوب

میرے گناہوں کی وجہ سے اے اللہ آپ مجھ سے انتقام نہ لیجئے کیونکہ ''**فانک علی قادر**'' آپ مجھ پر پوری طرح قادر ہیں اور ایسے قادر ہیں کہ جس طرح چاہیں مجھ پر عذاب نازل کر سکتے ہیں..... اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے چیونٹی کسی ہاتھی سے کہے کہ صاحب مجھے معاف کر دیجئے کیونکہ میں آپ کے انتقام کے قابل نہیں ہوں..... اگر آپ بلا ارادہ ہی مجھ پر اپنا پیر رکھ دیں تو میرا برادہ نکل جائے گا اور میرا وجود ہی ختم ہو جائے گا..... تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کے سامنے ہاتھی کیا چیز ہے، بے شمار ہاتھی بھی اس کے سامنے کچھ نہیں..... اس لئے مولانا رومی رحمہ اللہ تعالیٰ اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ تبارک وتعالیٰ ہم آپ کے انتقام کے قابل نہیں، ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجئے اور ہم سے انتقام نہ لیجئے کیونکہ ہمارے گناہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، ہمارے گناہوں سے ہم کو ہی ضرر پہنچتا ہے، اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے ہیں کہ:

''یَامَنْ لَا تَضُرُّہُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُہُ الْمَغْفِرَۃُ فَاغْفِرْلِیْ مَالَا یَضُرُّکَ وَھَبْ لِیْ مَالَا یَنْقُصُکَ''

اے وہ ذات جس کو ہمارے گناہوں سے کوئی ضرر نہیں پہنچتا اور معاف کرنے سے جس کے خزانہ مغفرت میں کوئی کمی نہیں آتی پس میرے ان گناہوں کو بخش دیجئے جو آپ کو کچھ مضر نہیں اور مجھے وہ مغفرت عطا فرمایئے جو آپ کے یہاں کم نہیں ہوتی... (درس مثنوی مولانا رومؒ)

باب نمبر 16

رجا امید سے متعلق صوفیاء کے اقوال

ملفوظ نمبر 1 امام غزالی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے فرمایا:

دو بیمار ایسے ہیں جن کے سوا کسی کو اس دوا کی ضرورت نہیں..... ایک تو وہ آدمی جو گناہوں کی کثرت کے سبب مایوسی کا شکار ہو کر توبہ نہ کرتا ہو اور اس کا خیال یہ ہو کہ میری توبہ کیسے قبول ہو..... دوسرا وہ شخص جو ریاضت وعبادت کی کثرت سے اپنے آپ کو ہلاک کرنے پر تلا ہوا ہو اور اپنی طاقت سے زیادہ محنت کرتا ہو ان دونوں کو اس دوا کی ضرورت ہے اور جہاں تک غافلوں کا تعلق ہے ان کے حق میں رجا دوا نہیں بلکہ زہر قاتل ہے..... (کیمیائے سعادت)

ملفوظ نمبر 2 صوفیاء نے رجاء سے بحث کی ہے چنانچہ شاہ کرمانی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں رجاء کی علامت یہ ہے کہ انسان اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی اچھی طرح عبادت کرے..... (رسالہ قشیریہ)

ملفوظ نمبر 3 ابن خبیق رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ رجا تین طرح کی ہوتی ہے:

1. ایک شخص نیک کام کرتا ہے اور امید رکھتا ہے کہ وہ کام مقبول ہوگا.....
2. ایک شخص برائی کرنے کے بعد توبہ کرتا ہے اور اسے مغفرت کی امید ہوتی ہے.....
3. ایک جھوٹا انسان گناہ کرتا چلا جاتا ہے مگر کہتا ہے کہ مجھے مغفرت کی امید ہے...

(رسالہ قشیریہ)

ملفوظ نمبر 4 جس شخص کو معلوم ہو کہ اس نے برے اعمال کئے ہیں اس کے لئے مناسب یہی ہے کہ اس کا خوف اس کی امید پر غالب ہو.....

☆ کہتے ہیں کہ سخی (یعنی اللہ) سے سخاوت کی امید کا نام رجاء ہے.....

☆ بعض کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے جلال کو جمال کی آنکھوں سے دیکھنے کا نام رجاء ہے.....

☆ بعض کہتے ہیں کہ دل کے اللہ کی مہربانی کے قریب ہونے کو رجاء کہتے ہیں.....

☆ بعض کہتے ہیں کہ رجاء یہ ہے کہ دل اچھے انجام پر خوش ہو......

☆ بعض کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی وسعت رحمت کی طرف نگاہ رکھنے کا نام رجاء ہے..... (رسالہ قشیریہ)

ملفوظ نمبر 5 ذوالنون رحمہ اللہ تعالیٰ مصری نزع کی حالت میں تھے لوگوں نے ان سے بات کرنا چاہی فرمایا:

میری توجہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نہ ہٹاؤ مجھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی کثیر التعداد مہربانیوں پر تعجب ہے.....

ملفوظ نمبر 6 یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں خدایا! تمہاری امید (رجاء) میرے دل میں شیریں ترین عطیہ ہے اور میری زبان پر شرین ترین کلام تمہاری تعریف ہے اور سب سے محبوب گھڑی میرے لئے وہ گھڑی ہوگی جس میں میں تمہیں دیکھ لوں گا.....

ملفوظ نمبر 7 ابوعبداللہ بن حنیف فرماتے ہیں کہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ کی مہربانی پر خوشی کا اظہار کرنا، رجاء ہے نیز فرماتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ (جس سے امید رکھی جاتی ہے) کی بخشش کو دیکھ کر دلوں کے خوش ہونے کو رجاء کہتے ہیں..... (رسالہ قشیریہ)

ملفوظ نمبر 8 شیخ ابوعبدالرحمٰن سلمیٰ فرماتے ہیں کہ:

میں نے ابوعثمان مغربی کو فرماتے سنا، جس نے اپنے نفس کو (صرف) رجاء پر رکھا اس نے عمل چھوڑ دیا، اور جس نے (صرف) خوف پر رکھا وہ مایوس ہوگیا، انسان کو کچھ رجاء اور کچھ خوف کے ساتھ ہونا چاہئے.....

خلاصہ: یہ ہے کہ خوف عذاب کے باعث معاصی اور خدا کی نافرمانیوں سے رُکنا چاہئے..... اور امید رحمت کے سبب نیکیوں میں رغبت پیدا ہونی چاہئے پس خوف کو اسی وقت معتبر سمجھو جبکہ وہ تم کو معصیت سے روکے اور گناہ کی جرأت نہ ہونے دے' اور اگر یہ حاصل نہ ہو تو وہ خوف نہیں ہے بلکہ عورتوں جیسی رقت قلبی اور وہم وخیال ہے جس کا کچھ اعتبار نہیں...

ملفوظ نمبر 9 امام طوسی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالىٰ کے نزدیک رجاء کی تین قسمیں ہیں:

1. رجاء فی اللہ.....
2. اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ کی وسعت رحمت کی امید.....
3. اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ کے ثواب کی امید.....

اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ کی وسعت رحمت اور اس کے ثواب کی امید اس مرید کے لئے ہوتی ہے جو رب قدوس کے احسانات کا ذکر سنتا ہے اور اس کی بارگاہ سے رجاء وابستہ کر لیتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ جود وسخاوت' فضل واحسان اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ کی صفات ہیں اس لئے اس کا دل فضل وکرم کے بھروسے سے مرجوع چیز کی طرف مائل ہو جاتا ہے.....

اور رجاء فی اللہ اس بندے کا مقام ہے جو مقام رجاء پر فائز ہوتا ہے اور اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ سے اس کی ذات کے علاوہ کسی چیز کی رجاء نہیں کرتا.....

ملفوظ نمبر 10 امام قشیری رَحِمَهُ اللهُ تَعَالىٰ فرماتے ہیں کہ:

رجاء مستقبل میں حاصل ہونے والی کسی محبوب شے سے دل کا لگاؤ ہے..... رجاء اور تمنا کے درمیان فرق واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں تمنا کسل اور سستی کا باعث ہوتی ہے..... صاحب تمنا محنت اور کوشش کا راستہ اختیار نہیں کرتا بخلاف صاحب رجاء کے اس کی حالت اس کے برعکس ہوتی ہے نتیجہ یہ اخذ ہوا کہ رجاء محمود ہے اور تمنا مردود..... اس طرح امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے امام غزالی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالىٰ سے ملتی ہے کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ جو بغیر عمل کے طلب کرتا ہے وہ مغرور ہے.....

موت کے وقت امید کا ذکر:

ملفوظ نمبر 11 حضرت سلیمان تیمی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے انتقال کے وقت اپنے بیٹے سے کہا:
اے بیٹے! میرے سامنے رخصت کی باتیں کرو اور امید کا تذکرہ کرو حتیٰ کہ میں حسن ظن کے ساتھ اپنے اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سے جاملوں..... (قوت القلوب)

ملفوظ نمبر 12 حضرت سفیان ثوری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بھی وفات کے وقت ایسے ہی کیا علماء کو اپنے پاس جمع کرلیا اور وہ انہیں امید دلانے لگے.....

ملفوظ نمبر 13 حضرت احمد بن حنبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے سے کہا:
میرے سامنے وہ اخبار پڑھو جن میں حسن ظن اور امید کا ذکر ہو.....

مشائخ کا قول:

ملفوظ نمبر 14 اب اگر حسن ظن اور رجاء اعلیٰ ترین مقامات میں سے نہ ہوتے تو بڑے بڑے علماء انتقال کرنے اور اپنے مولائے کریم سے ملاقات کے وقت اس کی خواہش نہ کرتے وہ چاہتے تھے کہ حسن ظن اور امید پر ان کا خاتمہ ہو ورنہ زندگی بھر وہ حسن ظن کی دعائیں کیا کرتے' یہی وجہ ہے کہ مشائخ فرمایا کرتے:

جب تک انسان زندہ رہے اس پر خوف کی حالت بہتر ہے اور جب موت کا وقت آئے تو امید کی حالت افضل ہے.....

ملفوظ نمبر 15 مقامات رجاء کے بارے میں حضرت یحییٰ بن معاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے تھے:

جب ایک گھڑی کی توحید پچاس پچاس برس کے گناہ کو مٹادیتی ہے تو پچاس سال کی توحید

گناہوں پر کیا کیا اثر کرے گی..... (یہ تو تصور سے باہر ہے)

ملفوظ نمبر 16 حضرت ابو محمد سہل رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ نے فرمایا:

صرف اہل رجاء کا ہی خوف صحیح ہے.....

ملفوظ نمبر 17 ایک اللہ والے نے فرمایا کہ:

رجاء (امید) کو سامنے رکھ کر گناہوں میں غوطہ لگانے والا شخص شیطانی دھوکہ میں مبتلا ہے اور اپنے ہاتھوں اپنے کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے.....

ملفوظ نمبر 18 کسی نے حسین بن عاصم کو خواب میں دیکھا پوچھا کیا معاملہ ہے تو وہ کہنے لگے کریم سے سوائے کرم کے اور کیا ہو سکتا ہے..... (رسالہ قشیریہ)

ملفوظ نمبر 19 ابو بکر بن اشکیب رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ نے خواب میں ایک اللہ والے کو بڑی اچھی حالت میں دیکھا تو پوچھا آپ کو یہ مرتبہ کیسے ملا کہنے لگے اپنے رب سے حسن ظن کی وجہ سے.....

ملفوظ نمبر 20 کسی نے بشر حافی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا جواب دیا کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ نے مجھے بخش دیا اور فرمایا اے بشر کیا تمہیں مجھ سے شرم نہیں آتی کہ تو اس قدر مجھ سے ڈرتا ہے..... (رسالہ قشیریہ)

ملفوظ نمبر 21 شبلی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ کو کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا فرمایا جب میرا احساب شروع ہوا تو اس قدر سختی ہوئی کہ میں مایوس ہونے لگا جب اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ نے میری مایوسی دیکھی تو مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا.....

ملفوظ نمبر 22 مالک بن دینار کو خواب میں دیکھا گیا پوچھا گیا کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا کہ میں اپنے رب کے پاس بہت زیادہ گناہ لیکر پہنچا۔ جن کو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ کے متعلق میرے حسن ظن نے بالکل مٹا دیا..... (رسالہ قشیریہ)

باب نمبر 17

رحمت سے مزین 70 واقعات

لوگوں کو رحمت الٰہی سے ناامید کرنے کی سزا

1 حدیث میں ہے کہ:

بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی لوگوں پر سختی کرتا تھا اور اور انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے مایوس کرتا تھا اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے روز اسے فرمائے گا:

آج میں تجھے اپنی رحمت سے مایوس کروں گا جیسے کہ تو میرے بندوں کو اس سے مایوس کرتا تھا..... (قوت القلوب)

بنی اسرائیل کے دو آدمیوں کا واقعہ

2 حدیث میں ہے کہ:

بنی اسرائیل میں سے دو آدمیوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاطر باہم بھائی چارہ قائم کیا..... ایک آدمی عبادت گزار تھا اور دوسرا اپنی جان پر زیادتی کرتا تھا..... یہ عابد اس کو اس سے منع کرتا اور جھڑکتا اور وہ جواب دیتا..... چھوڑ و مجھے اور رب کو کیا تو مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟..... آخر ایک روز اس نے اسے ایک بہت بڑے گناہ میں مبتلا دیکھا تو وہ غصہ کر کے کہنے لگا:

تجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نہیں بخشے گا' فرمایا قیامت کے روز اللہ تبارک وتعالیٰ اسے کہے گا..... کیا تجھے اس کی ہمت ہے کہ تو میرے بندوں سے میری رحمت باز رکھے؟..... جا میں نے تجھے بخش دیا..... پھر عابد کو فرمائے گا اور تیری سزا یہ ہے کہ میں نے تیرے لئے

آگ واجب کردی پھر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسا کلمہ نکالا کہ اس نے اس کی دنیاو آخرت برباد کردی.....

چالیس سال ڈاکہ زنی کرنے والے کا واقعہ

3 اس مفہوم کی ایک روایت یہ ہے:

بنی اسرائیل میں سے ایک چور نے چالیس برس تک ڈاکے ڈالے حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے پاس سے گزرے اور ان کے پیچھے پیچھے بنی اسرائیل کے عابدوں میں سے آپ علیہ السلام کا ایک حواری عبادت گزار بھی تھا چور نے اپنے دل میں کہا، یہ اللہ کا نبی ہے اور اس کے ساتھ اس کے حواری ہیں..... اگر یہ پڑاؤ کریں تو میں بھی ان کے ساتھ تیسرا ہو جاؤں..... چنانچہ انہوں نے پڑاؤ کیا اور یہ چور حواری کے قریب ہوا مگر حواری کے احترام کی خاطر اپنے آپ کو ملامت کرتا جارہا تھا اور دل میں کہہ رہا تھا میرے جیسا (خطا کار) اس عابد کے ساتھ ساتھ چلتا ہے؟.....

بتایا کہ حواری نے اس کی آمد محسوس کی تو دل میں کہا: یہ (چور) میرے ساتھ چل رہا ہے اس نے اپنا آپ سکیڑ لیا اور عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بڑھ گیا اور ان کے پہلو کے ساتھ چلنے لگا..... اب چور اس کے پیچھے رہ گیا بتایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ ان دونوں سے کہو۔ اپنے اپنے عمل دوبارہ شروع کریں۔ میں نے دونوں کے سابقہ اعمال مٹادیئے اس حواری کی نیکیاں مٹادیں کہ اس کو اپنے نفس پر عُجب پیدا ہوا اور دوسرے کی برائیاں مٹادیں کہ اس نے اپنے آپ کو ملامت کی..... بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان دونوں کو یہ بات بتائی اور پھر سفر میں اس چور (تائب) کو اپنے ساتھ ملالیا اور اسے اپنے حواریوں میں شامل کرلیا.....

زندگی بھر اللہ کی نافرمانی کرنے والے شخص کا واقعہ

4 ایک حدیث حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں کہ:

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی امتوں کے ایک شخص کا واقعہ بیان فرمایا کہ ایک شخص تھا، جس نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا تھا..... بڑے بڑے گناہ کئے تھے، بڑی خراب زندگی گزاری تھی، اور جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے گھر والوں سے وصیت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اپنی زندگی گناہوں اور غفلتوں میں گزاردی ہے..... کوئی نیک کام تو کیا نہیں ہے' اس لئے جب میں مرجاؤں تو میری نعش کو جلادینا' اور جو راکھ بن جائے' تو اس کو بالکل باریک پیس لینا' پھر اس راکھ کو مختلف جگہوں پر تیز ہوا میں اڑا دینا تاکہ وہ ذرات دور دور تک چلے جائیں..... یہ وصیت میں اسلئے کررہا ہوں کہ اللہ کی قسم! اگر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاتھ آگیا تو مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ ایسا عذاب دے گا کہ ایسا عذاب دنیا میں کسی اور شخص کو نہیں دیا ہوگا، اسلئے کہ میں نے گناہ ہی ایسے کئے ہیں کہ اس عذاب کا مستحق ہوں..... جب اس شخص کا انتقال ہوگیا تو اس کے گھر والوں نے اس کی وصیت کے پر عمل کرتے ہوئے اس کی نعش کو جلایا، پھر اس کو پیسا، اور پھر اس کو ہواؤں میں اڑادیا، جس کے نتیجے میں اس کے ذرات دور دور تک بکھر گئے..... یہ تو اس کی حماقت کے بات تھی کہ شاید اللہ تبارک وتعالیٰ میرے ذرات کو جمع کرنے پر قادر نہیں ہوں گے..... چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہوا کہ حکم دیا کہ اس کے سارے ذرات جمع کردو' جب ذرات جمع ہوگئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کو دوبارہ مکمل انسان جیسا تھا ویسا بنا دیا جائے..... چنانچہ وہ دوبارہ زندہ ہوکر اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے سوال کیا کہ تم نے اپنے گھر والوں کو یہ سب عمل کرنے کی وصیت کیوں کی تھی؟.....

جواب اس نے کہا:

''خشیتک یا رب''

اے اللہ! آپ کے ڈر کی وجہ سے' اس لئے کہ میں نے گناہ بہت کئے تھے' اور ان گناہوں کے نتیجے میں مجھے یقین ہوگیا تھا کہ آپ کے عذاب کا مستحق ہوگیا ہوں' اور آپ کا عذاب بڑا سخت ہے' تو میں نے اس عذاب کے ڈر سے یہ وصیت کردی تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے جاؤ میں نے تمہیں معاف کردیا.....

یہ واقعہ خود حضور اقدس ﷺ نے بیان فرمایا اور صحیح مسلم میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہے..... (صحیح مسلم کتاب التوبہ)

اب ذرا سوچئے کہ اس شخص کی یہ وصیت بڑی احمقانہ تھی..... بلکہ غور سے دیکھا جائے تو وہ کافرانہ تھی' اس لئے کہ وہ شخص یہ کہہ رہا تھا کہ اگر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاتھ آ گیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے بہت عذاب دے گا لیکن اگر تم لوگوں نے مجھے جلا کر راکھ بنا کر اڑا دیا تو پھر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاتھ نہیں آ ؤں گا..... معاذ اللہ..... یہ عقیدہ رکھنا تو کفر اور شرک ہے گویا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ راکھ کے ذرات جمع کرنے پر قادر نہیں ہے..... لیکن جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا؟..... تو اس نے جواب دیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے ڈر کی وجہ سے' اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے اچھا تو جانتا تھا کہ ہم تیرے رب ہیں اور مانتا تھا کہ ہم تیرے رب ہیں..... اور یہ بھی مانتا تھا کہ تو نے ہماری نافرمانی کی ہے' اور اس نافرمانی پر تو شرمسار بھی تھا' اور نادم بھی تھا' اور تو نے اپنے مرنے سے پہلے اپنے ان گناہوں پر ندامت کا اظہار کردیا تھا..... اس لئے ہم تیری مغفرت کرتے ہیں' اور تجھے معاف فرماتے ہیں.....

اس واقعہ کو بیان کرنے سے حضور اکرم ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت درحقیقت بندے سے صرف ایک چیز کا مطالبہ کرتی ہے..... وہ یہ ہے کہ بندہ ایک مرتبہ اپنے کئے پر سچے دل سے شرمسار ہوجائے' نادم ہوجائے' اور نادم ہوکر اس وقت جو کچھ

کر سکتا ہے وہ کر گزرے تو پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی توبہ قبول کر کے اس کو معاف فرما دیتے ہیں..... اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو صحیح معنی میں اپنے گناہوں پر نادم ہونے اور توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے' اور اپنی رحمت سے ہم سب کی مغفرت فرمائے آمین.....

قابل احترام دوستو اور بزرگو کسی اللہ کے بندے کے گناہ زمین و آسمان کو بھی بھر دیں تو ایسے شخص کے گناہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کے خزانے کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ایک مچھر ہاتھی پر بیٹھ گیا اور پھر آرام کرنے کے بعد ہاتھی کے کان میں جا کر کہنے لگا میاں ہاتھی تمہیں میرے بیٹھنے سے تکلیف تو نہیں ہوئی تو ہاتھی کہنے لگا مجھے نہ تمہارے آنے کا پتہ چلا نہ جانے کا..... اسی طرح ہمارے گناہوں کے سمندر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے ایک ذرہ کی حیثیت نہیں رکھتے.....

نجات محض اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگی

5 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:

کوئی شخص اپنے عمل کی بدولت نجات نہیں پا سکے گا.....

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ:

کیا آپ بھی یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں میں بھی..... مگر یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لیں سو قریب قریب رہو اور دوستی اختیار کرو صبح و شام اور رات کی کچھ تاریکی میں میانہ روی سے محنت میں لگے رہو منزل مقصود تک پہنچ جاؤ گے... (تنبیہ الغافلین)

۹۹ آدمیوں کا قاتل اور رحمت الٰہی

6 ایک شخص نے ناوے آدمیوں کو قتل کر دیا تھا..... اس کے بعد اس کو توبہ کی فکر لاحق ہوئی' اب سوچا کہ میں کیا کروں' چنانچہ وہ عیسائی راہب کے پاس گیا اور اس کو جا کر

بتایا کہ میں نے اس طرح ننانوے آدمیوں کا قتل کر دیا ہے..... تو کیا میرے لئے توبہ کا اور نجات کا کوئی راستہ ہے؟ اس راہب نے جواب دیا کہ تو تباہ ہو گیا..... اور اب تیری تباہی و ہلاکت میں کوئی شک نہیں، تیرے لئے نجات اور توبہ کا کوئی راستہ نہیں ہے..... یہ جواب سن کر وہ شخص مایوس ہو گیا اس نے سوچا کہ ننانوے قتل کر دیئے ہیں..... ایک اور سہی، چنانچہ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا۔ اور سو کا عدد پورا کر دیا لیکن دل میں چونکہ توبہ کی فکر لگی ہوئی تھی..... اس لئے دوبارہ کسی اللہ والے کی تلاش میں نکل گیا..... تلاش کرتے کرتے ایک اللہ والا اس کو مل گیا..... اور اس سے جا کر اپنا سارا قصہ بتایا.....

اس نے کہا کہ اس میں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، اب تم پہلے توبہ کرو، اور پھر اس علاقہ کو چھوڑ کر فلاں علاقہ میں چلے جاؤ..... اور وہ نیک لوگوں کا علاقہ ہے ان کی صحبت اختیار کرو چونکہ وہ توبہ کرنے میں مخلص تھا..... اس لئے وہ اس علاقہ کی طرف چل پڑا ابھی راستے ہی میں تھا کہ اس کی موت کا وقت آ گیا روایات میں آتا ہے کہ جب وہ مرنے لگا تو مرتے مرتے بھی اپنے آپ کو سینے کے بل گھسیٹ کر اس علاقہ کے قریب کرنے لگا جس علاقہ کی طرف وہ جا رہا تھا..... تاکہ میں اس علاقہ میں زیادہ سے زیادہ قریب ہو جاؤں..... آخرکار جان نکل گئی، اب اس کی روح لے جانے کے لئے ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب دونوں پہنچ گئے..... اور دونوں میں اختلاف شروع ہو گیا ملائکہ رحمت کہنے لگے کہ چونکہ یہ شخص توبہ کر کے نیک لوگوں کے علاقے میں جا رہا تھا اس لئے اس کی روح کو ہم لے جائیں گے، ملائکہ عذاب کہنے لگے کہ اس نے سو آدمیوں کا قتل کیا ہے اور ابھی اس کی معافی نہیں ہوئی..... لہٰذا اس کی روح ہم لے جائیں گے..... آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ یہ دیکھا جائے کہ یہ شخص کونسے علاقے کی طرف جا رہا تھا..... جس علاقے سے چلا تھا، اس سے زیادہ قریب ہے، یا جس علاقے کی طرف جا رہا تھا اس سے زیادہ قریب ہے اب دونوں طرف کے فاصلوں کی پیمائش کی گئی تو معلوم ہوا کہ جس علاقے

کی طرف جارہا تھا اس سے تھوڑا قریب ہے' چنانچہ ملائکہ رحمت اس کی روح لے گئے.....
اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی کوشش کی برکت سے اس کو معاف فرمادیا.....

(صحیح مسلم' کتاب التوبہ' باب قبول توبۃ القاتل' حدیث نمبر ۷۰۶۶)

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

اگر چہ اس کے ذمے حقوق العباد تھے..... لیکن چونکہ اپنی طرف سے کوشش شروع کر دی تھی..... اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی..... اسی طرح جب کسی انسان کے ذمے حقوق العباد ہوں اور وہ ان کی ادیئگی کی کوشش شروع کرے..... اور اس فکر میں لگ جائے اور پھر درمیان میں موت آجائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ اصحاب حقوق کو قیامت کے دن راضی فرمادیں گے.....

خلاصہ: ساری زندگی بھی اگر کوئی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی کرتا رہے لیکن بس ندامت سے دو آنسوں بہالے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے سارے گناہوں کو معاف کر دیں گے.....

''غفرت لک ولا ابالی''

''میں تیرے سارے ہی گناہ معاف کروں گا.....''

اللہ تبارک وتعالیٰ کو کوئی روکنے والا تھوڑی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ تو بندے کی توبہ پر خوش ہوتے ہیں.....

حدیث: ''جب گناہ گار (ندامت کے ساتھ) توبہ کرتا ہے تو آسمان پر چراغاں ہوتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فرشتوں کے ذریعے آسمانوں پر یہ اعلان کراتے ہیں کہ میرے ایک بندے نے صلح کر لی میرا ایک روٹھا ہوا بندہ واپس آ گیا.....''

حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات صمد (بے نیاز) ہے اس کو کسی کی ضرورت نہیں ہم اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں ایسے خالق اور مالک سے بگاڑ کر زندگی گزارنے والا بڑا ہی نادان ہے یہ نادان بھی اگر مانگتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو بھی دیتے ہیں

''اِنْ سَأَلَتنِیْ اَعْطَیْتکَ''

تو مانگتا ہے تو میں دیتا ہوں کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات عالی تعسر سے پاک ہے..

لیکن انسان کے اندر تعسر ہے ماں ناراض ہو جائے تو منانے میں ہفتہ تو لگ ہی جاتا ہے باپ ناراض ہو جائے تو زور لگے گا اور بیوی ناراض ہو جائے تو پاپڑ بیلنے پڑیں گے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں ایسا نہیں ہے.....

ایک شخص نے ستر سال اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی میں گزار دیئے اب ستر سال کے بعد وہ کہتا ہے ندامت سے اے اللہ تو میرے گناہوں کو معاف کر دے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے یہ نہیں کہتے ہیں میں معاف نہیں کرتا تو نے ستر سال نافرمانی کی ہے بلکہ جب بندہ توبہ کرتا ہے اے اللہ تو معاف کر دے تو ایک سیکنڈ میں اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں.....

لیکن شیطان کہتا ہے ہمارے گناہ تو بہت زیادہ ہیں جہنم میں جانا ہی ہے تو کیوں نہ عیاشی اور مزے کر کے اس دنیا سے جائیں..... ایسے لوگوں کے بارے میں حضرت حکیم الامت ارشاد تھانویؒ فرماتے ہیں:

بعض لوگ اپنے گناہوں کی کثرت کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جاتے ہیں..... اور یوں سمجھنے لگتے ہیں کہ میرے گناہ بہت ہیں، بہت ہیں، بہت ہیں واقعی بہت ہیں اب یہ بے چارہ نادان بچہ سمجھتا ہے کہ اتنے گناہ کیسے معاف ہوں گے؟ فرمایا اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی سر سے پاؤں تک گندگی میں ملوث تھا' گندگی اور نجاست میں اس کا پورا بدن لت پت تھا' اب وہ دریا کے کنارے کھڑا ہے اور دریا کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ میں کس منہ سے تجھ میں اتروں' میں تو اتنا گندا ہوں' اتنا گندا ہوں' اگر میں تجھ میں اتر گیا تو میری گندگی تجھ کو بھی گندا کر دے گی..... اور میری نجاست کی وجہ سے تو بھی نجس ہو جائے گا' ناپاک ہو جائے گا..... اس کے جواب میں دریا کہتا ہے کہ ارے تیرے جیسی

گندگیاں ہزاروں یہاں چلتی ہیں' تو آ کر تو دیکھو! تیری گندگی بھی صاف ہو جائے گی اور میرا بھی کچھ نہیں بگڑے گا..... ایک آدمی کے نہانے سے کیا سمندر گندا ہو جاتا ہے؟..... دریا گندا ہو جاتا ہے؟..... حضرت رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے تھے کہ ہماری یہی مثال ہے سمندر تو ایک مخلوق ہے اس میں دنیا بھر کی گندگیاں ڈال دی جائیں تو بھی وہ ناپاک نہیں ہوتا بلکہ ساری غلاظتوں کو ختم کر دیتا ہے..... تو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی رحمت کا ہمارے گناہوں سے کیا بگڑتا ہے؟..... اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی رحمت کا چھینٹا ساری دنیا کے گناہوں کی گندگی دھونے کے لئے کافی ہے..... اس لئے یہ نادانی کی بات ہے کہ آدمی اپنے گناہوں کی کثرت کو دیکھ کر رحمت خداوندی سے مایوس ہو جائے غرضیکہ ہم لوگ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی مغفرت کے طالب ہیں.....

اور جو لوگ رحمت الٰہی سے مایوس ہیں ان کے بارے میں ایک حدیث میں آتا ہے اگر دنیا میں عذاب بھیجنے کا ارادہ کرتا تو ان پر اتارتا جو رحمت الٰہی سے مایوس ہو چکے ہیں.....

ایک گناہ گار نوجوان اور رحمت الٰہی

7 حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے وجہ پوچھی تو عرض کیا کہ:

یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دروازہ پر ایک نوجوان رو رہا ہے جس نے میرا دل جلا دیا ہے.....

فرمایا عمر اسے اندر لے آؤ وہ نوجوان روتا ہوا اندر حاضر ہوا..... حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی..... کہنے لگا یا رسول اللہ میرے گناہوں کا ڈھیر مجھے رلا رہا ہے اور مجھے جبار سے ڈر آتا ہے کہ وہ مجھ پر غضب ناک ہوگا..... آپ نے فرمایا نوجوان کیا تو نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہے عرض کیا نہیں' کیا تو نے کسی جان کو ناحق قتل کیا ہے عرض کیا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی تیرے گناہوں کو معاف فرما دیں گے اگر وہ

سات آسمانوں سات زمینوں اور تمام پہاڑوں کے برابر ہوں..... نوجوان بولا حضور! میرا گناہ ساتوں آسمانوں زمینوں اور پہاڑوں سے بھی بڑھا ہوا ہے..... آپ نے ارشاد فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا کرسی؟ کہنے لگا کہ میرا گناہ بڑا ہے، فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا عرش؟ اس نے کہا میرا گناہ بڑا ہے' ارشاد فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا تیرا اللہ؟ یعنی اس کی عفو کہنے لگا ہاں البتہ میرا اللہ اور اس کی عفو بہت بڑی ہے پس ارشاد فرمایا کہ گناہ عظیم کو خدائے عظیم ہی معاف فرمائے گا جو بہت ہی عفو و درگزر کرنے والا ہے.....

پھر فرمایا اپنا گناہ تو بتا' اس نے عرض کیا

یارسول اللہ! مجھے آپ سے حیا آتی ہے' آپ نے پھر پوچھا کہنے لگا میں کفن چور تھا اور سات سال تک یہی پیشہ کیا ایک دفعہ انصار کی ایک لڑکی فوت ہوئی تو میں نے اس کی قبر کھودی اور کفن اتار کر چل دیا تھوڑی دور گیا تھا کہ شیطان نے مجھ پر غلبہ پایا میں نے لوٹ کر اس سے مجامعت کر لی..... نکل کر تھوڑی دور گیا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ لڑکی کھڑی پکار کر کہہ رہی ہے اے جوان! تجھے قیامت کے دن جزا سزا دینے والے سے حیا نہیں آتی جس وقت وہ اپنی کرسی فیصلہ کے لئے رکھیں گے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ دلوائیں گے؟..... تو مرنے والوں کے مجمع میں مجھے ننگی کر کے چل دیا ہے اور میرے اللہ کے روبرو مجھے بحالت جنابت حاضر ہونے پر مجبور کیا.....

یہ سنتے ہی حضور ﷺ کھڑے ہو گئے اور اس کی گدی میں ایک دھول رسید کی اور فرمایا او فاسق تو تو بس آگ کے لائق ہی ہے' دفع ہو جا یہاں سے' نوجوان وہاں سے نکلا' چالیس راتوں تک اللہ کے حضور توبہ کرتا مارا مارا پھرتا رہا..... چالیس راتوں کے بعد آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے گا اے محمد ﷺ کے خدا' آدم و حوا کے معبود اگر تجھے میری توبہ منظور ہے تو حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ کو اس کی خبر دے دے ورنہ پھر آگ بھیج کر مجھے جلا دے اور آخرت کے عذاب سے نجات دے دے..... اتنے میں جبرائیل علیہ السلام

تشریف لائے سلام کہا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آپ کو سلام پہنچایا..... آپ نے فرمایا وہ خود سلام ہیں سلام کا مبدا اور منتہی بھی وہی ہیں.....

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا مخلوق کو آپ نے پیدا کیا ہے؟..... فرمایا مجھے بھی اور تمام مخلوق کو اسی نے پیدا فرمایا ہے عرض کیا وہ پوچھتے ہیں کیا آپ مخلوق کو رزق دیتے ہیں؟..... فرمایا: بلکہ مجھے بھی اور تمام مخلوق کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ ہی رزق دیتے ہیں عرض کیا وہ پوچھتے ہیں کیا بندوں کی توبہ آپ قبول کرتے ہیں؟..... فرمایا: بلکہ میری بھی اور تمام بندوں کی توبہ وہی قبول فرماتے ہیں..... پھر کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندے کی توبہ قبول کرلی ہے آپ بھی اس پہ نگاہ شفقت فرمایئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نوجوان کو بلاکر اسے توبہ قبول ہونے کی بشارت سنائی.....

فقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

عقل مند آدمی کو اس سے سبق لینا چاہئے اور جاننا چاہئے کہ زندہ کے ساتھ زنا کرنا مردہ کے ساتھ زنا کرنے سے زیادہ گناہ ہے اس کی معافی کے لئے حقیقی اور سچی توبہ کرنی چاہئے..... دیکھئے نوجوان نے جب سچی توبہ پیش کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے معاف فرمادیا اور جس حیثیت کا گناہ ہو توبہ بھی اسی درجے کی ہونی چاہئے..... (تنبیہ الغافلین)

مدار نجات فضل خداوندی ہے اس پر ایک واقعہ

قرآن مجید میں حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

8 ''لن ینجی احد کم عملہ''

تم میں سے کسی کو بھی تمہارا عمل نجات نہیں دلائے گا..... جب تک اللہ کا فضل نہ ہو..... شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب آخرت کے احوال پر لکھی ہے

اس میں پچھلی امتوں میں سے بنی اسرائیل کا ایک بڑا عجیب واقعہ لکھا ہے کہ ایک عابد تھا جو رات دن اللہ کی عبادت میں لگا رہتا تھا مگر بہر حال جب آدمی دنیا میں رہتا ہے تو کھانے پکانے کی بھی ضرورت ہے' بیوی بچے ہیں' گھر بھی ہے' رشتہ دار بھی ہیں' کچھ نہ کچھ ان میں بھی مشغولی ہوتی ہے..... اس عابد کو یہ بھی ناگوار تھا کہ اتنی دیر بھی بیوی بچوں میں کیوں لگے؟ یہ وقت بھی اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی عبادت میں لگنا چاہئے..... تو اس نے یہ کیا کہ بیوی' بچے' رشتہ دار' مال جائداد کو ترک کر کے سمندر کے بیچ میں ایک ٹیلہ تھا وہاں جا کر بیٹھ گیا کہ بس اب میں فارغ ہو گیا اور چوبیس گھنٹے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہوں گا..... اس زمانے میں یہ چیز جائز تھی اسلام نے اس چیز کو ختم کر دیا ہے..... لیکن پچھلی امتوں میں رہبانیت یعنی گوشہ گیری کرنا اور پہاڑوں پر چلا جانا' یہ جائز تھا..... یہ بھی پہنچ گیا اور ایسی جگہ میں پہنچا جہاں کوئی آدمی بھی نہ پہنچ سکے..... سمندر اور اس کے بیچ میں ایک ٹیلہ تھا اس پر جا کے بیٹھ گیا اور ایک چھپر ڈال لیا..... اللہ تبارک وتعالیٰ نے فضل کیا' اسی پہاڑ کے ٹیلے پر ایک انار کا درخت اگ گیا اور اس پر میٹھے انار لگے اور اسی کڑوے پانی کے اندر اس پہاڑ میں سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک چشمہ جاری کر دیا.....

اس عابد کا کام یہ تھا کہ ایک انار روز کھا لیا' ایک کٹورہ پانی پی لیا اور چوبیس گھنٹے نماز میں مشغول..... نہ رات کو سونا اور نہ دن کو کہیں جانا..... دن بھر نماز' رات بھر نماز' پانچ سو برس اس نے اسی طرح گزارے.....

اور یہ عبادت بھی خالص اس لئے کہ وہاں دکھلاوا کس کو ہوتا..... وہاں دیکھنے والا کوئی نہیں تھا..... شہرت اور نام آوری مقصود نہیں تھی..... وہاں کون نام سننے والا تھا..... تن تنہا یہ بندہ اور اس کا خدا تو خالص عبادت اور پانچ سو برس.....

پانچ سو برس گزر کر جب اس کے انتقال کا وقت آیا تو اس نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے نماز پڑھتے ہوئے سجدے کی حالت میں موت دیجئے اور میرے اس بدن کو سجدے

ی حالت میں قیامت تک محفوظ رکھئے تاکہ قیامت تک میں تیرا سجدہ گزار بندہ سمجھا جاؤں..... کم سے کم سجدہ کرنے والے صورت ہی بنی رہے تو میری لاش سجدے کی حالت میں قیامت تک محفوظ رہے یہ دعا قبول ہوگئی..... اور حدیث میں ہے کہ اس کو عین سجدے کی حالت میں موت آئی اور حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ آج تک اس کی لاش سجدے میں محفوظ ہے.....

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب اس کی روح نکل گئی اور بارگاہ الٰہی میں اس کی پیشی ہوئی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ: اے بندے میں نے اپنے فضل و کرم سے تجھے بخشا اور تجھے جنت کا مقام رفیع عطاء کیا..... تو ابدالآباد تک کے لئے اب چین میں رہ..... اور ملائکہ کو حکم دیا کہ اس کو جنت میں لے جاؤ..... یہ میرا مقبول بندہ ہے' میں نے اس کو اپنے فضل و کرم سے نجات دی.....

اس عابد کے دل میں کھٹکا پیدا ہوا کہ پانچ سو برس میں نے عبادت کی بیوی' بچے' رشتہ داروں اور مال و دولت میں نے چھوڑا اور اب بھی اپنے ہی فضل و کرم سے بخشا' کم سے کم میری تسلی کیلئے کہہ دیتے کہ تیری نمازوں کی وجہ سے تجھے نجات دے دی، تو نے گھر بار چھوڑا تھا، تیرے اس عمل کے طفیل نجات دے دی ذرا میرا دل خوش ہو جاتا تاکہ میرے عمل کی کچھ قدر کی اتنی میں نے محنت کی' ساری دنیا کو میں نے ترک کیا اور اب بھی بخشا تو اپنے ہی فضل و کرم سے بخشا..... گویا میں نے کچھ کیا ہی نہیں..... یہ ایک وسوسہ اس کے دل میں پیدا ہوا اللہ تبارک و تعالیٰ تو دلوں کی کھٹک کو جانتے ہیں.....

''وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ''

''سینوں میں جو خیالات ہیں ان کو بھی جانتے ہیں.....''

اس لئے ملائکہ سے فرمایا: جنت کے بجائے اس عابد کو جہنم کے راستے پر لے جاؤ..... جہنم میں ڈالنا نہیں ہے..... لیکن اتنی دور جہنم سے کھڑا کرو جہاں سے جہنم پانچ سو برس کے

راستہ پر ہو..... اس کو وہاں پہنچایا گیا وہاں تو جہنم کی ایک لو اور لپٹ آئی ہے تو سر سے پیر تک یہ عابد خشک ہو گیا اس کو کانٹے چبھنے لگے اور پیاس پیاس چلانا شروع کر دیا..... جہنم کا ایک جھونکا لگتے ہی اس کی ساری روح خشک ہو گئی..... حدیث میں ہے کہ ایک ہاتھ غیب سے نمایاں ہوا جس میں ٹھنڈے پانی کا کٹورا تھا..... یہ عابد دوڑتا ہوا گیا اے اللہ کے بندے یہ پانی مجھے دے یہ آگے گیا' ہاتھ پیچھے ہٹ گیا' یہ اور آگے ہو گیا ہاتھ اور پیچھے ہٹ گیا یہ اور آگے ہو گیا' ہاتھ اور پیچھے ہٹ گیا اس نے کہا خدا کے لئے مجھے پانی دے جواب یہ ملا آواز آئی کہ پانی تو مل سکتا ہے مگر اس کی قیمت ہے.....

اس عابد نے پوچھا کیا قیمت ہے؟ کہ پانچ سو برس کی عبادت جو خالصۃً کی ہو وہ اگر قیمت میں ادا کر دی جائے تو یہ پانی کا کٹورا مل سکتا ہے ورنہ نہیں..... اس نے کہا میرے پاس پانچ سو برس کی عبادت ہے اور وہ جلدی پیش کر دی کٹورا لے کر پیا تو کچھ دم میں دم آیا.....

حق تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا کہ اس عابد کو لوٹا کے لاؤ اور پھر ہمارے سامنے پیش کرو پھر پیشی ہوئی حق تعالیٰ نے فرمایا:

اے بندے! تو نے پانچ سو برس عبادت کی تھی اس کی قیمت ایک کٹورا پانی تجھے مل گئی اور وہ قیمت تو نے خود تجویز کی ہم نے نہیں کی' تو نے ہی کہا کہ میں پانچ سو برس کی عبادت دیتا ہوں اور کٹورا خریدتا ہوں' اس لئے پانچ سو برس کی عبادت کی قیمت سے ہم ادا ہوئے معاملہ برابر سرابر ہو گیا.....

اب ان لاکھوں کٹوروں پانی کا حساب دے جو دنیا میں تو نے پئے' ان کے بدلے میں کیا کیا عمل لے کر آیا اور وہ جو دنیا میں تو نے لاتعداد اناروں کے دانے کھائے ہیں ایک ایک دانے کا حساب دے ان کے بدلے میں کتنے سجدے' کتنے رکوع کئے' کتنی عبادتیں کیں؟.....

اور دانہ پانی تو الگ ہے وہ جو تیری آنکھوں میں روشنی تھی جس سے تو صورتیں دیکھتا تھا' ایک ایک تار نگاہ کا حساب دے اس کے بدلے کتنی عبادتیں لے کے آیا ہے؟.....

اور نگاہ تو الگ ہے یہ جو تو سانس لیتا تھا جس کے ذریعے زندگی قائم تھی ایک ایک سانس کا حساب دے اس کے بدلے میں کتنی عبادتیں لے کر آیا ہے؟.....

اور وہ جو بدن میں ہم نے جان دی تھی جس نے پانچ سو برس زندگی رکھی اور تو نے عبادت کی اس طاقت کا حساب دے اسکے بدلے میں کیا کیا عبادتیں لے کر آیا ہے؟.....

اور وہ جو چشمہ اور انار کا درخت تیرے لئے رکھا تھا اور ہواؤں کو تیری طرف متوجہ کیا جس سے تو سانس لیتا تھا..... اور جو ہم نے اپنے سورج کو گرمی بخشی جس نے تجھ تک گرمی پہنچائی جس سے تیرا بدن قائم رہا ان سب چیزوں کا حساب دے ہماری دنیا کے ذرے ذرے سے جو فائدہ اٹھایا اب سب کا حساب دے کیا عبادتیں لے کر آیا ہے؟.....

عابد بے چارہ تھرا گیا اور اس نے عرض کیا کہ

اے اللہ! بے شک نجات تیرے فضل ہی سے ہوتی ہے بندے کے عمل سے نہیں ہوتی عمل کی تو کل قیمت یہ ہے کہ پانچ سو برس کے عمل کے بدلے ایک کٹورا پانی مل گیا اور وہ بھی آپ نے فضل ہی سے دے دیا' اگر آپ یوں فرماتے کہ کٹورا اسے ملے گا جس نے ایک لاکھ برس عبادت کی ہے..... تو میں تو اس سے بھی محروم رہ جاتا.....

تو نے قیمت اتنی رکھی جو میں ادا کر سکا یہ بھی تیرا ہی فضل ہے اس لئے نجات فضل سے ہوتی ہے عمل سے نہیں ہوتی..... (خطبات حکیم الاسلام ج سوم)

دنیا جہان کے گناہ کرنے والے سے رحمت بھرا معاملہ

9 حضرت ابوطویل شطب الممد ودا الکندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جاء شيخ كبير هرم قد سقط حاجباه على عينيه وهو يدعم على عصا

حتی قام بین یدی النبی ﷺ فقال : ارأیت رجلاً عمل الذنوب کلها فلم یترک منها شیئاً وھو فی ذالک لم یترک حاجة ولاداجة الا اتاھا لو قسمت خطیئته بین اھل الارض لاوبقتھم فھل لذالک من توبة ؟ قال : فھل اسلمت؟ قال امّا انا فاشھد ان لا اله الا الله وانک رسول الله قال تفعل الخیرات وتترک السیئات فیجعلھن الله لک خیرات کلھن قال وعذراتی وفجرائی قال نعم قال الله اکبر فما زال یکبر حتی تواری" (المعجم الکبیر للطبرانی)

"ایک بہت بوڑھا آدمی جس کے آبرو بھی آنکھوں تک ڈھلک چکے تھے اور وہ لاٹھی کا سہارا لے کر چل رہا تھا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس نے ہر طرح کے گناہ کئے ہوں؟..... ہر شکل میں ہر چھوٹا بڑا پاپ کیا ہو؟ اگر اس کے گناہ زمین پر بسنے والے تمام انسانوں پر تقسیم کر دیئے جائیں تو سب کے سب تباہ و برباد ہو جائیں؟ کیا ایسے بدبخت کی توبہ بھی قبول ہو سکتی ہے؟....."

"آپ نے دریافت فرمایا: کیا تم مسلمان ہو چکے ہو؟ اس نے کہا: ہاں میں لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہوں اور آپ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتا ہوں آپ نے فرمایا: بس تم نیک کام کرتے رہو اور برائیوں کو چھوڑ دو اللہ تبارک وتعالیٰ سابقہ ساری غلطیوں کو تمہارے لئے نیکیوں میں تبدیل کر دیں گے....."

"اس بوڑھے نے دریافت کیا: کیا میرے ہر طرح کے گناہ اور ہر قسم کی دھوکہ بازیاں بھی معاف ہو کر نیکیوں میں بدل جائیں گی ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں ہاں" اس نے کہا "اللہ اکبر" اور مسلسل یہی جملہ دہراتا ہوا نگاہوں سے اوجھل ہو گیا....."

توبہ کرنے والا یہاں ایک سوال کر سکتا ہے کہ جب میں گمراہ تھا' نماز تک نہیں پڑھتا تھا' ملت اسلامیہ سے دور رہتا تھا' البتہ میں نے اس دور میں کچھ نیک کام کئے تھے اب توبہ کر لینے کے بعد کیا یہ نیک کام میرے اعمال صالحہ میں شمار ہوں گے یا یونہی ہوا میں

اڑ جائیں گے؟.....

اس سوال کے جواب میں حضرت حکیم بن حزام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی اس حدیث میں موجود ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

''یا رسول الله ارأیت اشیاء کنت اتحنث بها في الجاهلية من صدقة او عتاقة او صلة رحم فهل فيها من اجر فقال النبي ﷺ اسلمت على ما سلف من خيرٍ''

''یارسول اللہ! مجھے ان کاموں کے بارے میں بتلائیں جنہیں میں زمانہ جاہلیت میں نیکی سمجھ کر کیا کرتا تھا مثلاً صدقہ کرنا' غلام آزاد کرنا اور صلہ رحمی وغیر کیا ان کا مجھے اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی سابقہ نیکیوں سمیت اسلام میں داخل ہوئے ہو...''

یعنی اسلام قبول کر لینے سے تمہارے سابقہ سارے گناہ دھل گئے ہیں البتہ نیکیاں اسی طرح برقرار رہیں..... (متفق علیہ)

چنانچہ معلوم ہوا کہ توبہ کرنے کے بعد نہ صرف گناہ بخش دیئے جائیں گے بلکہ گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا جائے گا اور زمانہ جاہلیت کی نیکیوں کو برقرار رکھا جائے گا..... اب اس کے بعد اور کیا چاہیے؟

ابوفروہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی حدیث میں اس طرح ہے کہ:

''اس نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ایک آدمی نے سارے ہی گناہ کئے اور کوئی حاجت اور ضرورت باقی نہیں چھوڑی جس کو پورا نہ کیا ہو آیا اس کیلئے بھی توبہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اسلام لے آیا ہے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا نیک کام کرتا رہ اور برائیوں کو چھوڑ دے تو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ان سب برائیوں کو بھی تیرے لئے بھلائیوں سے بدل دے گا اس آدمی نے عرض کیا میری غداریاں اور میرے فسق وفجور بھی؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ سن کر وہ آدمی تکبیر پڑھتا ہوا چل دیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا.....'' (الطبرانی وتفسیر ابن کثیر بحوالہ حیاۃ الصحابہ)

گناہ کبیرہ کرنے والے کی توبہ کا واقعہ

10 حضرت بریدہ الاسلمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان فرماتے ہیں کہ:

ماعز بن مالک الاسلمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے.. اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور زنا کر بیٹھا ہوں میری خواہش ہے کہ آپ مجھے پاک کر دیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے انہیں واپس بھیج دیا اگلے دن وہ پھر آ گئے اور کہا یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے..... آپ نے انہیں دوبارہ واپس لوٹا دیا..... پھر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ان کی قوم کو پیغام بھیج کر دریافت کیا کہ تمہارے علم کے مطابق ماعز کی عقل میں کوئی فتور تو نہیں؟..... تم اسے بدلا بدلا سا تو نہیں پاتے ہو؟..... قوم والوں نے جواب دیا کہ: ہماری معلومات کے مطابق وہ کامل عقل کا مالک ہے اور ہمارے خیال کے مطابق وہ نیک آدمی ہے ماعز رضی اللہ عنہ تیسرے دن پھر آ گئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ان کے بارے میں دوبارہ دریافت فرمایا قوم والوں نے کہا: نہ تو اس کا کردار بدلا ہے اور نہ ہی اسکی عقل میں کوئی کوتاہی واقع ہوئی ہے چنانچہ چوتھے روز ان کی خاطر ایک گڑھا کھودا گیا پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے حکم سے انہیں سنگسار کر دیا گیا.....

پھر غامدیہ خاتون بھی آ گئی..... اس نے درخواست کی: یا رسول اللہ! میں زنا کر بیٹھی ہوں مجھے پاک کر دیں آپ نے اسے بھی واپس لوٹا دیا اگلے دن اس نے پھر آ کر کہا یا رسول اللہ! آپ مجھے کیوں واپس لوٹاتے ہیں؟..... شاید آپ مجھے بھی اس طرح لوٹانا چاہتے ہیں جس طرح ماعز کو واپس لوٹایا تھا اللہ کی قسم میں تو حاملہ ہو چکی ہوں آپ نے یہ بیان سننے کے بعد فرمایا تب تو سزا نافذ نہیں ہو سکتی جاؤ اور ولادت کے بعد آنا' جب غامدیہ نے بچے کو جنم دے لیا تو اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر لے آئی اور کہا: میں بچے کو جنم دے چکی ہوں آپ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور دودھ پلاؤ یہاں تک کہ تم اس کا دودھ چھڑا دو جب اس نے دودھ چھڑوا دیا تو

بچے کو لے کر آئی اور اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا کہنے لگی: یا رسول اللہ اس کا دودھ میں نے چھڑوا دیا ہے اور اب یہ کھانا کھاتا ہے..... رسول اللہ ﷺ نے بچہ ایک مسلمان کے حوالے کر دیا پھر آپ ﷺ کے حکم سے اس کیلئے سینے تک گڑھا کھودا گیا اور آپ کے حکم سے لوگوں نے اسے سنگسار کر دیا.....

حضرت خالد بن الولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک پتھر غامدیہ کے سر پر مارا تو خون کے چھینٹے حضرت خالد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چہرے پر آ پڑے اس پر حضرت خالد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس خاتون کو گالی دی نبی کریم ﷺ نے یہ گالی سنی تو فرمایا:

''مهلاً يا خالد! فوالذي نفسي بيده لقد تابت توبة لو تابها صاحب مكس لغفر له''

''خالد..... ! ذرا رک کر، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اس عورت نے ایسی عظیم توبہ کی ہے کہ اگر لوگوں سے ناجائز ٹیکس لینے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اس کی بخشش ہو جاتی...''

پھر آپ ﷺ کے حکم سے اس کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور اسے دفن کر دیا گیا.....

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دریافت کیا:

یا رسول اللہ آپ نے اسے رجم کیا ہے اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا کرتے ہیں؟.....

آپ ﷺ نے فرمایا:

''لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من اهل المدينة وسعتهم وهل وجدت شيئاً افضل من ان جادت بنفسها لله عز وجل''

''یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دی جائے تو سب کی بخشش ہو جائے کیا تم نے اس سے بھی افضل کوئی کام دیکھا ہے کہ اس نے اپنی جان اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کو راضی کرنے کی خاطر قربان کر دی.....'' (صحیح مسلم ومصنف عبدالرزاق ج۷)

اللہ تبارک وتعالیٰ بندوں سے بڑی محبت کرتے ہیں..... بندے کو معمولی تکلیف بھی پہنچتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ بندے کے گناہوں کو معاف کرتے ہیں..... اور درجات بلند کرتے ہیں.....

حضرت وحشی کا محبت الٰہی سے لبریز واقعہ

11 حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں جنگ احد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے محبوب چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا تو اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دینے کے لئے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرائیل نے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہم نے عرش پر لکھا ہے حمزہ اسد اللہ (حمزہ اللہ کا شیر ہے) اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہچکی بند ہوئی.....

ایسا شخص جس نے ایک نبی کے چچا کو قتل کر کے گناہ عظیم کیا..... یہ وحشی کون ہیں؟ ایک عورت کے غلام تھے اس عورت کے بڑوں کو غزوہ بدر میں قتل کیا گیا تھا اس عورت نے خنجر زہر میں بجھا کر ان حضرت وحشی کو دیا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دو' ان کا جگر نکال کر لاؤ' اور میرے پاس کان ناک کاٹ کر لاؤ۔ یہ گئے احد کے موقع پر ایک پتھر کے پیچھے چھپ گئے.....

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دشمن پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھے ان کی فوج میں گھستے چلے گئے لوگ ہٹتے گئے جیسے بھاگتے گئے اس طریقہ پر فوج ہٹتی گئی پھر جب وہاں سے واپس ہو رہے تھے دیکھا کوئی غلام بیٹھا ہے پتھر کے پیچھے ان کی عادت نہیں تھی غلام پر حملہ کرنے کی، غلام کمزور ہوتا ہے اس کے اوپر کیا حملہ کریں وہ تو حملہ کے لئے بہادر کو اپنے مقابل کے لئے تلاش کیا کرتے تھے کہ کوئی میرے برابر والا آئے تو اس پر حملہ کروں ، انہوں نے اس غلام کو کچھ نہیں کہا..... ان کے گھوڑے کا پیر پھسلا یہ گرے گھوڑا بھی گرا پس

وہ غلام جلدی سے اٹھ گیا خنجر اس کے پاس ہی تھا..... اس نے حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو خنجر مارا وہ گر گئے اور ایسی بے دردی سے سینہ پر خنجر مارا..... پیٹ کو چاک کر کے پاخانہ کے مقام تک لے گئے لاش کو چاک کیا' دل نکالا' جگر نکالا' کان کاٹے' ہونٹ کاٹے' اور اس عورت کے پاس لے گئے..... (ماہانہ احسان وسلوک شعبان ۱۴۱۲ھ)

اس عورت نے دل' اور جگر کو دانتوں سے چبایا' کان اور ہونٹوں کو دھاگے سے باندھ کر ہار بنا کر گلے میں ڈال کر چھلتی کودتی تھی کہ میں نے آج بدلہ لے لیا..... یہ حضرت وحشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ تھے جنہوں نے حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے ساتھ ایسا معاملہ کیا.....

لیکن جب رحمت الٰہی متوجہ ہوئی اور اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وحشی کو اپنا محبوب بنانا ہے' تو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کے دل میں یہ بات پیدا کی کہ وحشی کو اسلام کی دعوت دو..... (ایضاً)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے حضرت وحشی کے پاس قاصد بھیجا کہ ان کو اسلام کی دعوت دے' پس یہ پیغام حضرت وحشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے کہلا بھیجا کہ مجھے آپ کس طرح دعوت اسلام دے رہے ہیں آپ کے رب نے فرمایا:

''من قتل او زنی او اشرک یلقی اثاما یضاعف له العذاب و انا قد فعلت هذا کله''

''جو قتل اور زنا اور شرک کرے گا ایسے لوگوں کو دوگنا عذاب ہوگا..... اور ہم نے تو یہ سب کیا ہے''

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے وحشی کو دعوتِ اسلام کے لئے دوسری آیت نازل فرمائی.....

دیکھئے یہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا کرم ہے ایسے مبغوض' ایسے مجرم' رسول خدا کے چچا کے قاتل پر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی رحمت برس رہی ہے..... کیا ٹھکانہ ہے اس کے حلم کا! دو آیات نازل ہو رہی ہیں ان کے اسلام کے لئے:

''اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً''

اے رسول خدا! وحشی کو آپ پیغام دے دیں کہ اگر وہ توبہ کرلیں اور ایمان لائیں اور صالح عمل کرتے رہیں تو میں انکے ایمان اور اسلام کو قبول کرتا ہوں.....

دنیا میں ہے کوئی ایسا حلم والا جو اپنے محبوب عزیز کے قاتل کو اس طرح بخشے گا..... سرور عالم ﷺ نے آیت کو جب ان کے پاس بھیجا تو اس پر ان کا پیغام سنئے کہتے ہیں:

''ھذا شرط شدید''

یہ تو بڑی سخت شرط ہے..... کیونکہ میں توبہ کرسکتا ہوں' ایمان لاسکتا ہوں..... لیکن وہ

''وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً''

ساری زندگی نیک عمل کرتا رہوں اس میں ذرا مجھے اپنے بارے میں اعتماد نہیں ہے

''لعلی لا اقدر علیہ''

میں شاید اس پر قادر نہ ہوسکوں..... اب تیسری آیت نازل ہورہی ہے..... دیکھئے اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کے اسلام کے لئے' بدترین مجرم کے لئے آیت پہ آیت نازل فرمارہے ہیں' اور یہ نازنخرے دکھارہے ہیں..... ہے کوئی ایسا دل گردہ والا ہے جو اپنے مجرم کے نازنخرے برداشت کرے؟..... لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت غیر محدود کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا کہ یہ ایمان لانے کے لئے شرطیں لگارہے ہیں' پیغامات کے تبادلے ہورہے ہیں' ان کے لئے قرآن کی آیت لے کر جبرائیل علیہ السلام کی آمدورفت ہورہی ہے.....

اللہ اکبر! کیا ٹھکانہ ہے ان کی رحمت کا، تیسری آیت کیا نازل فرمائی:

''اِنَّ اللہَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ''

اللہ تبارک وتعالیٰ شرک کو نہیں معاف کرے گا لیکن اس کے علاوہ جتنے بھی گناہ ہیں وہ سب معاف کردے گا جس کیلئے چاہے گا یعنی وحشی اگر ایمان لائیں اور شرک سے توبہ کرلیں تو عمل صالح کی بھی قید اٹھ رہی ہے.....

''وَيَغْفِرُ مادُون ذالک لِمَنْ يَّشاءُ ''

''شرک کے علاوہ جتنے بھی گناہ ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ بخش دیگا جس کے لئے چاہے گا.....''

اب ان کا جواب سنئے' پھر پیغام کا تبادلہ ہو رہا ہے کہتے ہیں:

''او ابی بعد فی شبهة''

میں ابھی شبہ میں ہوں کیونکہ اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مغفرت کی آواز نہیں دی بلکہ مغفرت کو اپنی مشیت سے مقید کر دیا کہ جس کو میں چاہوں گا اس کو بخش دونگا..... مجھے کیا پتہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی مشیت میرے لئے ہوگی یا نہیں' وہ میرے لئے مغفرت چاہیں گے یا نہیں.....

''فلا ادری یغفر لی ام لا؟''

''پس میں نہیں جانتا کہ وہ مجھے بخشیں گے یا نہیں.....''

بتایئے، پیغامات کے تبادلے سن رہے ہیں آپ لوگ کیا حق تعالیٰ کا جذب نہیں ہے؟..... یہ انہی کا جذب ہے' حضرت وحشی کو بھی ابھی خبر نہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں یہ جذب فرما رہے ہیں.....

کوئی کھینچے لئے جاتا ہے خود جیب و گریباں کو

اب چوتھی آیت نازل ہو رہی ہے:

''قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ اِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعاً اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ''

یہ آیت اتنی قیمتی ہے کہ جب یہ نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ما أحب ان لی الدنيا بهذه الاية''..... (مشکوۃ)

''یہ آیت مجھے اتنی محبوب ہے کہ اگر اس کے بدلہ میں مجھے پوری کائنات مل جائے تو وہ

عزیز نہیں.....''

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

''قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ ''

اے محمد ﷺ آپ میرے گنہگار بندوں کو بتادیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کرلیں' ظلم کر لئے' بے شمار گناہ کر لئے

''لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ''

تم میری رحمت سے ناامید نہ ہو

''اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ''

یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا..... اب مشیت کی بھی قید نہیں ہے اس قید کو بھی میں ہٹا رہا ہوں تا کہ میرے گنہگار بندے مایوس نہ ہوں

''اِنَّ تاکید ھے الذُّنُوْب''

پر الف لام استغراق کا ہے یعنی کوئی گناہ ایسا نہ ہوگا جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نہ بخش دے اور جَمِیْعًا میں تاکید ہے..... تین تاکیدوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم تمام گناہوں کو بخش دیں گے.....

''اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ''

یہ جملہ تعلیلیہ ہے' معرض علت میں ہے یعنی وجہ بھی بتادی کہ ہم کیوں بخش دیں گے..... کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا' بڑی رحمت والا ہے..... اور اپنے نام پاک غفور کو رحیم پر مقدم فرمایا کہ معلوم بھی ہے ہم بندوں کو کیوں بخش دیتے ہیں؟..... بوجہ رحمت کے اپنی شان و رحمت کیوجہ سے ہم تمہاری مغفرت فرماتے ہیں..... تمہارے گناہ محدود ہیں میری مغفرت محدود نہیں ہے..... میری غیر محدود رحمت کے سامنے تمہارے گناہ ایسے ہیں جیسے ایک چڑیا سمندر سے ایک قطرہ اٹھالے جو نسبت اس قطرہ کو سمندر سے ہے

اتنی بھی تمہارے گناہوں کو میری غیر محدود رحمت ومغفرت سے نہیں.....

بقول حضرت ڈاکٹر عبدالحئی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کے کہ کراچی کے ایک کروڑ انسانوں کا پیشاب پاخانہ کراچی کے سمندر میں جاتا ہے..... لیکن ایک لہر آتی ہے اور سب اٹھا کر لے جاتی ہے اور سب پاک کر دیتی ہے..... یہ سمندر تو محدود ہے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کی رحمت ومغفرت کے غیر محدود سمندر کا کیا عالم ہوگا..... ایک موج آئے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے سب گناہوں کو بہا لے جائے گی.....

اس آیت کے نزول کے بعد کیا ہوا اب تبادلہ پیغامات کا نقشہ بدل گیا حضرت وحشی کا کام بن گیا کہا ﴿نعم هذا﴾ یہ بہت اچھی آیت ہے ﴿فجاء واسلم﴾ پھر آئے اور اسلام قبول کر لیا صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ ﴿هذا له خاصة ام للمسلمين عامة﴾ کیا یہ آیت وحشی کے لئے خاص ہے یا سارے مسلمانوں کے لئے ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ﴿بل للمسلمين عامة﴾ قیامت تک کے تمام مسلمانوں کے لئے اللہ کا یہ فضل عام ہے... (تجلیات جذب)

نادم گنہگار کی رسوائیوں کی تلافی

ابا جب بچہ کی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے تو باپ کی ناراضی سے اس کی جو ذلت اور رسوائی ہوتی ہے' ہر طرف چرچا ہوتا ہے کہ بڑا نالائق بیٹا ہے' تو پھر باپ یہی کہتا ہے کہ میرا بیٹا لائق ہے' اس نے معافی مانگ لی ہے اور اس کو کوئی عہدہ دے دیتا ہے' یا کلفٹن کا کوئی بنگلہ دے دیتا ہے' یا کوئی زبردست مرسڈیز کار دے دیتا ہے یا کوئی فیکٹری اس کے نام لکھ دیتا ہے جس سے لوگ سمجھ جائیں کہ باپ نے اس کو پیار کر لیا۔ اب اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی بھی حضرت وحشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نام ایک فیکٹری لکھ رہے ہیں وہ کیا؟..... نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا مسیلمہ کذاب جس نے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جہاد کرنا

پڑا..... اس کو حضرت وحشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے قتل کروایا..... اس وقت بہت سے بڑے بڑے صحابہ جرنیل تھے لیکن یہ نعمت حضرت وحشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قسمت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے لکھی' یہ شرف اللہ تبارک وتعالیٰ کو حضرت وحشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دینا تھا کہ میرا یہ بندہ قاتل حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہے اسی کے ہاتھوں سے اب ایک ذلیل ترین شخصیت کو قتل کرادیا جائے تاکہ اس کی عزت قیامت تک امت کے اندر قائم رہے..... ہم اپنے اس رسوا اور ذلیل بندہ کی قسمت کو بدلنا چاہتے ہیں ہم اس کی تاریخ بدلنا چاہتے ہیں ہم اس کی تاریخ کو سنہرے حروف سے لکھوانا چاہتے ہیں لہٰذا اس مسیلمہ کذاب کو حضرت وحشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھوں سے قتل کرادیا..... اس کے بعد انہوں نے اعلان کیا:

''قتلت فی جاھلیتی خیر الناس وفی اسلامی شر الناس''

''میں نے اپنے زمانہ کفر میں زمانے کے سب سے بہترین شخص کو قتل کیا اور زمانہ اسلام میں سب سے بدترین شخص کو قتل کیا.....'' (روح معانی ص ۲۱ ج ۲)

اس واقعہ کو تفسیر خازن کے بحوالہ تجلیات جذب مصنف علامہ محمود نسفی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے جلد ۴ صفحہ ۵۹ پر' تفسیر معالم التنزل کے ص ۲۰ تا ۲۵ مصنف محمد حسین بن مسعود الفراء النبوی نے جلد ۴ ص ۸۳ اور محدث اعظم ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں نقل کیا.....

ربیع ابن خضیمؒ کا واقعہ

12 ربیع ابن خضیم رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بڑے اللہ والے تھے کچھ حاسدوں نے ایک عورت کو جو حسن میں لاثانی تھی ایک ہزار درہم دیئے ''لبث بأحسن من عندھا'' اس کے پاس جو سب سے عمدہ لباس تھا اس نے لباس کو پہنا اعلیٰ خوشبو لگا کر اور زیور سے آراستہ ہو کر جب چہرہ کو کھول کر ربیع ابن خضیم رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے سامنے آئی تو آپ نے تین بول بولے جس کی وجہ سے اس کی زندگی بدل گئی اور مرنے سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو

عابدہ بنالیا.....

پہلا جملہ: اس سے کہا کہ بہنا آج تجھے جس حسن پر ناز ہے تیرا کیا حال ہوگا جب اللہ تیرے چہرے پر کوئی بیماری ڈال دے اور تیرے چہرے کی رونق چھین لے اور تو ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جائے؟.....

دوسرا جملہ: یہ کہا تیرا کیا حال ہوگا اس وقت جب تجھے قبر میں ڈالا جائے گا اور تیرے جسم پر قبر کے کیڑے چلیں گے اور تیرے گالوں کو نوچ لیں گے اور تیری ہڈیوں سے گوشت کو نوچ لیں گے اور تو ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جائے؟.....

تیسرا جملہ: وہ دن یاد کر جب قبر میں منکر نکیر آئیں گے اور جب تجھ سے سوال کریں گے..

ایسے طریقے سے اس سے بات کی وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی جب ہوش آیا تو اپنے گناہوں پر توبہ کی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے بہت بڑی عابدہ بنایا حتیٰ کہ لوگ اس کے پاس دعائیں کرانے آتے تھے..... (نزہۃ البساتین حکایت ۳۵۳ وکرامات اولیاء)

سارنگی بجانے والے کے ساتھ اللہ کا رحمت بھرا معاملہ

13 حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی مثنوی میں ایک چنگ یعنی سارنگی بجانے والے کا قصہ لکھا ہے کہ

یہ سارنگی بجایا کرتے تھے' بہترین آواز تھی..... ہر وقت گانا گا رہے ہیں' سارنگی بجا رہے رہے ہیں' آواز ایسی کہ بچے اور جوان' مرد اور عورت ہر وقت گھیرے رہتے ہیں..... کوئی حلوہ لا رہا ہے' کوئی بریانی لا رہا ہے' کوئی کباب لا رہا ہے' پیسے برس رہے ہیں.....

لیکن جب بڈھے ہو گئے اور آواز خراب ہو گئی تو ساری دنیا ہٹ گئی' سب لوگ بھاگ گئے کہ اب یہ بھوٹا رہا نہ' کوے کی سی آواز کون سنتا ہے' اب کوئی پوچھتا نہیں یہاں تک کہ فاقہ کی نوبت آ گئی' بھوکوں مرنے لگے..... تب مدینہ پاک کے قبرستان میں جا کر ایک

ٹوٹی ہوئی قبر میں لیٹ گئے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنا بھجن سنانا شروع کیا..... سارنگی بھی بج رہی ہے اور بھجن بھی سنا رہے ہیں اور کیا سنا رہے ہیں کہ:

اللہ جب میری آواز اچھی تھی تو آپ کے بندے مجھے حلوہ دیتے تھے' مرد وزن' بوڑھے بچے سب گھیر لیتے تھے اب میری آواز خراب ہوگئی تو آپ کی مخلوق نے مجھ سے بے وفائی کی میں ساری دنیا سے مایوس ہوکر اب آپ کے دروازہ پر آپڑا ہوں اس قبرستان میں اب میں آپ کو اپنی آواز سناؤں گا..... اگر بچہ پر فالج گر جائے' لنگڑا لولا ہو یا اندھا ہو جائے لیکن ماں باپ اس کو رد نہیں کرتے' ہم نے کبھی نہیں سنا کہ کسی ماں باپ نے لنگڑے لولے بچہ کو پھینک دیا ہو..... آپ نے مجھے پیدا کیا ہے میری آواز کے خریدار آپ ہی ہو سکتے ہیں لہٰذا آج آپ ہی کو سناؤں گا' آپ کی مرضی' چاہے تو جلا دیجئے یا قبرستان میں سلا دیجئے' میں تو پہلے ہی لیٹا ہوا ہوں' اگر آپ چاہیں تو بھوک سے روح نکال لیں' میں تو قبرستان ہی میں ہوں میرے لئے تو کسی کو قبر بنانے کی بھی ضرورت نہیں.....

بروایت مولانا جلال الدین رومی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ، اللہ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ کو خواب میں دکھایا کہ:

اے عمر! میرا ایک بندہ قبرستان میں لیٹا ہوا ہے گنہگار زندگی ہے' سارنگی لئے ہوئے ہے اور مجھے رو رو کے یاد کر رہا ہے اس کو جا کر میرا سلام کہئے اور بیت المال سے اس کا ماہانہ مقرر کر دیجئے اور اس سے کہہ دیجئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہاری خراب آواز کو قبول کر لیا ہے اور آئندہ سے تم کو بھیک مانگنے کی' گانے بجانے کی ضرورت نہیں ہے.....

مولانا رومی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ فرماتے ہیں کہ:

حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ نے ہر قبر کو جھانکا جس قبر میں یہ لیٹے ہوئے تھے اس میں جھانکا تو یہ کانپنے لگے کیونکہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ کا رعب بہت تھا..... میرے شیخ نے سنایا تھا کہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ جا رہے تھے اور پیچھے صحابہ چل رہے تھے کہ اچانک پیچھے مڑ کر دیکھا تو

سارے صحابی گھٹنوں کے بل گر پڑے ایسی ہیبت تھی..... لہٰذا پیر چنگی کانپنے لگا' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم ڈرو مت میں تمہارے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کا سلام اور پیغام لایا ہوں تمہیں خدا تعالیٰ نے سلام کہلایا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ میں تمہارے لئے وظیفہ مقرر کردوں' ہر مہینہ تم کو سرکاری خزانہ سے وظیفہ ملتا رہے گا۔ اب تم کوئی فکر مت کرو.....

پیر چنگی نے فوراً پتھر اٹھالیا اور سب سے پہلے سارنگی توڑی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور کہا کہ اے عمر! گواہ رہنا میں آج کی تاریخ سے کوئی نافرمانی نہیں کروں گا جو اللہ مجھ جیسے ناپاک' روسیاہ' بدکار اور گانا بجانے والے پر اتنی رحمت کر رہا ہے کہ آپ جیسے خلیفۃ المسلمین کو ایسی مقدس شخصیت کو جس کے اسلام پر فرشتوں نے خوشیاں منائی تھیں مجھ جیسے نالائق کے پاس بھیج رہا ہے اور سلام کہلوا رہا ہے اور بیت المال سے میرے لئے وظیفہ بھی مقرر کرادیا میں ایسے اللہ کو کیسے ناراض کروں.....

(کرامات اولیاء ونزہۃ البساتین واشرف المواعظ وتجلیات جذب)

اس واقعہ کے بعد مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے چند اشعار پڑھے جن کا ترجمہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب نے کیا ہے مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جو اشعار کہے ان کا ترجمہ: ''فرمایا اے خدا یہ سارنگی بجانے والا کب تیرا خاص بندہ بن گیا اے خدا تیرے جذب کی صفت کی کروڑہا کروڑہا تعریف کہ آپ نے پوشیدہ طور پر اس کو جذب کیا (یعنی اپنا بنالیا) اے اللہ قربان جائیں تیری رحمت پر آپ تو جسکو چاہے تو سو برس کے کافر کو ولایت عطا کردیں.....''

ڈاکوؤں کے سرادر کو اپنا دوست بنالیا

14 خواجہ فضیل اول ڈاکوؤں کے سرادر تھے سب ڈاکو آپ ہی کے پاس جمع رہتے تھے..... لیکن جماعت کی نماز روزہ اور نوافل کا اہتمام رکھتے تھے..... ایک مرتبہ لوٹ کے

ارادہ سے جارہے تھے کہ یہ آیت کان میں پڑی:

''اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ''

اس آیت کا کان میں پڑنا تھا کہ نا معلوم کیا اثر کرگئی کہ زار زار رونے لگے..... ﴿وآن وحان واناب﴾ کہنے لگے..... حق تعالیٰ جل شانہ کو جب کوئی کام مقصود ہوتا ہے اس کے مناسب اسباب مہیا فرما دیتے ہیں.....

آپ کی عادت اول ہی سے یہ تھی کہ جب کسی سے مال چھینتے تو اس کی مقدار کیفیت وغیرہ لکھ لیا کرتے تھے جب آپ نے توبہ کی تو اپنی لکھی ہوئی رقمیں واپس کیں..... ایک یہودی شخص نے قبول کرنے سے انکار کردیا اور یہ کہا کہ میری تھیلی میں سونا بھرا ہوا تھا..... انہوں نے ہر چند قسمیں کھائیں عاجزی کی مگر اس نے ایک نہیں مانی بالآخر اس نے خود ہی یہ فیصلہ کیا کہ میں قسم کھا چکا ہوں کہ بدون سونے کی تھیلی کے تیرا قصور معاف نہیں کروں گا..... اس لئے اندر وہ کیسہ جو رکھا ہے وہ لاکر مجھے دیدے تاکہ میں تیرا قصور معاف کروں..... انہوں نے وہ کیسہ لاکر دیدیا یہودی نے اس کو کھولا تو وہ سونا تھا..... دیکھ کر اس نے کہا کہ مجھے یقین کامل ہوگیا کہ تو نے سچی توبہ کرلی ہے اس لئے کہ یہ تھیلی ریت کی تھی' اور میں نے توریت میں دیکھا ہے کہ جس کی توبہ سچی ہوتی ہے اس کے ہاتھ میں اگر ریت بھی ہو تو سونا ہو جاتا ہے اس کے بعد وہ بھی مسلمان ہوگیا.....

ایک مرتبہ آپ چلے جارہے تھے کہ ایک قافلہ پر گذر ہوا وہ قافلہ والے آپس میں ذکر کررہے تھے کہ ان اطراف میں فضیل نام کا ایک رہزن ہے اس کا خوف ہے آپ کے کانوں میں اس کا ذکر پڑا آپ نے فرمایا کہ تجھ کو مبارکباد ہو اس نے توبہ کرلی اور وہ اب تم لوگوں سے ایسا ہی ڈرتا ہے جیسے تم اس سے ڈرتے ہو..... اس کے بعد خواجہ فضیل کوفہ گئے اور امام صاحب رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ کی خدمت میں چندے مقیم رہے..... وہاں سے خواجہ حسن بصری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ سے بیعت کے خیال سے بصرہ آئے مگر خواجہ صاحب کا وصال ہو چکا

تھا اس لئے خواجہ عبدالواحد رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے بیعت ہوئے..... (تاریخ مشائخ چشت)

زندگی بھر شراب پینے والے کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنالیا

15 حضرت بشر حافی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بہت بڑے اللہ والے تھے زمانہ جاہلیت میں آپ کا یہ حال تھا کہ کثرت سے شراب پیتے تھے..... ایک مرتبہ شراب کے نشہ میں جھومتے جھومتے جارہے تھے تو زمین پر ایک کاغذ کا پرچہ پڑا ہوا تھا..... آپ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی نگاہ جیسے ہی اس کاغذ پر پڑی اس کو اٹھالیا کہ اس میں میرے محبوب کا نام ہے اسے چوما صاف کیا اور خوشبو لگا کر اونچی جگہ پر رکھ دیا.....

جب رات کو آپ سوئے تو خواب میں کہا گیا:

''اے بشر! تو [illegible]رے نام کو اونچا کیا ہم تمہیں اونچا کر کے دکھائیں گے.....''

بعض کتابوں میں یہ ہے کہ یہ خواب کسی اللہ والے نے دیکھا تھا اور پھر آپ کو بتایا تو آپ یہ سن کر زمین پر لوٹنے لگے اور کہا ہائے افسوس میرے اتنے گناہ پھر بھی یہ انعام..... پھر آپ نے اسی وقت اپنے گناہوں سے توبہ کی اور اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے آپ کو ولایت عطا کی اور اپنا دوست بنایا جب آپ نے ولایت کا مقام پالیا تو ایک دن یہ آیت تلاوت کی:

''اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا''

''کیا زمین کو ہم نے فرش نہیں بنایا.....''

حضرت بشر نے جوتا اتار دیا کہ اے خدا میں تیرے فرش پر جوتا پہن کر نہیں چلوں گا..... لیکن یہ مسئلہ نہیں ہے خوب سمجھ لیجئے! بس ان پر ایک حال غالب ہو گیا.....

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی قدردانی و بندہ نوازی

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اس کی یہ قدر کی کہ زمین کو حکم دے دیا کہ اے زمین بشر کی گذرگاہ سے نجاست کو نگل جایا کرتا کہ میرے بشر کے پاؤں میں نجاست نہ لگے..... چنانچہ وہ جہاں

کہیں سے گذرتے اگر نجاست پڑی ہوئی ہوتی تو حضرت بشر کے قدم رکھنے سے پہلے زمین پھٹ جاتی اور اس نجاست کو نگل لیتی ہے..... یہ ہے انعام جو اللہ تبارک وتعالیٰ پر مرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ بھی اس کو عزت دیتا ہے..... اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو یہ کرامت عطا فرمائی.....

(نزہۃ البساتین و بستان الاولیاء و مراۃ الاسرار)

پیاسے کتے کو پانی پلانے کے سبب سے فاحشہ کی مغفرت

16 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ایک فاحشہ عورت کی مغفرت کر دی گئی..... (سبب یہ ہوا کہ) وہ ایک کتے کے پاس سے گزری جو شدت پیاس کے سبب زبان نکالے کنوئیں کے کنارے پر کھڑا تھا..... عورت کو اس کتے پر ترس آیا اور اس نے سوچا کہ یہ کتا اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوق ہے' اور پیاس سے بے چین ہے' اس کتے کو پانی پلانا چاہئے..... اس نے ڈول تلاش کیا تو کوئی ڈول وہاں نہیں ملا آ کر اس نے اپنے پاؤں سے ایک چمڑے کا موزہ اتارا' اور کسی طرح اس کنویں سے پانی بھرا' اور اس کتے کو پلا دیا..... اور اس کی پیاس دور کر دی..... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ صرف اس عمل پر اس کی مغفرت فرما دی.....

بتائیے! اگر وہ عورت یہ سوچتی کہ میں تو ایک فاحشہ عورت ہوں میں تو جہنم کی مستحق ہوں..... اگر میں نے کتے کو پانی پلانے کا یہ چھوٹا سا عمل کر بھی لیا تو کونسا انقلاب آ جائے گا..... اگر وہ یہ سوچتی تو اس عمل سے بھی محروم ہو جاتی۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں اسکی نجات نہ ہوتی..... بہر حال اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس عمل پر اسکی نجات فرما دی.....

(مشکوٰۃ و بخاری ج ۱)

ایک قطرہ سے کم پانی سبب مغفرت بن گیا

17 ایک بزرگ جو بہت بڑے محدث بھی تھے..... جنہوں نے ساری عمر حدیث

کی خدمت میں گزاری..... جب ان کا انتقال ہوگیا تو کسی شخص نے خواب میں ان کی زیارت کی اوران سے پوچھا کہ حضرت! اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیسا معاملہ فرمایا؟ جواب میں انہوں نے فرمایا کہ بڑا عجیب معاملہ ہوا..... وہ یہ کہ ہم نے تو ساری عمر علم کی خدمت میں اور حدیث کی خدمت میں گزاری.....

ایک دن میں حدیث کی کتابت کررہا تھا کہ ایک مکھی جوشدید پیاسی تھی آکر قلم پر بیٹھ گئی اور قلم کی نوک پرموجود سیاہی کو پی کر اپنی پیاس بجھانے لگی..... میں نے یہ سوچ کر کہ یہ مکھی اپنی پیاس بجھالے، اپنا قلم تھوڑی دیر کے لئے روک لیا، یہاں تک کہ مکھی اپنی پیاس بجھا کر دوبارہ اڑ گئی..... بس یہ تھوڑی دیر کیلئے قلم کا روکے رکھنا اللہ تبارک وتعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ صرف اسی بات پر میری مغفرت فرمادی..... (مشکوۃ ص ١٦٨)

چند چھوٹی چھوٹی رکعتیں مغفرت کا سبب بن گئیں

18 حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۲۹۷ھ) کو وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو سوال کیا حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا آپ نے کہا:

''فنیت الحقائق والاشارات ونفدت الرموز والعبارات ومانفعنا الارکیعات فی جوف اللیل''

''یعنی سارے علوم وحقائق وغیرہ فنا ہوگئے..... یہاں کچھ کام نہ آئے اگر کچھ کام آئیں تو صرف وہ چھوٹی چھوٹی رکعتیں کام آئیں جو میں آدھی رات کو پڑھا کرتا تھا۔ یعنی تہجد.....''

(الاضافات الیومیہ ج ۷ ل ۲۸۶)

ایک بلی کے بچے کے ساتھ حسن سلوک کے سبب مغفرت

19 حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۲۶۱ھ) کو کسی نے بعد وفات کے

خواب میں دیکھا پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا..... فرمایا جب میں پیش کیا گیا تو پوچھا گیا کہ اے بایزید کیا لائے؟ میں نے سوچا کہ نماز روزہ وغیرہ سب اعمال تو اس قابل نہیں کہ پیش کروں' البتہ ایمان تو بفضلہٖ تعالیٰ ہے' اس لئے عرض کیا کہ توحید' ارشاد ہوا:

''اما تذکر لیلة اللبن'' ''یعنی دودھ والی رات یاد نہیں؟.....''

قصہ یہ ہوا تھا کہ حضرت بایزید بسطامی رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی کے پیٹ میں ایک دن درد ہوا تو ان کی زبان سے نکل گیا کہ دودھ پیا تھا اس سے درد ہو گیا' اس پر شکایت ہوئی کہ درد کو دودھ کی طرف منسوب کیا اور فاعل حقیقی کو بھول گئے حالانکہ.....

درد از یارست درماں نیز ہم

پھر ارشاد ہوا کہ اب بتلاؤ کیا لائے؟ عرض کیا اے اللہ کچھ نہیں' فرمایا کہ ایک عمل تمہارا ہم کو پسند آیا ہے' اس کی وجہ سے بخشتے ہیں..... ایک مرتبہ ایک بلی کا بچہ سردی میں ٹھٹھر رہا تھا تم نے اس کو لے کر اپنے پاس لٹا لیا' رہ گئی ساری کی ساری بزرگی اور تمام حقائق اور دقائق و معارف سب کالعدم ہو گئے..... (جواہر پارے)

قبروں کے شکستہ ہو جانے کے سبب مغفرت

20 حضرت تھانوی رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فرماتے ہیں:

''کہ ایک نبی عَلَیْهِ السَّلَام ایک مقبرہ پر گزرے جس میں نئی سی قبریں بنی ہوئی تھیں اور پاس گئے تو معلوم ہوا کہ اکثر معذب ہیں..... دعا کی اور آگے گزر گئے کچھ عرصہ کے بعد پھر وہاں سے گزر ہوا جبکہ قبریں شکستہ ہو گئی تھیں..... وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ سب کے سب مغفور اور روح وریحان میں ہیں' حیرت ہوئی اور جناب باری میں عرض کیا کہ مرنے کے بعد ان کا کوئی عمل تو ہوا نہیں پھر مغفرت کا سبب کیا ہوا؟..... فرمایا جب ان کی قبریں شکستہ ہو گئیں اور کوئی ان کا پوچھنے والا نہ رہا تو مجھے رحم آیا اور مغفرت کر دی..... (خاتمة السوانح)

ایک وقت کی نماز اہتمام سے پڑھنے کے سبب مغفرت

21 ایک عابد کبیر علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ ایک شرابی اور بڑا ہی پاپی بدکار بصرہ کے اطراف میں رہتا تھا..... اس کا انتقال ہوا تو چونکہ پورا گاؤں اس سے ناراض و بیزار تھا..... کوئی شخص اس کا جنازہ اٹھانے اور نماز جنازہ پڑھنے کے لئے تیار نہیں ہوا..... مجبوراً اس کی بیوی نے دو مزدوروں سے جنازہ اٹھوا کر قبرستان تک پہنچایا..... اور گاؤں کا ایک آدمی قبرستان تک نہیں آیا..... اس گاؤں کے قریب ایک پہاڑ پر ایک بہت بڑے بزرگ زاہد و عابد عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے اور یہ بزرگ تمام گاؤں والوں کے پیرومرشد تھے..... اس بزرگ نے پہاڑ کے اوپر سے دیکھا کہ ایک عورت جنازہ کے پاس ہے اور کوئی جنازہ پڑھنے والا نہیں ہے تو یہ بزرگ جو کبھی پہاڑ سے نہیں اترے تھے پہاڑ سے اتر پڑے جب گاؤں والوں کو معلوم ہوا کہ ہمارے پیرومرشد اس بدکار کی نماز جناز پڑھانے کے لئے پہاڑ سے اتر پڑے ہیں تو سارا گاؤں قبرستان میں پہنچ گیا پھر اس بزرگ اور تمام گاؤں والوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کیا.....

پھر اس بزرگ نے فرمایا کہ:

میں سو رہا تھا..... تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت جنازہ لئے بیٹھی ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھانے والا نہیں ہے' تو خواب ہی میں کسی نے مجھ سے کہا کہ تم پہاڑ سے اتر کر اس کے جنازہ کی نماز پڑھاؤ کیونکہ اس میت کی مغفرت ہو چکی ہے..... اس خواب کو سنکر سب لوگ تعجب سے سر دھننے لگے پھر اس بزرگ نے اس عورت سے اس کے شوہر کا حال پوچھا..... تو اس عورت نے بتایا کہ لوگ سچ کہتے ہیں کہ میرا شوہر بہت بدکار اور بڑا گنہگار تھا واقعی وہ دن بھر شراب خانہ ہی میں رہتا تھا.....

پھر بزرگ نے دریافت کیا کہ تم نے اس کا کوئی نیک عمل بھی دیکھا ہے' تو عورت نے

کہا کہ ہاں وہ گنہگار ہونے کے باوجود تین اچھی باتوں کا بہت پابند تھا..... ایک تو یہ کہ وہ رات بھر شراب خانہ میں شراب پیتا تھا..... مگر صبح کو اس کا نشہ اتر جاتا تھا تو وہ اکیلا زار زار روتا تھا..... اور یہی کہتا تھا کہ اے میرے رب تو جہنم کے کونسے گوشہ میں مجھ خبیث کو ڈالے گا..... یہ سن کر وہ بزرگ اس کی مغفرت کا راز سمجھ گئے..... پھر وہ اس میت کے لئے دعائیں کرتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے..... (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۱۲)

بچہ کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھانے کے سبب باپ کی مغفرت

22 حضرت امام رازی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی (م ۶۰۶ھ) رقمطراز ہیں:

''ایک دفعہ عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک قبر پر سے گزر ہوا آپ نے (بطور کشف) دیکھا کہ عذاب کے فرشتے میت کو عذاب دے رہے ہیں' آپ آگے چلے گئے اپنے کام سے فارغ ہو کر جب آپ دوبارہ یہاں سے گزرے تو اس قبر پر رحمت کے فرشتے دیکھے جن کے ساتھ نور کے طبق ہیں' آپ کو اس پر تعجب ہوا' آپ نے نماز پڑھی اور اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سے دعا مانگی۔ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے وحی بھیجی اے عیسیٰ یہ بندہ گنہگار تھا اور جب سے مرا تھا عذاب میں گرفتار تھا یہ مرتے وقت اپنی بیوی چھوڑ گیا تھا' اس عورت نے ایک فرزند جنا اور اس کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بڑا ہوا اور اس کے بعد اس عورت نے اس فرزند کو مکتب میں بھیجا استاذ نے اسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھائی' پس مجھے اپنے بندے سے حیا آئی کہ میں اسے آگ کا عذاب دوں زمین کے اندر اور اس کا فرزند میرا نام لیتا ہے زمین کے اوپر.....''

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۱۷۲)

تکلیف دینے والی چیز کے ہٹا دینے کے سبب مغفرت:

23 ایک شخص گزر رہا تھا کہ راستے میں اسے ایک ٹہنی نظر آئی اس نے کہا کہ

میں مسلمانوں کے راستے میں سے اس ٹہنی کو ضرور ہٹادوں گا تا کہ انہیں تکلیف نہ ہو بس اس عمل کے سبب اس کی مغفرت ہوگئی... (مشکوٰۃ ج ۳ ص ۱۶۸)

پانچ بول سبب مغفرت بن گئے

24 خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ فلاں سرزمین میں میرا ایک ولی ہے اس کے پاس جایئے اور اسے غسل دے کر اس کی نماز پڑھئے..... موسیٰ علیہ السلام وہاں گئے تو دیکھا کہ لوگ اس کی مذمت کر رہے ہیں اور ہر گناہ میں اسے مبتلا بتاتے ہیں..... موسیٰ علیہ السلام کو جو حکم خداوندی ہوا تھا بجالائے پھر عرض کیا:

اے رب! لوگ تو اس اس طرح اس کی نسبت کہہ رہے ہیں؟..... ارشاد ہوا وہ سچ کہتے ہیں لیکن پانچ باتیں کہہ کر اس نے مجھ سے مناجات کی تھی میں نے اسے بخش دیا..... پھر عرض کیا اے رب اس نے کس طرح کہا تھا ارشاد ہوا اس نے کہا تھا:

''یا رب انت تعلم انی احب الصالحین و ان لم اکن صالحاً یارب و انت تعلم انی اکرہ الفاسقین و ان کنت فاسقاً یا رب لو اعلم ان دخول الجنة یزید فی ملکک شیئاً ماسالتک الجنة ولو اعلم ان النجاۃ من النار منقص من ملکک شیئاً ما ماسألتک النجاۃ منها یارب ان لم ترحمنی انت من یرحمنی''

اے رب! آپ کو معلوم ہے کہ میں نیکوں سے محبت رکھتا ہوں اگر چہ خود نیک نہیں ہوں.....

اے رب! اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ میں گنہگاروں کو ناپسند کرتا ہوں اگر چہ خود گنہگار ہوں.....

اے رب! اگر میں جانتا کہ مجھے جنت میں داخل کیا جانا آپ کے ملک میں کچھ اضافہ کر

دے گا تو میں کبھی جنت کی آپ سے درخواست نہ کرتا؛ اور اگر میں جانتا کہ دوزخ سے مجھے رہائی دینا آپ کی ملک میں کچھ کم کر دیگا تو میں کبھی آپ سے اپنی رہائی کی درخواست نہ کرتا. اگر آپ مجھ پر رحم نہ کریں گے تو پھر کون رحم کرے گا..... (نزھۃ المجالس)

ایک تاجر کی مغفرت کا عجیب کا واقعہ

25 ایک حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

ایک شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوا..... اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے روز جب حساب کتاب ہوگا تو اس وقت وہ پیش ہوگا..... لیکن اس کا کوئی نمونہ ہوسکتا ہے' کہ پہلے بھی کسی وقت دکھایا جاتا ہو..... بہر حال' جب وہ پیش ہوا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اس کا اعمال نامہ دیکھو کہ اس نے کیا کیا اعمال کئے ہیں..... جب فرشتوں نے دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ اس کا اعمال نامہ نیکیوں سے تقریباً خالی ہے..... نہ نماز نہ روزہ ہے نہ کوئی اور عبادت ہے بس دن رات تجارت کرتا رہتا تھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ تمام بندوں کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں لیکن دوسروں کے سامنے ظاہر کرانے کے لئے فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ ذرا اچھی طرح دیکھو کہ کوئی اور نیک عمل اعمال نامے میں ہے یا نہیں؟..... اس وقت فرشتے فرمائیں گے کہ ہاں اس کا ایک نیک عمل ہے، وہ یہ ہے کہ یہ شخص اگرچہ کوئی خاص نیک عمل تو نہیں کرتا تھا' لیکن یہ تجارت کرتا تھا' اور اپنے غلاموں کو تجارت کا سامان دے کر بھیجتا کہ جا کر یہ سامان بیچ کر اس کے پیسے لا کر دیں..... اس شخص نے اپنے غلاموں کو یہ تاکید کر رکھی تھی کہ جب کسی کو کوئی سامان فروخت کرو اور تم یہ دیکھو کہ وہ شخص تنگدست اور مفلس ہے تو اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرنا..... اگر اس کو ادھار دیا ہے تو اس سے ادھار وصول کرنے میں بہت سختی سے کام مت لینا..... اور کبھی کسی کو معاف بھی کر دیا کرنا' چنانچہ ساری عمر تجارت کے اندر اس کا یہ معمول

رہا کہ جب کسی تنگدست سے معاملہ کیا تو یہ یا تو اس کو مہلت دیدی..... اگر موقع ہوا تو اس کو معاف ہی کر دیا۔ تو میں اس بات کا زیادہ مستحق ہوں کہ اس کو معاف کردوں..... چنانچہ پھر فرشتوں کو حکم دیں گے کہ اس سے درگزر کا معاملہ کرو..... اور اس کو جنت میں بھیج دو..... بہر حال بندوں کے ساتھ معافی کا معاملہ کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کو بہت پسند ہے.....

(نزہۃ المجالس)

یہ رحمت کا معاملہ تھا' قانون کا نہیں

لیکن ایک بات یاد رکھئے کہ یہ اوپر کا معاملہ ہے' یہ کوئی قانون نہیں ہے لہٰذا کوئی شخص یہ نہ سوچے کہ یہ اچھا نسخہ ہاتھ آ گیا کہ نہ نماز پڑھو' نہ روزہ رکھو' نہ زکوٰۃ دو' نہ دوسرے فرائض انجام دو' نہ گناہوں سے بچو' بس میں بھی اسی طرح لوگوں کو معاف کر دیا کروں گا تو قیامت کے روز میری بھی معافی ہو جائے گی۔ یہ درست نہیں' اس لئے کہ یہ معاملہ رحمت کا ہے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کسی قاعدے اور قانون کی پابند نہیں ہوتی..... وہ جس کو چاہیں اپنی رحمت سے بخش دیں..... لیکن قانون یہ ہے کہ فرائض کی ادائیگی ضرور کرنی ہے' گناہوں سے بچنا ضروری ہے' اگر کوئی شخص فرائض کی ادائیگی نہیں کرتا' یا گناہوں سے نہیں بچتا' تو محض کسی ایک عمل کی بنیاد پر تکیہ کر کے بیٹھ جائے کہ بس اس ایک عمل کے ذریعہ میری چھٹی ہو جائے گی..... یہ بات درست نہیں..... اس لئے کہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا قانون نہیں ہے جس شخص کی صرف ایک عمل کی بنیاد پر بخشش ہو گئی..... معلوم نہیں اس نے وہ عمل کس جذبہ کے ساتھ کیا ہوگا..... اور اس کی بنیاد پر اللہ کی رحمت جوش میں آ گئی' اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا..... ہمارے اور آپ کے لئے یہ کوئی ہمیشہ کا دستور العمل نہیں ہے.....

(اصلاحی خطبات)

ایک بچے کا بادشاہ کو گالی دینا

26 حضرت تھانوی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ نے اس قسم کے واقعات کی صحیح حقیقت کو سمجھانے کے لئے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ:

نظام حیدر آباد دکن کے ایک نواب صاحب تھے' ان کے وزیر نے ایک مرتبہ ان کی دعوت کردی' اور ان کو اپنے گھر بلایا..... جب نواب صاحب گھر میں داخل ہوئے تو وزیر صاحب کا بچہ وہاں کھیل رہا تھا..... نواب صاحب کو بچوں سے چھیڑ خوانی کرنے کی عادت تھی، انہوں نے وزیر کے بچے کو چھیڑنے کے لئے اس کا کان پکڑلیا..... وہ بہت تیز طرار تھا' وہ کیا جانے کہ نواب کون ہے' اور بادشاہ کون ہے' بچے نے پلٹ کر نواب صاحب کو گالی دیدی..... جب وزیر صاحب نے بچے کے منہ سے نواب صاحب کے لئے گالی سنی تو ان کی جان نکل گئی کہ میرے بچے نے نواب صاحب کو گالی دیدی..... اور نواب صاحب کی تو زبان قانون ہوتی ہے' اب پتہ نہیں بچے کا کیا حشر کرے گا' اس لئے وزیر نے اپنی وفاداری جتانے کے لئے تلوار نکال لی' اور کہا کہ میں ابھی اس کا سر قلم کرتا ہوں' اس نے نواب صاحب کی شان میں گستاخی کی ہے..... نواب صاحب نے روکا' نہیں چھوڑ دو یہ بچہ ذہین لگتا ہے اور اس میں اتنی خودداری ہے کہ اگر کوئی شخص اس کا کان مروڑ دے تو یہ بچہ فوراً اس کے آگے ہتھیار ڈالنے والا نہیں ہے..... بلکہ بڑا ذہین اور خوددار ہے اپنا بدلہ لینے والا ہے اور اپنے اوپر اعتماد رکھنے والا ہے..... ایسا کرو کہ اس کا ماہانہ وظیفہ جاری کردو..... چنانچہ اس کا وظیفہ جاری ہوا، اس وظیفہ کا نام تھا ''وظیفہ دشنام'' یعنی گالی دینے کا وظیفہ.....

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ فرماتے ہیں کہ:

اب تم بھی یہ سوچ کر کہ گالی دینے سے وظیفہ جاری ہوتا ہے لہٰذا تم بھی جا کر نواب صاحب کو گالی دے آؤ..... ظاہر ہے کہ کوئی بھی ایسا نہیں کرے گا کیونکہ یہ خاص طور پر اس بچے کے

خاص حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بادشاہ کی سخاوت کا ایک مظاہرہ تھا کہ گالی دینے کے باوجود بچے کو نواز دیا لیکن یہ کوئی عام قانون نہیں تھا کہ جو کوئی نواب صاحب کو گالی دے گا تو اس کو وظیفہ ملے گا بلکہ اب کوئی گالی دے گا تو پٹائی ہوگی جیل میں بند کر دیا جائے گا ہوسکتا ہے کہ سر قلم کر دیا جائے.....

یہی معاملہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نکتہ نوازی کا ہے کہ کسی کو کسی نکتے سے نواز دیا' اور کسی کو کسی نکتے سے نواز دیا' کسی کا کوئی عمل قبول فرمالیا۔ اور کسی کا کوئی عمل قبول فرمالیا' ان کی رحمت کسی قید کسی شرط اور کسی قانون کی پابند نہیں:

''وُسِعَتْ رَحْمَتِیْ کُلَّ شَیٍٔ'' ''میری رحمت تو ہر چیز پر وسیع ہے.....''

اس لئے کسی کے ساتھ ناانصافی کبھی نہیں ہوتی' لیکن بعض اوقات کسی کو کسی عمل پر نواز دیا جاتا ہے۔ جب وہ عمل اللہ تبارک وتعالیٰ کو پسند آجائے..... (اصلاحی خطبات وخطبات حکیم الامت)

تین سو ساٹھ رحمتیں

27 ایک شخص نے بیان کیا کہ:

میں آیت الکرسی پڑھا کرتا تھا ایک روز میرے سخت درد ہوا نیند جو آ گئی تو دیکھتا کیا ہوں کہ دو آدمی ہیں ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے کہ یہ ایک آیت پڑھتا ہے جس میں تین سو ساٹھ رحمتیں ہیں لیکن تعجب ہے کہ اس شخص کو ان میں سے ایک رحمت بھی نہ ملی اس کے بعد جب میں بیدار ہوا تو خدا کے فضل سے صحیح وسالم تھا.....

ایک شخص کا جنگل میں گذر ہوا تو بھیڑیئے نے اس کا پیچھا کیا اس نے آیت الکرسی پڑھ دی اس کے پڑھنے سے بھیڑیا بھاگ گیا.....

نسفی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے کہا کہ:

جبرئیل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرکش جن آپ سے مکرو

دعا کرنا چاہتا ہے..... آپ ﷺ آیت الکرسی پڑھ کر اسے بھگا دیجئے.....

حضرت نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ جس گھر میں شیطان ہو اور آیت الکرسی پڑھی جائے تو وہاں سے شیطان نکل جاتا ہے.....

غصہ کو دبانے کے سبب مغفرت

28 ایک شخص کی بیوی نے کھانے میں نمک بہت تیز کر دیا اس آدمی کو غصہ تو بہت آیا لیکن پھر سوچا کہ اگر میری لڑکی سے ایسی خطا ہو جاتی تو اپنے داماد سے کیا معاملہ پسند کرتا کہ وہ اسے معاف کر دے اور میں بھی کسی کا داماد ہوں اور وہ حق تعالیٰ کی بندی ہے، پس اس نے معاف کر دیا بیوی کو کچھ نہ کہا۔ جب اس شخص کا انتقال ہوا تو ایک بزرگ نے اس شخص کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کیا معاملہ ہوا تیرے ساتھ؟ تو وہ کہنے لگا کہ حق تعالیٰ شانہ نے باوجود میری تمام نالائقی کے فرمایا کہ تو نے ہماری فلاں بندی پر رحم کیا اور سزا نہ دی اسے معاف کر دیا اس کے بدلے میں، میں بھی تجھے معاف کرتا ہوں.....

فاحشہ کو عابدہ کی صورت بنانے پر ولایت مل جانے کا واقعہ

29 ایک مرتبہ شہر بستان میں ایک عورت فاجرہ نہات جمیلہ اور حسینہ باہر سے آ گئی اور لوگوں سے برا کام کرانا شروع کیا اور وہ فاحشہ ایک دفعہ کے دو سو درہم لیا کرتی تھی، مگر چونکہ نہات خوبصورت تھی لہٰذ لوگ اس کی خوبصورتی میں مبتلا ہو کر روپیہ کا ہرگز خیال نہیں کرتے تھے.....

ایک مہینہ کے اندر اس برے کام کا یہ نتیجہ نکلا کہ لوگ تباہ حال اور برباد ہونے لگے، آخر لوگ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پاس آئے جو اس شہر کے کامل درویش تھے اور آپ کو اس عورت کا حال واحوال بتلایا تو آپ نے اس عورت کے پاس جانے کی حامی بھر لی.....

آپ مغرب کی نماز کے بعد دوسو درہم لے کر اس کے مکان کی طرف چلے گئے.....
جب رات کے نو دس بجے تو اس عورت کو خیال ہوا کہ آج لوگوں کی آمد و رفت کیوں بند ہے حالانکہ اس وقت روزانہ حد سے زیادہ ہجوم ہو جاتا تھا اور اپنے نوکر کو باہر دیکھنے کے لئے بھیجا اس نے دیکھا کہ حضرت بایزید بسطامیؒ دروازے پر بیٹھے ہیں..... لوگ آتے اور ان کو بیٹھا دیکھ کر چلے جاتے ہیں اور بڑا تعجب کر رہے ہیں کہ آج حضرت بایزید یہاں کیسے تشریف لائے۔ القصہ نوکر نے جا کر اطلاع دی..... یہ سنتے ہی نوکر کو بھیجا کہ دریافت کرو یہاں کیسے آئے ہیں اور ہمارے یہاں تو غریب فقیر کا کام نہیں یہاں کا بھاؤ بہت گراں ہے..... نوکر نے آ کر دریافت کیا کہ آپ کیسے تشریف لائے ہیں؟..... فرمایا کہ میں اس عورت سے ملنے آیا ہوں..... اس نے کہا جناب یہ تو بڑی عورت ہے دوسو درہم سے کم میں کسی سے بات نہیں کرتی آپ نے فرمایا مجھے منظور ہے.....

الحاصل آپ اندر تشریف لے گئے اور دوسو درہم ادا کرنے کے بعد فرمایا کہ آج تم ہماری ہوگئی ہو میں جو بات کہوں وہ تمہیں ماننی پڑے گی جواب دیا حضور بالکل درست فرما رہے ہیں..... آپ نے فرمایا کہ تم ان ریشمی کپڑوں کو اتار کر ایک سفید کپڑا پہنو اور وضو کر کے جلد میرے پاس آؤ اور ایک مصلیٰ بھی لیتی آؤ وہ حسب حکم ریشمی کپڑے اتار کر سفید کپڑا پہن کر اور وضو کر کے مصلیٰ لئے ہوئے حاضر ہوئی..... آپ نے فرمایا کہ مصلیٰ پر کھڑی ہو جاؤ ادھر وہ مصلیٰ پر قبلہ رو کھڑی ہوئی ادھر آپ اللہ تبارک وتعالیٰ سے نہایت عاجزی سے مناجات کرنے لگے خدایا تو دانا اور بینا ہے یہاں تک میرا بس تھا یعنی زنا سے نمازی کی صورت بنا کر مصلیٰ پر لانا، میں نے پورا کر دیا اب تیرا کام باقی ہے یعنی قلب کو الٹ دینا تو اس کو پورا کر دے.....

جب اس عورت نے یہ دیکھا کہ فاحشہ کے کوٹھے پر بھی خدا کو نہیں بھولے بلکہ میری ہدایت کے لئے نہایت عاجزی کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں مناجات کر رہے ہیں دل میں

خوف خدا طاری ہوا اور اپنے گناہوں پر نادم ہو کر ڈری اور سوچی کہ تو رات دن خود بھی مخلوق خدا کو بھی گناہوں میں مبتلا کرتی رہتی ہے آخر تیرا کیا حال ہوگا؟..... یہ خیال دل میں آتے ہی اس عورت نے اپنے گذشتہ گناہوں سے معافی مانگی اور بزرگ سے حضرت بسطامیؒ سے عرض کی کہ آج سے میں نے اس گناہ سے توبہ کی اور آپ مجھے اپنی خادمہ بنایئے..... المختصر آپ نے توبہ کرائی اور اس نے اسی روز سے سب برے کام چھوڑ دیئے اور اپنے زمانہ میں مثل عابدہ زاہدہ ہوئی.....

میرے در کے سوا کون سا در ہے

30 شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

جب کوئی بندہ گنہگار اپنی خطا کا مقر ہو کر خداوند کریم سے معافی کا خوشگار ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے:

''یا ملائکتی قد استحییت من عبدی ولیس له غیری''

''اے میرے فرشتو مجھے شرم آتی ہے اپنے بندے سے کہ میں اس کی خطا بخش نہ دوں کیونکہ اس کے لئے سوائے میرے در کے اور کوئی ایسا نہیں ہے کہ اس میں جا کر سوال کرے اور اپنی حاجت پوری کرلے.....''

صاحبو! ایسے کریم اور رحیم پر قربان کیوں نہ ہوں اس لئے کہ گناہ تو ہم کرتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے گناہوں کو دیکھ کر شرماتا ہے.....

گناہوں پر ندامت کے سبب توبہ قبول کرنے کا واقعہ

31 ایک اللہ والے نے مجلس دعوت کے آخر میں اجتماعی دعا کی کہ اے الٰہی ہم میں جس کا قلب زیادہ سیاہ ہے اور جس کی آنکھیں زیادہ خشک ہوں اور جس کی معصیت کا زمانہ زیادہ قریب ہے اس مغفرت کردے.....

اس اللہ والے کے قریب ایک شخص بیٹھا تھا جس نے ساری عمر اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی میں گزار دی تھی اس نے کھڑے ہوکر کہا یہ دعا پھر کرو..... کیونکہ تم سب میں میں ہی زیادہ سیاہ قلب اور خشک آنکھ اور قریب المعصیت ہوں' میرے واسطے دعا کرو اللہ تبارک وتعالیٰ میری توبہ قبول کرے وہ عالم فرماتے ہیں دوسری شب میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں حق تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں اور ارشاد ہوا کہ مجھے یہ اچھا معلوم ہوا کہ تم نے میرے اور میرے بندے کے درمیان صلح کرادی میں نے تجھے اور اس کو اور ساری مجلس والوں کو معاف کیا..... (کرامات اولیاء)

شہر کے سب سے بدترین آدمی پر رحمت الٰہی کا منظر

32 فرزدق ایک شاعر گزارہے..... شاعر آزاد ہی ہوتے ہیں عام طور پر لیکن اُس زمانے کا آزاد سے آزاد آدمی بھی آج کے بڑے قطب غوث سے بھی اونچا درجہ رکھتا تھا....

فرزدق بیوی کی جنازے میں شریک ہے حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی آئے ہوئے ہیں..... حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا:

فرزدق لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟..... فرزدق کہنے لگا کہ لوگ آج یوں کہہ رہے ہیں کہ اس جنازے میں ہمارے شہر کا سب سے بدترین انسان آیا ہوا ہے اور میری طرف اشارے کررہے ہیں اور لوگ یوں کہہ رہے ہیں کہ اس جنازے میں ہمارے شہر کا بہترین انسان آیا ہوا ہے اور آپ کی طرف اشارہ کررہے ہیں..... تو حسن بصری نے کہا تو پھر آج کے دن کے لئے تو نے کیا سامان تیار کررکھا ہے؟..... انہوں نے کہا حسن بصری! میرے پاس کچھ بھی نہیں اتنا ہے کہ میں اسلام میں بوڑھا ہوگیا ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں..... میرے پاس اسلام کا بڑھاپا ہے اور میرے پاس کچھ نہیں.....

جب انتقال ہوا تو خواب میں ایک آدمی کو ملا تو اس نے پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا سلوک

ہوا؟..... کہنے لگا اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا ارشاد فرمایا اے فرزدق تونے حسن سے کیا بات کہی تھی، یاد ہے تجھے؟..... میں نے کہا یا اللہ یاد ہے کہا میرے سامنے دہراؤ..... کہنے لگے میں نے کہا میرے پاس اس دن کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے کچھ نہیں' سوائے اس کے کہ میں اسلام میں بوڑھا ہوا ہوں..... تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ بس میں نے تجھے اسی پر معاف کر دیا.....

احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ فرزدق اپنی بیوی کی قبر کے پاس جا کر یہ شعر پڑھا کرتا تھا: جس کا ترجمہ یہ ہے:

''اے اللہ اگر تونے مجھے معاف نہ کر دیا تو قبر کے علاوہ قبر سے زیادہ تنگ جگہ اور بھڑکنے والی آگ کا مجھے خوف ہے.....''

اذا جاءَ فی یوم القیامة قائد
عنیف وسواق یسوق الفرزدقا

قیامت کے دن جب ایک بہت ہی سخت مزاج کھینچنے والا اور ہانکنے والا فرزدق کو لے چلے گا.....

لقد خاب من اولاد ادم من مشیٰ
الیٰ النار مغلول القلادة ازرقا

اولاد آدم میں سے جو شخص جہنم کی طرف گردن میں طوق پہنے ہوئے روسیاہ ہو کر جائے گا وہ بہت ہی نامراد ہوگا..... (احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۱۴)

جو خدا سے شرمائے خدا اسے کیوں رسوا کرے

33 ایک شخص نے ایک بزرگ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا..... کہا اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرا نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا اس میں مجھے اپنی ایک لغزش نظر آئی..... میں اس کو پڑھنے سے شرمایا

اور کہا الٰہی مجھے رسوا نہ کر ارشاد ہوا کہ جب تو نے یہ فعل کیا تھا اور مجھ سے نہیں شرمایا تھا اس وقت بھی میں نے تجھے رسوا نہ کیا تو آج جب تو مجھ سے شرماتا ہے میں تجھے کیونکر رسوا کرونگا۔ میں نے تیری لغزش معاف کر کے اپنی رحمت سے تجھے جنت میں داخل کیا.....

(کرامات اولیاء)

اے میرے بندے میں نے ہی تو دنیا میں تیرے گناہوں کی بدبو نکلنے نہیں دی

34 حضرت ضحاک رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں:

''بندہ پیشی کے وقت اپنے پروردگار تعالٰی کے قریب ہوگا تو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فرمائے گا.....''

میرے بندے! کیا تو نے اپنے اعمال شمار کر رکھے ہیں؟.....

وہ جواب دیگا:

اے میرے خدا! میں انہیں کیسے شمار کر سکتا ہوں یہ تیرے ہی بس میں ہے اور تو ہی تمام اشیاء کا حافظ ہے' پھر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی دنیا کی گھڑیوں میں کئے ہوئے تمام گناہ یاد کرائے گا اور فرمائے گا:.....

''تو میرا بندہ ہے اس لئے میں نے جو تمہیں بتا دیا اور یاد کرا دیا اس کا اقرار کر لے' وہ عرض کرے گا: ہاں میرے مالک' پھر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فرمائے گا: میں نے ہی دنیا میں تیری پردہ پوشی کی اور تیرے گناہوں کی بدبو نہیں نکلنے دی اور نہ ہی تیرے چہرہ پر کوئی دھبہ لگایا..... آج کے دن تیرے مجھ پر ایمان اور میرے مرسلین (علیہم السلام) کی تصدیق کے باعث میں تجھے بخش دوں گا''

(رسالہ قشیریہ)

قیامت کے دن رحمت الٰہی کا منظر

35 کہتے ہیں کہ ابو العاس بن سریج نے اپنے مرض الموت میں خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہے اور اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فرما رہے ہیں' علماء کہاں ہیں؟ علماء حاضر ہوگئے..... فرمایا کہ تم نے اپنے علم کے مطابق عمل کیا' ہم سب نے کہا خدایا ہم نے کوتاہی کی..... اور برے اعمال کئے..... اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کو یہ جواب پسند نہیں آیا..... اس لئے وہی سوال دہرایا..... اس پر میں نے کہا جہاں تک میرا تعلق ہے میرے نامۂ اعمال میں شرک نہیں ہے..... اور تیرا وعدہ ہے کہ اس کے علاوہ جو گناہ بھی ہوگا معاف کردوں گا..... اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے فرمایا جاؤ میں نے تمہیں معاف کردیا..... اس واقعہ سے تین راتوں کے بعد ان کا انتقال ہوگیا..... (رسالہ قشیریہ)

جو تیرے اختیار میں ہے تو وہ کر

36 کہتے ہیں کہ ایک شخص بہت زیادہ شراب پیا کرتا تھا..... اس نے ایک مرتبہ اپنے ہم پیالہ لوگوں کو جمع کیا' اور ایک لڑکے کو چار درہم دیئے کہ ان کے لئے پھل خرید لائے بچے کا گذر منصور بن عمار کی مجلس کے دروازے پر ہوا منصور ایک محتاج کے لئے کچھ مانگ رہے تھے اور کہہ رہے تھے جو کوئی اسے چار درہم دیگا اس کے لئے چار دعائیں کروں گا..... یہ سن کر بچے نے چاروں درہم اسے دے دیئے منصور نے کہا تو کیا کیا دعا کرانا چاہتا ہے؟..... اس نے کہا کہ میرا ایک آقا ہے جس سے میں نجات حاصل کرنا چاہتا ہوں..... منصور نے دعا کی اور کہا اور کیا چاہتا ہے؟..... اس نے کہا کہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی میرے درہموں کے بدلے اور درہم دے دے..... انہوں نے یہ دعا بھی کردی پھر کہا اور کیا؟ اس نے کہا کہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی میرے آقا کی توبہ قبول کرلے..... انہوں نے یہ دعا بھی کردی اور پھر پوچھا اور کیا؟ اس نے کہا اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مجھے میرے آقا کو اور آپ کو اور جو لوگ

یہاں موجود ہیں ان کو معاف کر دے منصور نے یہ دعا بھی کر دی..... اس کے بعد وہ لڑکا اپنے آقا کے پاس لوٹ گیا.....

آقا نے پوچھا تو نے دیر کیوں لگائی؟ اس نے سارا قصہ بیان کر دیا..... آقا نے کہا انہوں نے کیا دعا کی، اس نے کہا میں نے آزاد ہونے کی درخواست کی تھی..... آقا نے کہا جاؤ تم آزاد ہو۔ دوسری دعا کون سی کی تھی؟..... اس نے کہا یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے ان درہموں کے بدلے اور درہم دے دے..... آقا نے کہا یہ لو چار ہزار درہم' پھر کہا' تیسری دعا کون سی کی تھی؟..... اس نے کہا یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی توبہ قبول کرے..... اس نے کہا' میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف رجوع کیا۔ پھر کہا چوتھی دعا کون سی ہے؟..... کہا یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں مجھے قوم اور نصیحت کرنے والے کو معاف کر دے..... آقا نے کہا یہ میرے اختیار کی بات نہیں..... جب رات ہوئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اس سے کہہ رہا ہے جو کچھ تمہارے اختیار میں تھا تو نے کر دیا..... کیا تیرا خیال ہے کہ جو کچھ میرے اختیار میں ہے' میں نہیں کرونگا؟..... میں نے تجھے غلام کو اور منصور بن عمار کو اور ان لوگوں کو جو وہاں موجود تھے معاف کر دیا..... (رسالہ قشیریہ)

پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے زمانہ کا واقعہ

37 حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا زمانہ ہے..... دو بجے رات کو حکم ہوا کہ بغداد سے موصل جاؤ..... وہاں سے موصل پہنچے ایک ابدال کا انتقال ہو رہا تھا، سارے ابدال جمع تھے..... خواجہ خضر علیہ السلام نے نماز جنازہ پڑھائی.....

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے زمانے کے غوث تھے..... علماء اور محدثین نے لکھا ہے کہ غوث کو روزانہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے ایک وقت خاص قرب کا عطا ہوتا ہے کہ پوری دنیا میں ایسا قرب کسی کو نہیں عطا ہوتا۔ جب شیخ عبدالقادر کا وہ وقت آیا جس وقت روئے زمین

پر اتنا مقرب کوئی نہیں تھا، اس وقت انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے پوچھا کہ یہ جو ابدال انتقال کر گیا..... اب دوسرا ابدال کہاں سے لاؤں، اب کس کو آپ اس کرسی پر بٹھانا چاہتے ہیں؟..... تو پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ کو حکم ہوا کہ آپ جایئے ایک بستی ہے اور وہاں ایک عیسائی ایک گرجا گھر میں اپنے عیسائی مذہب پر ذوالنار پہنے ہوئے مشغول عبادت ہے..... آپ جایئے اور اس سے کہئے ذوالنار توڑ ذوالنور بن..... ذوالنار توڑ دے اور کلمہ پڑھ اور اس کو ابدال کی کرسی پر بٹھا دیجئے..... اس بڑے ولی اللہ کے درجہ پر اس کو بٹھا دو جو ابھی حالتِ کفر میں ہے .....

اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کو جب جوش آتا ہے تو سو برس کے کافر کو فخر اولیاء بنا رہے ہیں..... بڑے پیر صاحب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو گرجا گھر میں جا کر پکڑا اور فرمایا جلدی توبہ کر عیسائی مذہب سے، اب اسلام کے سوا کوئی مذہب قبول نہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی مقبول دین ہے:

''وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْناً فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ''

اسلام کے سوا عیسائیت، یہودیت، ہندویت، یا جو کوئی مذہب اختیار کرے گا، اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں اس کی قبولیت کا کوئی درجہ نہیں ہے..... وہ دین مردود ہے جو اسلام کے علاوہ ہو..... جلد عیسائیت سے توبہ کر اور ذوالنار توڑ دے..... اسے نے فوراً توڑ دیا..... یہ اس نے اتنی جلدی ہدایت کیوں قبول کر لی؟..... اللہ میاں نے پہلے ہی اس کا کام بنا دیا تھا اور اس کے دل کو ہدایت قبول کرنے کی صلاحیت عطا فرما دی تھی..... پھر اس نے کہا کہ اب کیا پڑھوں؟ فرمایا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا فرض ہے..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے پیغمبروں کو پیغمبر ماننا بھی ضروری ہے، ہمارے ذمہ ہر نبی کو نبی ماننا فرض ہے، کسی نبی کی توہین حرام اور کفر ہے، لیکن تعمیل احکام نبوت اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چلے گی..... قیامت تک اب ان کی شریعت

ہوگی اور حضور ﷺ کو جو آخری نبی نہیں مانے گا وہ کافر اور مردود ہو جائے گا..... لہٰذا اس نے کلمہ پڑھا اور کہا کہ اب کیا کروں؟ فرمایا اب کیا کرنا ہے چل ایک ابدال کا انتقال ہو گیا ہے اس کی کرسی پہ جاکے بیٹھ جا.....

سن لے اے دوست جب ایام بھلے آتے ہیں
گھات ملنے کی وہ خود آپ ہی بتلاتے ہیں

(تجلیات جذب)

ایک لاکھ انسانوں کا قاتل اور رحمتِ الٰہی

38 ''حجاج بن یوسف'' خلفائے بنو امیہ کا انتہائی سفاک وخونخوار ظالم گورنر تھا..... اس نے ایک لاکھ انسانوں کو اپنی تلوار سے قتل کیا..... اور جو لوگ اسکے حکم سے قتل کئے گئے انکو تو کوئی گن ہی نہیں سکا..... بہت سے صحابہؓ اور تابعینؒ کو اس نے قتل کیا یا قید و بند رکھا۔

حضرت خواجہ حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ساری امتیں اپنے اپنے منافقوں کو قیامت کے دن لے کر آئیں اور ہم اپنے ایک منافق حجاج بن یوسف ثقفی کو پیش کر دیں تو ہمارا پلہ بھاری رہے گا.....

یہ حجاج بن یوسف جب کینسر کی خبیث بیماری میں مرنے لگا تو اس کی زبان پر یہ دعا جاری ہوگئی، یہی دعا مانگتے مانگتے اس کا دم نکل گیا..... دعا یہ تھی:

''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ فَاِنَّ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّکَ لَاتَغْفِرْلِیْ''

''اے میرے اللہ! تو مجھے بخش دے کیونکہ سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ تو مجھے نہیں بخشے گا''.

خلیفہ عادل حضرت عمر بن عبدالعزیز رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کو حجاج بن یوسف ثقفی کی زبان سے مرتے وقت کی یہ دعا بہت اچھی لگی..... اور ان کو حجاج کی موت پر رشک ہونے لگا..... اور جب حضرت خواجہ حسن بصری رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے لوگوں نے حجاج کی اس دعاء کا ذکر کیا تو

آپ نے تعجب سے فرمایا کہ کیا واقعی حجاج نے یہ دعا مانگی تھی؟ تو لوگوں نے کہا جی ہاں اس نے یہ دعا مانگی تھی..... تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ شاید (خدا اس کو بخش دے)....

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۰۱)

قرآن مجید کا ادب کرنے کے سبب مغرت

39 حضرت بابا فرید رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے فرمایا کہ:

''اے درویش! سلطان معز الدین محمد شاہ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی وفات کے بعد دیکھ کر پوچھا کہ آپ کی کیا حالت ہے؟ فرمایا مجھے اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے بخش دیا..... پوچھا کس عمل کی بدولت؟ جواب دیا کہ ایک رات میں تخت پر بیٹھا پڑا ہوا تھا ہمسائے کے گھر سے قرآن مجید پڑھنے کی آواز آرہی تھی میں سن کر تخت سے اتر کر دوزانو بیٹھ کر تلاوت سنتا رہا مجھے بہت راحت محسوس ہوئی جب دنیا سے رخصت ہوا تو اس تلاوت سننے کی طفیل بخش دیا گیا...'' (اسرار اولیاء)

رحمت حق تعالیٰ کا ایک عجیب واقعہ

40 ایک جاہل عورت مرنے کے وقت کچھ کلمات بول رہی تھی جو اس کے جاہل گھر والوں کی سمجھ میں نہیں آتے تھے وہ کسی مولوی صاحب کو بلا کر لائے اور کہا ذرا دیکھو یہ کیا بھونک رہی ہے مولوی صاحب نے قریب جا کر سنا تو عربی زبان کے یہ کلمات اس کی زبان سے ادا ہو رہے تھے:

''أن هذين الرجلين يقولان ادخل الجنة''

''یہ دو آدمی یوں کہہ رہے ہیں کہ تو جنت میں داخل ہو جا''

مولوی صاحب حیرت میں رہ گئے..... گھر کے جاہل لوگوں کو بتلایا کہ اس کو تو جنت کی بشارت دی جارہی ہے اس کے اعمال کیا تھے جن کے بدلے میں اس کو یہ نعمت ملی..... لوگوں نے کہا کہ یہ تو بالکل بے عمل بلکہ بدعمل عورت تھی..... مولوی صاحب نے فرمایا غور

کرو اس کا کوئی اچھا عمل اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک مقبول ہوگیا ہے وہ کیا تھا۔ بہت سوچنے کے بعد لوگوں نے بتلایا کہ کہ اس کی ایک خاص عادت یہ تھی کہ جب اذان ہوتی تو سب کام چھوڑ دیتی اور اذان کی طرف متوجہ ہوکر سنتی تھی دوسروں کو بھی اس وقت بولنے نہیں دیتی تھی..... مولوی صاحب نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام کی یہ عزت کرنا ہی اس کے کام آ گیا' جس نے دوسری برائیوں پر پانی پھیر دیا.....

اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس رحمت عامہ کا یہ واقعہ نقل فرمانے کے بعد حضرت نے فرمایا کہ مجھے رحمت الٰہیہ کے متعلق انشاء کا یہ شعر بہت پسند ہے.....

تصدق اپنے خدا کے جاؤں کہ مجھ کو آتا ہے پیار انشاء

ادھر سے ایسے گناہ پیہم ادھر سے یہ دمبدم عنایت

احقر جامع کہتا ہے کہ اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد برزخ میں سب کی زبان خود بخود عربی ہو جائے گی کیونکہ وہ ہی انسان کے اصلی وطن یعنی جنت کی زبان ہے اسی میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی سب کتابیں نازل ہوئی ہیں۔ پھر انبیاء نے اپنی اپنی زبانوں میں اس کی ترجمے امت کو سنائے ہیں..... (الاتقان للسیوطی)

بت پرست کو ابدال بنا دیا

42 ایک زنار دار (بت پرست) اپنے زنار کو آراستہ کر رہا تھا کہ اس پر اس شہنشاہ حقیقی کی نظر عنایت پڑ گئی..... غیب سے ایک بھید ظاہر ہوا جس سے اس زنار کی حقیقت اس پر کھل گئی..... گھر سے چیختا ہوا نکل پڑا' دوڑتا جاتا تھا اور این اللہ این اللہ کہاں ہے اللہ کہاں ہے کا نعرہ مارتا جاتا تھا.....

اس بھید کے ظاہر ہونے کے باعث ایسا سوز دروں پیدا ہوا کہ کوہ لبنان پر جہاں قطب ابدال رہا کرتے ہیں قسمت نے پہنچا دیا..... دیکھتا کیا ہے کہ چھ آدمی کھڑے ہیں اور ایک

جنازہ سامنے رکھا ہے..... یہ پریشان حال ان سے پوچھنا لگا کہ واقعہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ واقعہ بعد میں پوچھئے گا پہلے اس جنازہ کی نماز پڑھایئے ہم آپ ہی کے منتظر تھے..... خدا کی شان وہ بے تکلف آگے بڑھا اور جنازہ کی نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو وہ لوگ کہنے لگے ہم لوگ ان سات ابدالوں میں سے ہیں جن پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے عالم کے کل کاروبار کا مدار رکھا ہے اور جس پر آپ نے ابھی نماز جنازہ پڑھی ہے وہ ہمارے پیر روشن ضمیر تھے اور قطب عالم کے مرتبہ پر فائز تھے وقت انتقال یہ وصیت فرمائی تھی کہ غسل وغیرہ سے جب فراغت ہو جائے تو جنازہ رکھ کر تھوڑا انتظار کرنا ایک صاحب اس طرف آئیں گے ان سے کہنا کہ ہمارے جنازے کی نماز پڑھائیں اور اب ہمارے بعد قطبیت کا مقام بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو ہی عطا فرما دیا ہے..... (مکتوبات صدی)

سیبویہ کی حکایت

42 سیبویہ نحوی (عربی کے علم 'نحو' کا ماہر) عقیدے کے لحاظ سے معتزلی تھا' مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا مجھے بخش دیا' پوچھا کس بات پر؟ کہا کہ ایک نحو کے مسئلے پر' اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ معرفہ کی بحث میں علماء نحو نے اختلاف کیا ہے ضمائر کے اندر اعراف المعارف کون سی ضمیر ہے؟ کسی نے متکلم کی ضمیر کو اور کسی نے مخاطب کی ضمیر کو بتلایا' اور میں نے لفظ ﴿اللہ﴾ کو اعرف المعارف کہا کہ اس سے بڑھ کر کوئی معرفہ نہیں' کیونکہ لفظ اللہ میں بجز ذات حق کے کسی اور چیز کا احتمال ہی نہیں..... بس حق تعالیٰ کو یہ بات پسند آ گئی' اور فرمایا' تم نے ہمارے نام کی بہت تعظیم کی' جاؤ تم کو بخش دیا..... دیکھئے اس نحوی عالم کی مغفرت ایسے عمل پر ہوگئی جو اس نے ثواب کی نیت سے بھی نہ کیا تھا صرف مسئلہ کے طور پر ایک بات کہی تھی مگر اسی پر فضل ہو گیا..... (خطبات حکیم الامت)

اے بوڑھے تو کیا لایا

44 شیخ الاسلام رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے فرمایا:

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی شناخت کی راہ آسان ہے مگر اس کی یافت (پالینے) کی راہ دشوار اور نایاب ہے..... حضرت بایزید قدس سرہ کو ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا' پوچھا' آپ کا کیا حال ہے؟ بایزید رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے کہا جب اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے سامنے پیشی ہوئی تو کہا گیا کہ' اے پیر چہ آوردی؟ اے بوڑھے تو کیا لایا؟ میں نے کہا فقیر جب بادشاہ کے دربار پر آجاوے تو اسے یہ نہیں کہا کرتے کہ تو کیا لایا بلکہ اسے کہتے تو کیا مانگتا ہے.....

(اسرار اولیاء)

ساری عمر تو سنتی رہی کہ اللہ دے گا

45 کہتے ہیں نیشاپور میں ایک بڑھیا تھی جس کا نام عراقیہ تھا وہ گھروں میں جا کر بھیک مانگتی تھی جب دنیا سے رخصت ہوگئی کسی نے اسے خواب میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے کہا' مجھے انہوں نے کہا' کیا لائی؟ میں نے کہا آہ ساری عمر مجھے اسمیں رکھا کہ خدا تعالٰی دے گا اور اب کہتے ہو کیا لائی؟ فرمایا سچ کہتی ہے فرشتو اسکے پاس سے چلے جاؤ.....

(حیات صوفیہ ص ۵۳ و نفحات الانس)

رباح قیسی کا واقعہ

46 کہتے کہ رباح قیسی نے 578 حج کئے ایک دن میزاب کے نیچے کھڑے ہو کر کہنے لگے..... الٰہی! میں نے اپنے حجوں میں سے اتنے حج رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو ھبہ کئے..... دس حج آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے دس صحابہؓ (عشرہ مبشرہ) کو دو اپنے والدین کو اور باقی مسلمانوں کو بخشے..... اپنے لئے ایک حج بھی نہ رکھا' اس پر غیب سے ندا آئی یہ لو' یہ شخص ہم

پر اپنی سخاوت جتا رہا ہے..... میں تمہیں' تمہارے والدین کو اور ان لوگوں کو جنہوں نے صدق دل سے کلمہ شہادت پڑھا ضرور بخش دوں گا.... (رسالہ قشیریہ)

اے یحییٰ تو میرے لئے کیا لایا

47 یحییٰ بن اکثم رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی بہت بڑے عالم گزرے ہیں امام کے درجے کے عالم ہیں ان کی وفات ہوئی تو بعض اہل اللہ نے انہیں خواب میں دیکھا اور خواب بھی کشف جیسا تھا' یہ دیکھا کہ ان کی اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے پیشی ہوئی حق تعالیٰ نے فرمایا اے یحییٰ کیا چیز لے کر آئے ہو ہمارے لئے؟..... جواب دیا کہ اے اللہ تبارک وتعالیٰ میں نے پچپن حج کئے ہیں..... فرمایا' ہمیں ایک بھی قبول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے باری تعالیٰ میں نے ایک سو باون قرآن ختم کئے ہیں فرمایا کہ ہمیں ایک بھی قبول نہیں..... انہوں نے کہا یا اللہ! میں نے اتنی نمازیں پڑھی ہیں' فرمایا کہ ہمیں ایک بھی قبول نہیں..... پوری زندگی اعمال ذکر کئے' باری تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک بھی قبول نہیں کیا..... اور بتاؤ کیا لے کر آئے ہو..... آپ عاجز ہو گئے آخر میں کہا اے اللہ! بس تیری رحمت کا سہارا لے کر آیا ہوں اور کچھ لے کر نہیں آیا..... فرمایا کہ اب بات تو نے ٹھیک کی ہے.....

''وجبت لک رحمتی''

''میری رحمت تیرے لئے واجب ہوگئی ہے جا تیرے لئے جنت اور مغفرت ہے...''

(خطبات حکیم الاسلام جلد نہم)

رحم کر، رحم کیا جائے گا

48 حضرت جنید بغدادی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کی خدمت میں کسی نے ایک پرندہ تحفۃً ارسال کیا' جسے آپ نے قبول فرمالیا' مدت تک وہ جانور آپ کے پاس ایک پنجرہ میں بند رہا۔ ایک روز حضرت نے پنجرے کی کھڑکی کھول کر اسے اڑا دیا لوگوں نے دریافت کیا

کہ جناب عرصہ تک تو اس پرندہ کو پنجرے میں بند رکھا آج یکا یک اسے کیوں کھول دیا؟..... فرمایا کہ آج اس پرندے نے مجھ سے کہا' کہ اے جنید تم تو اپنے دوست احباب کی باتوں سے یوں لطف اٹھاؤ اور مجھے بے مونس و غمخوار ایک پنجرے میں یوں بند رکھو؟..... بس میں نے اس کے یہ دردانگیز کلمات سنکر اسے آزاد کر دیا.....

مگر جب وہ پرندہ اڑا تو اس نے کہا کہ اے جنیدؒ! جانور جب تک ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں کبھی کسی کے جال میں نہیں پھنستے ہیں لیکن جونہی وہ ذکر الٰہی سے غافل ہوتے ہیں تو فوراً قید میں مبتلا ہو جاتے ہیں..... میں تو ایک ہی مرتبہ ذکر الٰہی سے غافل ہوا تھا کہ اس کی سزا میں برسوں قید رہا' ہائے اے جنیدؒ ان لوگوں کی قید کا زمانہ کتنا طویل ہوگا جو مدتوں اور برسوں ذکر الٰہی سے غافل رہتے ہیں..... اے جنیدؒ! میں آپ کے سامنے وعدہ کرتا ہوں کہ اب کبھی ذکر الٰہی سے غافل نہیں ہوں گا..... یہ کہہ کر وہ پرندہ اڑ گیا اور کبھی کبھی حضرت جنید کے پاس آتا تھا اور آپ کے دستر خوان پر بیٹھ کر اپنی چونچ سے کچھ کھاتا تھا اور چلا جاتا تھا...

جب حضرت جنید بغدادی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کا انتقال ہوا تو آپ کے ساتھ وہ پرندہ تڑپ کر زمین پر گر پڑا اور مر گیا..... لوگوں نے یہ عجیب بات دیکھ کر اسے بھی آپ کے ساتھ ہی دفن کر دیا۔ کچھ دنوں کے بعد کسی مرید نے حضرت جنید بغدادی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا' آپ نے فرمایا کہ رب العزت نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور کہا کہ تو نے ایک پرندے پر اس کے ذکر الٰہی کرنے کی وجہ سے رحم کیا ہم تجھ پر رحم فرماتے ہیں..... (بستان اولیاء)

ناامیدی کا گناہ

49 ایک آدمی پر خوف کا اس قدر غلبہ ہوا کہ اس کے ہوش جاتے رہے اور وہ ناامید ہو بیٹھا..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس سے فرمایا:

''اے آدمی! تیرے گناہ سے زیادہ تیری اپنے رب سے ناامیدی بڑا گناہ ہے.....''

حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سچ فرمایا

اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت ہی میں گنہگار بندے کو چین ملتا ہے اور ناامیدی اختیار کرنا تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے..... اس لئے کہ اس طرح اس نے اپنے جی سے خدا کی صفات مرجوہ (یعنی امید وکرم) کو کاٹ دیا..... حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس فعل کی مذمت فرمائی چنانچہ یہ (قنوطیت) سب سے بڑا جرم ہے اور سب سے بڑا گناہ ہے.....

(قوت القلوب)

مجاہد رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے کہا: قیامت کے دن ایک بندہ کو دوزخ کا حکم ہوگا وہ کہے گا میرا گمان اس طرح نہیں تھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کہے گا تیرا گمان کیا تھا؟..... وہ کہے گا میرا گمان تو یہ تھا کہ تو مجھے بخش دے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا اس کو چھوڑ دو.....

مخنث پر رحمت الٰہی کا منظر

50 عبدالوہاب (۵۷۹) بن عبدالمجید ثقفی روایت کرتے ہیں کہ

میں نے ایک جنازہ دیکھا ہے جسے تین مرد اور ایک عورت اٹھائے جا رہے تھے..... میں نے عورت کی جگہ لے لی ہم سب قبرستان پہنچے اور نماز جنازہ پڑھ کر اسے دفن کر دیا میں نے اس عورت سے دریافت کیا' تیرا اس میت سے کیا رشتہ تھا؟..... اس نے جواب دیا کہ یہ میرا بیٹا تھا..... میں نے پھر پوچھا کیا آپ کے پڑوسی نہیں ہیں؟..... کہنے لگی ہیں تو مگر انہوں نے اسے حقیر سمجھا میں نے پھر پوچھا یہ کیا تھا؟..... عورت نے جواب دیا یہ مخنث تھا عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ مجھے اس پر رحم آیا میں اسے اپنے گھر لے گیا..... اور میں نے اسے پیسے' گندم اور کپڑے دیئے..... جب رات کو سویا تو خواب میں ایک شخص آیا جس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح تھا..... اور اس نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے اس نے میرا شکریہ ادا

کیا..... میں نے پوچھا تو کون ہے جواب دیا میں وہی مخنث ہوں جسے تم نے آج دفن کیا ہے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے مجھے اسلئے بخش دیا ہے کہ لوگ مجھے حقیر جانتے تھے..... (رسالہ قشیریہ)

بوڑھا آدمی اور رحمت الٰہی

51 ابوعبداللہ الحسین بن عبداللہ بن سعید فرماتے ہیں کہ:

یحیٰی بن اکثمؒ قاضی میرے دوست تھے انہیں مجھ سے محبت تھی' اور مجھے ان سے جب یحیٰی نے وفات پائی تو میں چاہتا تھا کہ وہ مجھے خواب میں دکھائی دیں تو ان سے پوچھوں کہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا چنانچہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا..... جواب دیا کہ مجھے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے بخش دیا مگر ساتھ ہی سرزنش بھی کی' سرزنش کرنے کے بعد اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے کہا اے یحیٰی تو نے دنیا میں نیک و بد میں تخلیط کی (یعنی تو نے دنیا میں کچھ کام نیک کیے اور کچھ بد) میں نے عرض کیا' ہاں اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی میں نے تو اس حدیث پر بھروسہ کر رکھا تھا جس کی روایت مجھ سے ابومعاویہ ضریر نے اعمش سے انہوں نے صالح اور انہوں نے ابوہریرہؓ سے کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''خدا تعالیٰ! بوڑھے آدمی کو عذاب دینے سے شرماتا ہے یہ سن کر اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے فرمایا اے یحیٰی میرے نبی نے سچ کہا میں نے تجھ کو معاف کر دیا.....'' (رسالہ قشیریہ)

بنی اسرائیل کے گناہگار کا واقعہ

52 بنی اسرائیل کا ایک شخص بڑا گناہ کا عادی تھا..... بال سفید ہو گئے تھے..... ایک دن ندامت ہوئی فکر دامن گیر ہوئی کہ میں اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی سے معافی مانگوں گا تو کیا وہ معاف فرما دیں گے؟..... اور اگر بارگاہ رب العزت سے معافی نہ ملی تو پھر کہاں سے ملے گی؟ اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا: اے رب العالمین! میری تمام عمر معصیت میں گزر گئی، اب تو

میری عمر کی شام ہے کیا تو ایسے گناہگار کو بھی بخش دے گا؟..... ندا آئی اے میرے بندے! گھبراتا کیوں ہے..... جب تو نے مجھے چھوڑ دیا تو میں نے بھی منہ موڑ لیا..... جب تو نے گناہ کا پیشہ اختیار کیا تو میں نے مہلت دی..... جب تو نے میری طرف منہ کر لیا اور جب تو نے مجھ سے مغفرت چاہی تو میں نے مغفرت عطا کر دی اور جب تو نے مجھے دوست رکھا تو میں نے بھی تجھے دوست رکھا.....

ایک نوجوان اور رحمت الٰہی

53 حضرت ابو غالبؒ فرماتے ہیں کہ

میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ملک شام میں آتا جاتا رہتا تھا..... ایک دن میں حضرت ابوامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑوسی نوجوان کے پاس گیا جو بیمار ہو رہا تھا، اس کے پاس اس کا چچا بھی موجود تھا، وہ اس جوان سے کہہ رہا تھا اے خدا کے دشمن! میں نے تمہیں یہ کام کرنے کو نہیں کہا تھا، میں نے تجھے اس کام سے نہیں روکا تھا؟..... اس نوجوان لڑکے نے کہا اے چچا جان! اگر اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے میری ماں کے سپرد کر دیں تو وہ میرے ساتھ کیا معاملہ کرے گی؟ چچا نے کہا وہ تجھے جنت میں داخل کر دی گی..... تو لڑکے نے کہا میرا پروردگار اللہ تبارک وتعالیٰ میری ماں سے زیادہ شفیق اور اس سے زیادہ مجھ پر مہربان ہے بس یہی بات کہتے ہی اس کی جان نکل گئی..... جب اس کے چچا نے اس کے کفن دفن کا انتظام کیا اور اس پر نماز جنازہ پڑھ لی اور ارادہ کیا کہ اس کو قبر میں اتارے تو میں بھی اس کے چچا کے ساتھ قبر میں اترا جب اس نے لحد کو درست کیا تو اس کی چیخ نکل گئی اور گھبرا گیا..... میں نے اس سے پوچھا تمہیں کیا ہوا؟..... اس نے بتایا کہ اس کی قبر بہت وسیع ہو گئی اور نور سے بھر گئی ہے میں اس سے دہشت زدہ ہو گیا تھا..... (تذکرۃ القرطبی ج ۲ ص ۳۵۷)

ایک طرف رحمت دوسری طرف سختی

54 ایک بزرگ کی جھونپڑی بنی..... دوسرے دن ان کے دروازے پر ایک لاش ملی، پکڑے گئے..... سزائے موت دی گئی..... عرض کی باری تعالیٰ یہ کس جرم کی خطا ہے؟ ندا آئی یاد کر ایک دن دھوپ میں بیٹھا تھا ایک چیونٹا تیرے ٹخنے پر پڑا تو تو نے اُسے مسل دیا..... ہم اس کا قصاص لے رہے ہیں.....

ایک طرف اتنی سختی اور دوسری طرف حضرت بشر حافی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا واقعہ ہے کہ شراب پیتے تھے ایک دن بسم اللہ ایک کاغذ پر لکھا ہوا کیچڑ میں پڑا ہوا دیکھا..... اٹھا کر گھر لے گئے عطر میں بسا کر اونچے مقام پر رکھا، دوست بن گئے.....

حضرت عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام کی حکایت

55 حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بات ہوئی..... حضرت عیسیٰ اکثر مسکرایا کرتے تھے اور حضرت یحییٰ زیادہ رویا کرتے تھے..... حضرت عیسیٰ نے کہا کہ اے یحییٰ! کیا تم خدا تعالیٰ کی رحمت سے بالکل ناامید ہو گئے ہو کہ کسی وقت تمہارا رونا ختم ہی نہیں ہوتا؟..... حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اے عیسیٰ کیا تم خدا کے قہر سے بالکل بے خوف ہو گئے ہو کہ تم کو ہر وقت ہنسی ہی آتی رہتی ہے.....

آخر ایک فرشتہ آیا اور کہا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ: ہم تم دونوں میں فیصلہ کرتے ہیں کہ اے عیسیٰ! لوگوں کے سامنے تو ایسے ہی رہو جیسے اب رہتے ہو لیکن تنہائی میں یحییٰ کی طرح رویا کرو..... اور اے یحییٰ تنہائی میں تو ایسے رہو جیسے اب ہو، لیکن لوگوں کے سامنے ہنس لیا کرو، تا کہ لوگوں کو میری رحمت سے مایوسی نہ ہو جائے..... (تسہیل المواعظ)

رحمت الٰہی کو بیان کرنے کے سبب مغفرت

56 مرشدی و مولائی عارف باللہ حضرت مولانا حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ مرشدی حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی نے فرمایا تھا کہ:

ایک عالم نے نوے ۹۰ سال تک بستی بستی، شہر شہر ہر جگہ صرف حق تعالیٰ کی رحمت کا مضمون بیان کرتے اور بدترین گنہگار بندوں کو بھی ناامیدی کے دلدل سے نکال کر حق تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار کر کے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی سے قریب کرتے..... جب انتقال ہوا تو کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا..... دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس عالم نے کہا حق تعالیٰ شانہٗ نے ہم کو یہ کہہ کر بخش دیا، جاؤ تم کو میں اپنی رحمت سے کیسے محروم کروں جبکہ تم نے نوے ۹۰ سال تک میرے بندوں کو اپنے مواعظ سے میری رحمت کا امیدوار بنایا ہے...

امام شاذکونی رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی کی مغفرت کا واقعہ

57 حافظ شمس الدین سخاوی رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی تحریر فرماتے ہیں کہ:

مشہور محدث امام ابوایوب سلیمان بن داؤد شاذکونی (متوفی ۲۳۴ھ) کو کسی نے ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے میری مغفرت فرمادی..... پوچھا، کس عمل کی بنا پر؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ: ایک روز میں اصفہان جا رہا تھا، راستہ میں زور کی بارش شروع ہوئی، مجھے سب سے زیادہ فکر اس بات کی تھی کہ میرے ساتھ کچھ کتابیں ہیں، اگر وہ ضائع ہوگئیں تو میری ساری پونجی لٹ جائے گی..... قریب میں ایسا سائبان یا چھت نہ تھی جس کے نیچے پناہ لی جاسکے..... چنانچہ میں نے اپنے جسم کو دوہرا کر کے کتابوں پر سایہ کر دیا تاکہ وہ حتی الامکان بارش سے محفوظ رہیں، بارش ساری رات جاری رہی اور میں ساری رات اسی حالت میں بیٹھا رہا..... صبح کے وقت بارش رکی اور میں سیدھا ہوا۔ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے

اس عمل کی وجہ سے میری مغفرت فرما دی.....

(صفحات من صبر العلماء علی شدائد للشیخ عبدالفتاح ابو غدہ ص ۷۱، بحوالہ فتح المغیث للسخاوی ص ۲۷۷)

درود پاک کی برکت سے جان کنی میں آسانی کے دو واقعات

58 بنی اسرائیل میں ایک شخص جو کہ نہایت گنہگار اور مجرم تھا، اُسنے سو سال یا دوسو سال فسق و فجور میں گزار دیئے..... جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کی جگہ ڈال دیا..... تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلاۃ والسلام پر وحی بھیجی، اے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہو گیا ہے اور بنی اسرائیل نے اسے گندگی میں پھینک دیا ہے آپ اُسکا جنازہ پڑھائیں، اور لوگوں کو بھی جنازہ پڑھنے کی ترغیب دلائیں۔

جب کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پہنچے تو اُس میت کو دیکھ کر پہچان لیا..... تعمیل حکم کے بعد عرض کی یا اللہ! یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا تو بجائے سزا کے یہ اس عنایت کا حقدار کیسے ہوا؟ فرمان آیا کہ بیشک یہ بہت بُری سزا و عذاب کا مستحق تھا لیکن اس نے ایک دن تورات مُبارکہ کھولی اور اُس میں میرے حبیب محمد ﷺ کا نام لکھا ہوا دیکھا، محبت سے اُسے بوسہ دیا اور دُرود پاک پڑھا تو اُس نام پاک کی تعظیم کرنے کی وجہ سے.....

59 خلاد بن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ پر جب جان کنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کے سر کے نیچے سے ایک ٹکڑا کاغذ ملا جس پر لکھا ہوا تھا:

''هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ لِخَلَّادِ بْنِ كَثِيْر''

یہ خلاد بن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ کے لئے جہنم سے آزادی کا پروانہ ہے.....

لوگوں نے اس کے گھر والوں سے پوچھا کہ اس کا عمل کیا تھا؟ جواب ملا کہ یہ ہر جمعہ کو ہزار یا دو دُو دفعہ درود پاک پڑھا کرتے تھے..... (آب کوثر)

عالم کی تعظیم کے باعث مغفرت

60 ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل اور ایک شخص ایک نہر پر وضو کر رہے تھے..... امام صاحب نیچے کی طرف تھے وہ مخالف طرف، اس نے خیال کیا کہ یہ بے ادبی ہے کہ میرے وضو کا پانی ان کی طرف جا رہا ہے..... وہ اٹھا اور ان کے نیچے کی طرف جا بیٹھا، بس اتنا عمل اس نے کیا، ایک بزرگ کی تعظیم کی..... انتقال کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھا، پوچھا کیا گذری؟ کہا اور تو کچھ میرے پاس نہ تھا، صرف حضرت امام کے ایک دن کی تعظیم کرنا کام آ گئی.....

اسی واسطے حدیث میں ہے کہ کسی چھوٹے عمل کو چھوٹا نہ سمجھو نہ معلوم اللہ تبارک وتعالیٰ کو کونسا عمل پسند آ جائے..... ہر نیک عمل میں خاصیت ہے مغفرت کی جیسے طاقت کی بہت سی دوائیں ہیں سب کی خاصیت روح کو تازگی دینا ہے کسی نیک عمل کو حقیر سمجھ کر چھوڑ نہ دو اگر وہ پسند ہو گی تو تمام اعمال جو بڑے سے بڑے ہیں ان سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ ہر گناہ میں خاصیت ہے عذاب کی، اسی لئے چھوٹا گناہ چھوٹا سا سمجھ کر نہ کر ڈالو نہ معلوم اس کا عذاب کبیرہ گناہ سے بھی بڑھ جائے.....

اکثر لوگ سوال کرتے ہیں یہ گناہ کبیرہ ہے یا صغیرہ، مطلب یہ ہے کہ نفس کو اشارہ مل جائے، صغیرہ ہے تو کر ڈالیں..... میں اس کا جواب یہ دیتا ہوں کہ اگر چھوٹے سانپ چھوٹے بچھو سے ڈسوانا تم کو پسند ہے تو اس کو صغیرہ کر ڈالو..... یہ بڑی اہم بات ہے اور چھوٹی نیکی کی مثال ہے جیسے ایک شخص کو ہنس کر سلام کرنا یا بات کرنا یا نرمی سے جواب دینا، کوئی شخص بات پوچھے اس کو توجہ اور بے توجہ سے جواب دینے میں زمین آسمان کا فرق ہے..... ایک صاحب نے کہا نماز تو میں پڑھتا نہیں مگر چاہتا ہوں کہ اذان سن کر دعا ہی کر لیا کروں اب اگر یہ آدمی سمجھے کہ نماز پڑھتا نہیں پھر دعا پڑھنے کا کیا فائدہ؟ مگر میں نے اس کو

دعا بتا دی بس اثر یہ ہوا کہ کچھ دن بعد وہ نماز پڑھنے لگا یہ میرا خود کا تجربہ ہے، ایسے ہی آدمی ایک برائی اختیار کرتا ہے تو دوسری برائی خود آ جاتی ہے..... (مجالس مفتی اعظم)

اسلام کی محبت سے خاتمہ بالخیر

61 حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رَحِمَهُ اللهُ تَعَالىٰ کے پڑوس میں ایک ہندو بنیا رہتا تھا..... اُس کی دُکان سے مولانا کے یہاں سودا بھی آتا تھا اُس کا انتقال ہو گیا تو مولانا نے اُسے خواب میں دیکھا کہ جنت میں گشت کر رہا ہے..... پوچھا لالہ جی تم یہاں کیسے پہنچے تم تو ہندو تھے، بُت کی پوجا کرتے تھے، سُود بٹہ لیا کرتے تھے، جنت تو مسلمان کیلئے ہے؟ کہا: مولوی جی! آپ کی صحبت سے مجھے اسلام سے محبت ہو گئی پھر جب میں مرنے لگا تو لوگوں نے کہا ''ان کہتی'' کہہ لے جان آسانی سے جان نکل جائے گی..... اب تک فرشتے سامنے نہیں آئے تھے، میں نے دل میں کلمہ پڑھ لیا پھر وہ قبول ہو گیا اور میں جنت میں پہنچ گیا..... (اشرف البیان فی معجزات القرآن)

انصاف کرنے کے سبب بادشاہ کی مغفرت

62 سلطان جلال الدین ابو الفتح ملک شاہ ایک دن ایک ندی کے کنارے شکار کھیلنے کے لئے نکلا اور اس سے فارغ ہو کر ایک باغ میں آرام کرنے کے لئے اُترا، اسی اثناء میں اس کا خاص دربان ایک گاؤں گیا اور ایک گائے جو ندی کے کنارے چر رہی تھی پکڑ کر ذبح کرائی اور کباب بنا کر خوب کھائے..... یہ گائے ایک بیوہ عورت کی تھی جب کے چار یتیم بچے تھے..... یہ بیوہ اسی گائے کا دودھ بیچ کر گزارہ کرتی تھی۔ اُسے جب معلوم ہوا کہ گائے کو ذبح کر کے کھا جانے والا بادشاہ کا دربان ہے تو وہ ندی کے پل پر جا کر کھڑی ہوئی.....جب جلال الدین ملک شاہ وہاں پہنچا تو اُس نے گھوڑے کی باگ پکڑ لی وہ دربان کوڑا نکال کر اُسے مارنے لگا تو ملک شاہ نے اُسے روک دیا اور کہا کہ:

بیچاری مظلومہ معلوم ہوتی ہے، اسے اپنی فریاد سنانے دو

عورت نے عرض کیا کہ:

''اے الپ ارسلان کے بیٹے اگر تو آج اس ندی کے پل پر انصاف نہیں کرے گا تو خدا کی قسم کل پر صراط پر تیرا دامن نہ چھوڑوں گی، جب تک کہ انصاف نہ کرالوں۔ اب سوچ لے کہ ان دونوں پلوں میں سے تو کس کو پسند کرتا ہے.....''

اس بات کی ہیبت سے متاثر ہو کر بادشاہ گھوڑے سے اُتر آیا اور کہا کہ:

اے عورت! مجھے پُل صراط پر جواب دینے کی طاقت نہیں، بتا! تم پر کس نے ظلم کیا ہے؟ تاکہ اس سے بدلا لیا جائے.....

عورت نے دربان کی طرف اشارہ کر کے کہا:

اس دربان نے مجھے چابک سے مارا۔ آہ! یہ ظالم مجھ غریب بیوہ کی گائے ذبح کر کے کھا گیا ہے..... اسی کے دودھ پر میری اور میرے یتیم بچوں کی گذران تھی.....

ملک شاہ نے دربان کو اسی وقت معزول کر کے جیل بھیج دیا اور بیوہ عورت کو ستر گائیں دے دیں.....

جب یہ نیک دل بادشاہ فوت ہوا تو یہ بیوہ عورت اسکی قبر پر پہنچی اور دُعاء کی:

الٰہی! جس طرح اس نے میرے عجز کے وقت میری مدد کی، تو اس کے بدلے اس پر جب کہ وہ عاجز ہے، اس پر بخشش کر.....

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی دعا قبول فرمائی اور خواب میں اس بادشاہ نے اپنے ایک دُعاگو کو بتایا کہ اس عورت کی فریاد نے میری دستگیری کی ورنہ عذاب سے رہائی مشکل تھی۔

کلمہ شہادت پڑھنے کے سبب مغفرت

63 کتاب الحقائق میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے عرفات میں وقوف کیا اس کے

ہاتھ میں سات کنکریاں تھیں۔ جب کنکریوں کو پھینکنے لگا تو ان کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے کنکریو گواہ رہو میں بصدق دل کہتا ہوں:

''اشھد ان لا الہٰ الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ''

یہ کہہ کر کنکریوں کو پھینک دیا اس شخص نے رات کو خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہے خداتعالیٰ کا تخت انصاف بچھا ہوا ہے حساب و کتاب ہو رہا ہے..... اعمال تل رہے ہیں اس شخص کی بھی باری آئی اس کے گناہ نیکیوں پر غالب رہے جس کی وجہ سے اس کو دوزخ میں جانے کا حکم ملا..... فرشتے کشاں کشاں دوزخ کی طرف لے آئے..... جب یہ شخص دوزخ کے دروازہ پر پہنچا تو انہیں کنکریوں کو دیکھا کہ دوزخ کے دروازہ پر موجود ہیں اور اسے دوزخ میں جانے سے بچاتی ہیں..... دوزخ کے دربان کنکریوں کو ہٹانے کی کوشش کرنے لگے مگر ناکام رہے..... جب سب عاجز ہو گئے تو اس کو عرش کے نیچے لائے ادھر کنکریاں بھی پیچھے پیچھے سفارشی بن کر پہنچیں چنانچہ ان کی سفارش قبول ہو گئی اور اس شخص کو جنت میں لے جانے کا حکم ہوا.....

بی بی زبیدہؒ کی مغفرت کا واقعہ

64 حضرت امام حجۃ الاسلام ابوحامد غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

کسی نے زبیدہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ خداتعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ کہا کہ اے شخص خداتعالیٰ نے مجھے چار کلموں کے سبب بخش دیا جن کو میں حرز جاں بنائے ہوئے تھی.....

پہلا کلمہ: ''لا الہٰ الا اللہ افنی لھا عمری''

دوسرا کلمہ: ''لا الہٰ الا اللہ ادخل بھا قبری''

تیسرا کلمہ: ''لا الہٰ الا اللہ اخلو بھا وحدی''

چوتھا کلمہ: ''لا الہ الا اللہ القی بھاربی''

ایک نوجوان کی مغفرت کا واقعہ

65 ابوعمرو بیکندی کا گذر ایک راستہ سے ہوا..... دیکھا کہ کچھ لوگ ایک نوجوان کو اس کی شرارتوں کی وجہ سے محلّہ سے نکالنا چاہتے ہیں..... اور ایک عورت رو رہی ہے..... دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ اس کی ماں ہے ابوعمرو کو اس پر رحم آیا اور اس نوجوان کی ان لوگوں سے سفارش کی' اور کہا کہ اب کی بار اسے چھوڑ دو اگر پھر شرارت کرے تو تم جانو اور یہ جانے' لوگوں نے اسے چھوڑ دیا..... اور ابوعمرو چل دیئے..... چند دنوں کے بعد ان کا گذر پھر اسی سڑک پر ہوا اور انہوں نے دروازہ کے پیچھے سے اس بڑھیا کے رونے کی آواز سنی انہوں نے اپنے دل میں کہا ہوسکتا ہے کہ اس نوجوان نے پھر شرارت کی ہو..... اور اسے محلّہ سے نکال دیا گیا ہو..... لہٰذا انہوں نے دستک دی اور اس بڑھیا سے اس نوجوان کا حال پوچھا تو بڑھیا نے بتایا کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آ گیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ میرے پڑوسیوں کو میری موت کی اطلاع نہ دینا کیونکہ میں انہیں دکھ دیتا رہا ہوں..... اس لئے وہ میرے مرنے پر خوش ہوں گے اور میرے جنازہ کے ساتھ نہ ہوں گے..... جب تو مجھے دفن کرنے لگے تو یہ میری انگوٹھی ہے جس پر ''بسم اللہ'' لکھا ہوا ہے' اسے میرے ساتھ دفن کر دینا' اور دفن سے فارغ ہو کر میرے رب کے پاس میری سفارش کرنا..... وہ عورت کہتی ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا جب اس کی قبر سے اٹھ کر چلنے لگی تو میں نے اس کی آواز سنی کہ وہ مجھے کہہ رہا ہے اماں واپس جاؤ میں رب کریم کے پاس پہنچا ہوں..... (رسالہ قیریہ)

حضرت جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا واقعہ

66 حضرت جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مجلس میں فرمایا کہ:

آپ رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی چالیس سال تک اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کو بیان کرتے رہے ایک دن آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے قہر وغضب کو بیان کیا تو اس مجلس میں کئی لوگ خوف الٰہی سے مرگئے پھر رات جب آپ سوئے تو خواب میں ارشاد باری ہوا کہ:

''اے جیلانی لوگ تو ختم ہو سکتے ہیں پر ہماری رحمت ختم نہیں ہو سکتی.....''

(حکیم الامت اور ان کے مواعظ حسنہ مرتب صوفی اقبال قریشی)

اشعار لکھنے کے سبب مغفرت

67 ایک اللہ والے وفات کا وقت جب قریب آیا تو وصیت کی کہ میرے کفن پر یہ اشعار لکھ دیں..... شاید میری نجات ہو جائے' یہ اشعار کفن پر لکھ دیئے گئے:

یارب تیری رحمت کا امیدوار آیا ہوں
منہ ڈھانپے کفن سے شرمسار آیا ہوں
چلنے نہ دیا بار گناہ نے مجھ کو پیدل
اس لئے کندھوں پر سوار آیا ہوں

کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کیا حال ہے فرمایا فضل ذوالجلال ہے..... ان اشعار کی وجہ سے رحمت رب غفار کو جوش آیا اور مجھے معاف کر دیا گیا اور میری قبر کو جنت کا باغ بنا دیا گیا..... (خطبات دین پوری)

ایک شرابی اور رحمت الٰہی کا منظر

68 ایک شرابی رئیس زادہ' شہزادہ جیسا خوبصورت جوان دریائے نیل کے کنارے اتنی شراب پی لی کہ قے ہو گئی' وہیں زمین پر لیٹ گیا دریائے نیل کے دوسرے کنارے پر حضرت ذوالنون مصری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کپڑے دھو رہے تھے دیکھا کہ ایک کچھوا آیا اور دریا کے کنارے لگ گیا ذوالنون مصری نے دیکھا کہ یہ کچھوا دریائے نیل کے ساحل

پر کیوں آیا ہے' دیکھا کہ ایک بچھو جنگل سے تیزی سے آ رہا ہے' اتنا بڑا بچھو اس کچھوے کی پیٹھ پر بیٹھ گیا اور پھر وہ کچھوا واپس چلنے لگا اس پر حضرت ذوالنون مصریؒ نے کپڑا دھونا چھوڑ دیا سوچا کہ عالم غیب سے کوئی عظیم الشان واقعہ رونما ہونے والا ہے.....

آپ بھی کشتی پر بیٹھ کر اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ کچھوے صاحب جا رہے ہیں اور بچھو صاحب اس کی پیٹھ پر بیٹھے ہوئے ہیں اور بچھو کتنی دور سے آیا ہے عین اس وقت پر اس کے لئے سواری بھیجی گئی..... یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہو رہا ہے.....

سن لے اے دوست جب ایام بھلے آتے ہیں

گھات ملنے کی وہ خود آپ ہی بتلاتے ہیں

اب جناب دریائے نیل کے اس ساحل پر کچھوا لگ گیا' بچھو صاحب بھی پہنچ گئے..... دیکھا کہ ایک کالا سانپ اس رئیس زادہ کو ڈسنے کے لئے آ رہا ہے جو شراب پی کر بے ہوش لیٹا ہوا تھا تقریباً ایک گز کا فاصلہ رہ گیا تھا کہ اتنے میں بچھو نے کود کر اس کے پھن میں اپنا ڈنک مارا جس سے سانپ وہیں ڈھیر ہو گیا سانپ مرا پڑا ہوا ہے' بچھوا اپنے کچھوے پر تھوڑا آرام کر رہا ہے کیونکہ بڑی محنت سے اسنے ڈنک مارا' بہت دور سے آیا تھا.....

حضرت ذوالنون مصری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ نے اس جوان کو دیکھا اور اس کا نشہ ختم ہو چکا تھا، آنکھ کھولی تو دیکھا کہ حضرت ذوالنون مصری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ کھڑے ہیں..... کہا کہ:

حضرت آپ اتنے بڑے ولی اللہ ہیں مصر کے اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں' آپ یہاں کہاں آ گئے مجھ جیسے بدکار اور شرابی کے پاس؟ فرمایا صاحبزادے سنو! تم شراب پی کر مست اور بے ہوشی کی حالت میں پڑے ہوئے تھے لیکن تمہاری جان بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے عالم غیب سے کتنے اسباب پیدا کئے ذرا اس کی رحمت کو سن! کہا کیا بات ہے؟.....

حضرت ذوالنون مصری نے فرمایا کہ:

یہ سانپ جو مرا ہوا ہے' تجھے ڈسنے کے لئے ایک گز کے فاصلے تک آ چکا تھا' یہ بچھو دریائے

نیل کے اس پار سے آیا ہے اور کچھوے کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا وہ اپنی پیٹھ لگا کر اس کے لئے کشتی بنا اتنی دور سے یہ بچھو آیا تیرے دشمن کے مقابلہ کے لئے اور تیرے سانپ کو مار دیا اور تیری جان اللہ تبارک وتعالیٰ نے بچالی تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے بے ہوش ہے مگر اللہ تبارک وتعالیٰ تجھ سے بے ہوش نہیں ہیں..... یہ سب منظر دیکھ کر اس نے اسی وقت توبہ کرلی..... (نزہۃ البساتین)

خلاصہ: اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات عالی بڑی رحیم ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ تو بندے کو نوازنے کے بہانے دیکھتے ہیں، جیسے اس شرابی کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی رحمت الٰہی سے ان تمام حالات کو لاکر اپنے قریب کیا کہ کسی بھی طرح یہ شرابی میرا محبوب بن جائے.....

قرآن مجید کی تصدیق کرنے کے سبب مغفرت

69 کہتے ہیں کہ ایک ان پڑھ بوڑھا قرآن شریف کو سامنے رکھ کر ہر سطر پر ہاتھ کی انگلی پھیرا کرتا تھا اور یہ کہتا جاتا تھا یہ بھی حق ہے یہ بھی حق ہے یہ بھی حق ہے..... جب وہ مر گیا تو کسی بزرگ نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہو حق نے تیرے ساتھ کیسا معاملہ کیا؟ کہنے لگا میرے اس عمل کی وجہ سے بخش دیا.....

اللہ اللہ اللہ

مولانا ارسلان بن اختر کی دیگر تالیفات